بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بتا دیجئے میرے بندوں کو کہ بے شک میں بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں۔ [اَلْحِجْر:49]
(مُدَلَّل)
اعمالِ مغفرت
اس کتاب میں احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں
اُن اعمال کو جمع کیا گیا ہے جن سے
بندہ اپنی بخشش کے ذرائع جمع کر سکے
یا اللہ! بلا عذاب و بلا حساب بخشش فرما دیجئے
مؤلف
محمد عتیق الرحمٰن
مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر
مدیر ماہنامہ علم و عمل، لاہور
پسند فرمودہ
مصلح الامت حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
و الحاج عارف باللہ حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب دامت برکاتہم
ادارہ علم و عمل جامعہ عبداللہ بن عمر
23 کلومیٹر فیروزپور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور میرے بندوں کو بتا دیجئے کہ بے شک میں بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں۔ [اَلْحِجر:49]

اَعمالِ مغفرت (مُدَلَّل)

یَا اَللّٰہ! اِس کتاب کو مؤلف کے حق میں اور اِس کتاب کی تالیف واشاعت میں تعاون کرنے والوں اور اِس کتاب کے پڑھنے والوں کے لئے نفع بخش اور صدقۂ جاریہ بنا دیجئے آمین

پسند فرمودہ

مصلح الامت شیخ الحدیث حضرت مولنا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

و الحاج عارف باللہ حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب دامت برکاتہم

تالیف

محمد عتیق الرحمٰن

مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور مدیر: ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

ادارہ علم و عمل جامعہ عبداللہ بن عمر

23۔کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو۔لاہور

042-35272270

نام کتاب .... اعمالِ مغفرت (مدلل)

نام مؤلف .... محمد عتیق الرحمٰن

ناشر .... ادارہ علم وعمل، لاہور

تعداد 2100

طبع اول .... اکتوبر 2011

عام قیمت .... -/200 روپے

رعایتی قیمت (علاوہ ڈاک خرچ)............-/120 روپے

نوٹ: کتاب میں پڑھنے والی جتنی چیزیں مذکور ہیں ان کے پڑھنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں ہوتا۔ تاہم (مؤلف کی طرف سے) تسبیحات ووظائف ودُعاؤں کے پڑھنے کی عام اجازت ہے۔

کتاب ملنے کے پتے

ادارہ علم وعمل، جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور

(1)..محمود سنز، حسن پلازہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ، لاہور

(2).....مکتبہ سید احمد شہید، الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور

(3).............اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	90

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ و کلماتِ دُعاء

مُصلح الاُمّت و شیخ الحدیث

حضرت مولنا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔ اما بعد اعمال مغفرت کتاب کا کچھ حصہ دیکھا۔ کتاب کو بہت مفید پایا۔ اللہ تعالے لکھنے والے اور تعاون کرنے والوں اور پڑھنے والوں کی نجات کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یا رب العالمین و صلی اللہ تعالے علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

محمد سرور عفی عنہ

۱۵/ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ

14/اکتوبر 2011ء

پیشِ لفظ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِيّٖنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَزۡوَاجِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَاَتۡبَاعِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ۔

ہر مسلمان کو مغفرت کی خواہش و طلب ضرور ہوتی ہے اور ہمیشہ رہتی ہے مگر دنیا کے کاموں میں اتنے مصروف رہنے لگے ہیں کہ غفلت کی چادر پڑی رہنے لگی ہے۔ آج کل چاہت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے اعمال بتائے جائیں جن سے آخرت سنور جائے، مغفرت کا سامان جمع ہو جائے اور ہماری نسلیں سدھر جائیں۔

اِس کام کے لیے ادارہ ''علم و عمل'' لاہور کے ممبران اور جامعہ عبداللہ بن عمر کے اساتذۂ کرام خصوصاً مولنا محمد طیب الیاس صاحب اور مولنا محمد عمر فاروق صاحب اور بھائی محمد وقاص صاحب، بھائی سعید قاسم صاحب، بھائی زین العابدین صاحب، بھائی نوید جاوید صاحب کا غیر معمولی تعاون شامل رہا۔

احادیثِ مبارکہ کی اصل کتابوں کے حوالہ سے مغفرت و بخشش کے مختلف کام (اعمال) جمع کیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب کو پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماویں اور اِس کتاب کو منظرِ عام پر لانے کے لیے جن مخلص احباب نے کوشش کی اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرماویں۔ آمین ثمّ آمین

قارئین کرام سے دُعا کی التجاء ہے کہ جملہ مرتبین اور اس کتاب کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بننے والے تمام حضرات اور جامعہ عبداللہ بن عمر کے سرپرست

اور رئیس اور اساتذۂ کرام وطلبہ کرام، عملۂ جامعہ اور اس کتاب کو پڑھنے والے تمام احباب (اور پوری امتِ مسلمہ) کی اللہ تعالیٰ بغیر حساب وکتاب مغفرت فرماویں آمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ طباعت کے اسباب میں اللہ تعالیٰ نے خزانۂ غیب سے مدد فرمائی، اور ابنِ مقبول صاحب کو ذریعہ بنادیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اِس کاوش کو محض اپنی خصوصی رحمت سے مقبول ومنظور فرمالیں آمین۔

اِس کتاب کی ترتیب

اِس کتاب کی ترتیب فقہی اعتبار سے رکھی ہے تاکہ عنوانات کے کسی موضوع کو ڈھونڈنا، پڑھنا، سنانا، پڑھانا آسان ہوجائے۔

اِس کتاب کی ضرورت

اِس کتاب کی افادیت اتنی ہے کہ یہ ہر گھر کی نہیں بلکہ ہر مسلمان مرد وعورت کی ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کتاب کو پڑھا جائے، پھیلایا جائے، عمل کیا جائے، آگے بتایا جائے اور بخشش کے لیے نسخے اکھٹے کئے جائیں۔ کیا خبر؟ کسی کو یہ کتاب پڑھنے کے لیے دینے سے اس کی زندگی بدل جائے اور ہمارے لیے نجات کا ذریعہ ہوجائے۔ اس کتاب کو گھر کی ایسی نمایاں جگہ پر رکھا جائے کہ آنے والے مہمان بھی اسے دیکھ کر اٹھائیں اور ورق گردانی کرتے کرتے انہیں بھی پسند آجائے اور وہ بھی اپنی زندگیوں کو بدل لیں اور عمل شروع کردیں۔

اِس کتاب میں اعمالِ مغفرت تو بہت سے ہیں لیکن سات چیزیں خاص طور پر شامل کی گئی ہیں:

(1) توبہ سے متعلق پانچ اہم واقعات۔

(2) تہجد کی خاص فضیلت کا ایک مضمون ہے۔ یقیناً تہجد کی نماز بخشش کا اہم ذریعہ ہے۔

(3) ستر (70) کلماتِ استغفار (مغفرت) بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ ہم بصورتِ دُعا اپنے پیارے خالق و مالک سے باتیں کرتے ہوئے اپنی بخشش کرواسکیں۔

(4) فضائلِ درودشریف اور درودشریف پڑھنے پر واقعاتِ مغفرت۔

(5) غیبت سے متعلق اہم مضمون بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے کیوں کہ غیبت ایک سنگین جرم ہے اور ہماری بخشش میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ نیز یہ کہ غیبت سے متعلق چند ضروری مسائل بھی شامل کر دیئے گئے ہیں، اسی طرح غیبت سے متعلق اقوالِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی جمع کر دیئے گئے۔

(6) خالی صفحات کو الحمدللہ قیمتی مضامین کے چوکھٹوں سے مزین کر دیا گیا ہے۔

(7) اور اِس کتاب کے آخر میں ختمِ نبوت پر بھی چند صفحات دیئے ہیں جو بہت اہم ہیں

قادیانیوں کی سازشوں سے ہوشیار رہیئے!

اِس دور میں قادیانیوں کی سازشوں سے بچنا اور مسلمانوں کو بچانا اپنی آخرت کے لئے بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ شاید ہم لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ختمِ نبوت کا صرف عقیدہ رکھ لینا ہی کافی ہے۔ یاد رکھیۓ کہ ختمِ نبوت کا جس طرح عقیدہ رکھنا ایمان کے لئے ضروری ہے اِسی طرح مسلمانوں میں اِس عقیدہ کو باقی رکھنے (تحفظ) کے لئے محنت، کوشش اور توجہ سے ختمِ نبوت کے کام میں اپنی حیثیت کے مطابق جڑنا، کام کرنا، تعاون کرنا اور قادیانیوں کی سازشوں کو بے نقاب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ قادیانی اپنے جھوٹے نبی کے لئے وقت، مال، محنت، آمدن، کوشش، سب کچھ لگائیں اور ہم اپنے سچے اور پیارے نبی ﷺ کے لئے کچھ نہ کریں تو یہ بہت بڑی غلطی اور کمزوری ہے۔

توبہ کی حقیقت

توبہ کے معنیٰ رجوع کرنے اور بُعد سے قُرب کی طرف لوٹ آنے کے ہیں مگر اس کے لیے بھی ایک ابتداء ہے اور ایک انتہا ہے۔ ابتداء تو یہ ہے کہ قلب پر نورِ معرفت کی شعاعیں پھیل جائیں اور دل کو اس مضمون کی پوری آگاہی حاصل ہو جائے کہ گناہ سمِ قاتل اور تباہ کر دینے والی چیز ہے، اور پھر خوف اور ندامت پیدا ہو کر گناہ کی تلافی کرنے کی سچی اور خالص رغبت اتنی پیدا ہو جائے کہ جس گناہ میں مبتلا تھا اس کو فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کے لیے اس گناہ سے بچنے اور پرہیز کرنے کا پختہ ارادہ کرے، اور اس کے ساتھ ہی جہاں تک ہو سکے گذشتہ گناہوں وکوتاہیوں کا تدارک (ازالہ) کرے۔ جب ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کے متعلق توبہ کا یہ ثمرہ پیدا ہو جائے گا تو گویا توبہ کا وہ کمال حاصل ہو گیا جس کا نام توبہ کی انتہا ہے۔

توبہ ہر شخص پر واجب ہے کیوں کہ حق تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مخاطب بنا کر فرماتا ہے:

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

’’اے ایمان والو! تم سب توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ‘‘۔ [سورۃ النور: 31]

چوں کہ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہوں کو اُخروی زندگی کے لیے سمِ قاتل اور مہلک سمجھے اور ان کے چھوڑنے کا عزم کرے، اور اتنا مضمون ایمان کا جزو ہے اس لیے ہر مؤمن پر اس کا واجب اور ضروری ہونا ظاہر ہے۔ دیکھئے! اگر کوئی آدمی ایسی خوراک کھالے جس کے ذریعہ سے قوی خطرہ ہو کہ آنکھ میں موتیا اتر آئے گا اور بینائی ختم ہو

جائے گی تو ایسی حالت میں وہ انسان مارا مارا پھرے گا کہ کوئی معالج مل جائے تا کہ بینائی ضائع ہونے سے بچ جائے۔ معالج کے مل جانے پر وہ قطعاً دیر نہیں کرے گا، ہزار کام چھوڑ کر بھی بینائی کے لیے علاج شروع کر دے گا اور آئندہ کے لیے ان سب چیزوں سے پرہیز کرے گا جو بینائی کو ضائع کر سکتی ہیں، یہی حال توبہ کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ...

''جو توبہ نہیں کرتا یعنی توبہ میں تاخیر کرتا ہے اس کی مغفرت نہیں ہوتی''۔

[طبرانی کبیر :2476،مسندِ احمد:19264]

اِس لیے ضروری ہے کہ توبہ کے لیے بہت جلد قدم اُٹھانا چاہیے کیوں کہ ملک الموت اچانک سامنے آتا ہے اور زندگی کے ختم ہونے کی پریشان کن خبر سناتا ہے اور کہتا ہے کہ زندگی کی ایک گھڑی باقی رہتی ہے، مرنے والا وقت کے بڑھنے کی التجا کرتا ہے، فرشتہ کہتا ہے کہ ایک سانس بھی نہیں بڑھ سکتا، اس لیے توبہ میں جلدی کرنی چاہیے کیوں کہ گناہوں سے اعمالِ صالحہ کی روشنی چھپ جاتی ہے اور دل پر تاریکی کے پردے چھا جاتے ہیں، جس طرح دنیا میں کوئی بادشاہ میلے کچیلے اور گندے کپڑے کو پسند نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس سیاہ، سخت اور پتھر دل کو پسند نہیں کرتا جو گناہوں اور بدعتوں کے ذریعہ سے میلا اور گندہ ہو چکا ہے۔

کپڑا اگرم پانی اور بھٹی پر صاف ہوتا ہے دل کو آنسوؤں اور توبہ کے پانی اور ندامت کی آگ سے دھونا اور صاف کرنا چاہیے۔ جس طرح کپڑا دھونے اور صاف ستھرا ہونے کے بعد پسند کیا جاتا ہے اسی طرح دل بھی جب حسرت، ندامت کی آگ اور آنسوؤں سے صاف ہو جائے تو قربِ خدا نصیب ہوتا ہے۔ ندامت کے آنسو بڑے

قیمتی موتی ہیں۔ جب آنکھوں سے گرنے لگتے ہیں تو گناہوں کی گرہ کُھل جاتی ہےاور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ...

”اگر بندہ زمین کو بھر دے گناہوں سے پھراس نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں (توبہ کرنے پر) معاف کر دیتا ہوں اُن تمام گناہوں کو جس سے زمین بھر گئی “۔ [مسندِ بزار:3999]

اللہ تعالیٰ کا دستِ کرم ہر اس شخص کے لیے کھلا ہے جس نے دن کو گناہ کیا اور رات کے آنے سے پہلے توبہ کر لی اور جس نے رات کو گناہ کیا سورج نکلنے سے پہلے توبہ کر لی تو حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، یوں تو تمام گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے مگر کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنا تو نہایت ہی ضروری ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ توبہ میں چھ چیزیں ہونی چاہئیں:

(1)......... گزشتہ گناہوں پر ندامت وشرمندگی ہو۔

(2)......... حقوق اللہ جو رہ گئے ہوں وہ ادا کرے۔

(3)......... کسی سے ظلماً مال چھینا ہو وہ واپس کرے۔

(4)......... کسی کو تکلیف پہنچائی ہو معافی مانگے۔

(5)......... آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔

(6)......... جس طرح اپنے آپ کو گناہوں کی زندگی میں دیکھا ہے اب ایسا بدلے کہ اپنے آپ کو نیکیوں میں بھی دیکھے۔ [التذکرۃ للقرطبی 52/1]

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی تفسیر ''معارف القرآن'' جلد سوم صفحہ 348 پر ''تکمیل توبہ'' کے متعلق یہ وضاحت کی ہے کہ تکمیل توبہ کے لیے جس طرح یہ ضروری کہ گذشتہ گناہ پر ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور آئندہ کے لیے اپنے عمل کو درست رکھے، اس گناہ کے پاس نہ جائے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جو نمازیں یا روزے غفلت سے ترک ہو گئے ہیں ان کی قضا کرے، جو زکوۃ نہیں دی گئی وہ اب ادا کرے۔ قربانی، صدقۃ الفطر کے واجبات میں کوتاہی ہوئی ہے ان کو ادا کرے۔ حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہیں کیا تو اب ادا کرے اور خود نہ کر سکے تو حجِ بدل کرائے اور اگر اپنے سامنے حجِ بدل اور دوسری قضاؤں کا موقع پورا نہ ملے تو وصیت کرے۔ اس کے وارث اس کے ذمہ عائد شدہ واجبات کا فدیہ یا حجِ بدل کا انتظام کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اصلاحِ عمل کے لیے صرف آئندہ کا عمل درست کر لینا کافی نہیں پچھلے فرائض و واجبات کو ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح حقوق العباد میں اگر کسی کا مال ناجائز طور پر لیا ہے تو اس کو واپس کرے یا اس سے معاف کرائے۔ اگر کسی کو ہاتھ یا زبان سے تکلیف پہنچائی ہے تو اس سے معاف کرائے اور اگر اس سے معاف کرانا اختیار میں نہ ہو مثلاً وہ مر جائے یا ایسی جگہ چلا جائے جس کا اس کو پتہ معلوم نہیں تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتے رہنے کا التزام کرے۔ اس سے امید ہے کہ صاحبِ حق راضی ہو جائے گا اور یہ شخص سبکدوش ہو جائے گا۔

گناہ گاروں کی توبہ کے چند واقعات

1۔ چور سے قطب بنے

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی ابتدائی زندگی نہایت ہی بھیانک تھی ۔آپ ایک زبردست ڈاکو اور راہزن تھے۔رہزنی اور ڈاکہ ڈالنے کی وجہ سے حضرت فضیل سے لوگ بہت خوف کھاتے تھے۔لوگ خوف سے شاہراہوں پر زیادہ تر قافلوں کی صورت میں گزرتے تھے تاکہ فضیل کے ہاتھوں نہ لٹ جائیں۔

ایک دفعہ آپ ایک مکان کی دیوار پھلانگنا چاہتے تھے کہ کسی قاری کی آواز کانوں میں آئی جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کررہا تھا۔حضرت فضیل نے جب یہ آیتِ شریفہ سنی

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ۝

" کیا ابھی وقت نہیں آیا ایمان والوں کو کہ خدا کے ذکر سے ان کے دل لرز جائیں"۔

[سورۃ الحدید: 16]

بس یہ آیت سنتے ہی ان کے دل کی دنیا بدل گئی۔قرآن کی آیت نے ان کی جاہلانہ زندگی میں ایک غیر معمولی انقلاب برپا کردیا کہ آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے گناہوں کی زندگی سے تائب ہوگئے، جو ہاتھ بے گناہوں کا گلہ کاٹنے کے لیے اُٹھتے تھے وہی ہاتھ اب دُعا کے لیے اُٹھنے لگے۔اور جو نگاہیں لوٹ مار کے لیے قافلوں کی تلاش میں رہتی تھیں وہ رحمتِ باری کا انتظار کرنے لگیں۔ابھی یہ توبہ ہی کررہے تھے کہ تھوڑے فاصلے پر آپ نے چند لوگوں کی آواز سنی جو ادھر سے گزرنا چاہتے تھے وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ ہمیں اس طرف سے نہیں جانا چاہیے کیوں کہ

یہاں فضیل کے ہاتھوں لٹ جانے کا ڈر ہے۔ جب فضیل نے یہ بات سنی تو ان لوگوں کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ فضیل نے خدا کے حضور میں سچے دل سے توبہ کرلی ہے۔اس لیے آپ بلاخوف وخطر گزر جائیں اور فضیل میرا ہی نام ہے اور خدا نے میرے دل کی سیاہی کو نورِ ہدایت سے منور کر دیا ہے۔ پھر تو فضیل کی یہ حالت تھی کہ توبہ کر لینے کے بعد آپ کا معمول ہو گیا کہ وہ ان لوگوں کے پاس جاتے جنہیں لوٹ چکے تھے ان کا سامان واپس کرتے اور ان سے معافی بھی مانگتے ،اسی سلسلہ میں ایک دن وہ ایک یہودی کے پاس گئے تو اس نے معافی دینے سے انکار کر دیا۔ یہودی بولا کہ معافی اس شرط پر دوں گا کہ میرے کھیت میں جو ریت کا ٹیلہ ہے اسے اُٹھا کر دریا میں پھینک دو۔ حضرت فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سودا گراں نہ تھا چناں چہ وہ ریت اٹھانے میں مصروف ہو گئے ۔خالص توبہ کے جذبات نے رحمتِ الٰہی کو جوش دلایا اور عناصر پر قدرت رکھنے والے اس حی وقیوم نے ہوا کو حکم دیا کہ فضیل کی مدد کرو۔ ہوا نے سرِ تسلیم خم کیا اور وہ ریت کا ٹیلہ دیکھتے ہی دیکھتے یہودی کے کھیت میں سے اڑا دیا گیا۔ اور کھیت بالکل صاف ہو گیا۔ یہودی اس کرشمۂ قدرت کو دیکھ کر فضیل کے رب کی قدرت کاملہ پر ایمان لائے بغیر نہ رہ سکا۔

غرض یہ کہ یہی ڈاکو "فضیل" سرتاجِ اولیاء ہوئے ، یہی وہ بزرگ ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چور سے قطب بنے۔

توبہ ایک صابن ہے جس طرح صابن لگانے سے کپڑے اُجلے ہو جاتے ہیں اور نکھر آتے ہیں اسی طرح توبہ کرنے سے انسان گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے چاہے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

2۔ ایک مالدار شخص کی توبہ

منقول ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ وجلال اور حشم وخدم کے ساتھ جاتے دیکھا۔ آپ نے اسے آواز دے کر پوچھا۔ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟ اس نے کہا شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر تو کہو۔ مالک رحمہ اللہ تعالی نے کہا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا؟ کہا: ہاں! تو کیا چیز ہے میں تو تجھ سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں۔ وہ سن کر ہنس پڑی اور خادموں کو کہا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ گھر تک لے آؤ۔ خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا۔ وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں۔ یہ کہہ کر مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پاس بلایا۔ دیکھتے ہی اس کے دل میں رُعب سا چھا گیا اور پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہا کہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو۔

اس نے کہا آپ اس کی قیمت لگائیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے کہا اس کی قیمت کھجور کی دو گلی دوسڑی گٹھلیاں ہیں۔ یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں کر تجویز فرمائی؟ کہا کہ اس میں بہت سے عیب ہیں چناں چہ عیب دار چیز کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو شیخ بولے: سنو! جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس میں بدبو آنے لگتی ہے، جو منہ صاف نہ کرے تو منہ گندہ ہو جاتا ہے اور بو آنے لگتی ہے، اور جو کنگھی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جوئیں پڑ جاتی ہیں اور بال پراگندہ اور غبار آلود ہو جاتے ہیں، اور جو اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہیں رہے گی۔ حیض اُسے آتا ہے، پیشاب پاخانہ یہ کرتی

ہے، طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے، ہر قسم کی کدورتیں اور رنج وغم اسے پیش آتے رہتے ہیں یہ تو اس کے ظاہری عیب ہیں۔ اب باطنی عیب سنو! خودغرض اتنی ہے کہ تم سے جو محبت ہے وہ غرض کے ساتھ ہے، یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی نہیں۔ تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسی ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے اس لیے اس کا اعتبار نہیں۔ میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے اس کے لیے میری ایک کوڑی بھی صرف نہیں ہوئی اور وہ سب باتوں میں اس سے فائق ہے۔ کافور، زعفران، مشک، جواہر اور نور سے اس کی پیدائش ہے، اور اگر کسی کھاری پانی میں اس کا لعاب دہن گرادیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے، جو کسی مردہ کو اپنا کلام سناوے تو وہ بھی بول اٹھے، اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے۔ جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور جو وہ پوشاک وزیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آجائے تو تمام جہان معطر ومزین ہو جائے۔ مشک زعفران کے باغوں اور یاقوت ومرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح طرح کے آرام وآسائش میں وہ رہی ہے، تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے، اپنے عہد کی پوری ہے، دوستی کو نبھانے والی ہے۔

اب تم بتاؤ کہ ان میں کون سی خریدنے کے لائق ہے؟ کہا کہ جس کی آپ نے مدح وثناء کی ہے۔ یہی مستحق ہے کہ اس کو خریدا جائے اور اس میں کچھ بھی صرف نہیں ہوتا۔ پوچھا کہ جناب فرمائیے! تو اس کی قیمت کیا ہے؟ شیخ نے فرمایا اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر میں ایک گھڑی کے لیے جملہ امور سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ کھانا جب تمہارے

سامنے چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دے دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیلا پڑا ہو تو اسے اٹھا کر راستہ سے پرے پھینک دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگ دستی اور فقر و فاقہ اور بقدرِ ضرورت سامان پر اکتفا کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنے فکر کو بالکل الگ کردو اور حرص سے کنارہ کش ہو کر قناعت کی دولت کو اختیار کرلو۔ پھر اس کا ثمرہ یہ ہوگا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔

اس شخص نے سن کر کہا کہ اے کنیز! سنتی ہو شیخ کیا فرماتے ہیں۔ سچ ہے یا جھوٹ؟ کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی کی بات ارشاد فرماتے ہیں۔ کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں فلاں جائیداد تجھے دی اور غلاموں سے کہا کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کردی۔ یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں دیا۔ چناں چہ دروازہ پر ایک بہت موٹا کپڑا پڑا تھا اس کو کھینچ لیا اور تمام پوشاکِ فاخرانہ اتار کر اسے پہن لیا۔ اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ تمہارے بعد میرا کون ہے؟ چناں چہ اس نے بھی اپنا لباس سب پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حال دیکھ کر ان کے لیے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے۔ ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دے دی۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمَا رَحْمَةً وَّاسِعَةً

3۔ ڈاکوؤں کی توبہ

ایک لٹیرے کُردی ڈاکو سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ ایک بار ہم ڈاکہ اور لوٹ مار کے ارادہ سے چل کر ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں تین کھجور کے درخت تھے۔ میں اور میرے ساتھی ان درختوں تلے بیٹھ گئے، ان تین درختوں میں سے ایک میں پھل نہ تھا۔ ایک چڑیا ایک کھجور میں سے جس میں کھجور لگے تھے کھجور توڑ کر اس درخت پر جس میں کھجور نہ تھے لے جاتی تھی۔ دس بار اس نے ایسا کیا اور میں یہ ماجرا دیکھ رہا تھا، میرے دل میں خیال گزرا کہ چل کر دیکھوں۔ جب درخت پر چڑھا تو اس کے سرے پر ایک سانپ تھا اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور چڑیا وہ کھجور لا کر اس کے منہ میں دیتی تھی۔ یہ دیکھ کر میں رونے لگا اور کہا اے مالک! یہ وہ سانپ ہے جس کے قتل کا تیرے رب نے حکم کیا ہے۔ جب تو نے اسے اندھا کیا تو اس کے رزق کے واسطے چڑیا کو معین کیا جو اس کی خوراک بہم پہنچاتی ہے۔ اور میں تیرا بندہ تیری وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں مجھے تو نے لوٹ مار کے اوپر مقرر کیا ہے۔

اس وقت میرے دل میں یہ القا ہوا کہ اے شخص! میرا دروازہ توبہ کے واسطے کھلا ہوا ہے۔ چناں چہ میں نے اپنی تلوار توڑ ڈالی اور سر پر خاک ڈالتے ہوئے اور چلّاتے ہوئے یعنی توبہ توبہ کہتے ہوئے دوڑا، ایک ہاتف (آواز دینے والے) کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے تیری توبہ بھی قبول کی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا انہوں نے کہا تجھے کیا ہو گیا تو نے ہمیں ڈرا دیا؟ میں نے سارا قصہ ان لوگوں سے کہہ سنایا۔

قصہ سنتے ہی انہوں نے بھی اپنی اپنی تلواریں توڑیں اور کپڑے اُتار پھینکے۔ اور مکہ معظّمہ کے قصد سے احرام باندھا اور تین دن جنگل میں چلتے رہے۔ پھر ایک بستی

میں داخل ہوئے اورایک اندھی بڑھیاپر گزر ہوا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ہم سے سوال کیا کہ تم میں فلاں کُردی تو نہیں ہے؟ یعنی میرا نام لیا ہم نے کہا ’’ ہے‘‘۔

کہنے لگی کہ میرا لڑکا مر گیا ہے اس نے یہ کپڑے چھوڑے ہیں، میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم فرمارہے ہیں کہ یہ کپڑے فلاں کردی کو دے دو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے وہ کپڑے لے لئے اور میں نے اور میرے ہمراہیوں نے پہنے پھر چل کر مکہ معظمہ پہنچے۔

4۔ ایک خوب صورت عورت کی توبہ

بعض اکابرین سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ کسی قوم نے حسن و جمال کی پیکر ایک خوب صورت عورت کو حکم دیا کہ وہ ربعی ابن خثیم کو چھیڑے شاید وہ فتنہ میں پڑ جائیں اور اس شغل کی ہزار درہم اُجرت ٹھہرائی۔ اس نے حتی المقدور عمدہ لباس اور زیور سے آراستہ ہو کر نہایت عمدہ خوشبو لگائی۔ جب حضرت ربعی رحمہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے تو وہ کھلے منہ آپ کے پاس آ گئی۔

آپ اُسے دیکھ کر گھبرائے، حضرت ربعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب کہ تجھ پر بخار نازل ہو اور تیرا رنگ متغیر ہو جائے اور تیری رونق اُڑ جائے، یا تجھ پر ملک الموت نازل ہو کر تیری رگ جان کاٹ ڈالیں، یا تجھ سے منکر و نکیر سوال کریں؟ یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

راوی کہتے ہیں کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جب اسے افاقہ ہوا تو ایسی عبادت گزار بن گئی کہ جس دن وہ فوت ہوئی جلے ہوئے درخت کی طرح خشک و سیاہ تھی۔

5۔ ایک گناہ گار کی توبہ

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل میں دوسری مرتبہ قحط واقع ہوا تو لوگوں نے جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اللہ سے دُعا کیجئے کہ ہم پر بارش برساوے۔ آپ ان کے ہمراہ جنگل کو چلے وہ ستر ہزار آدمی تھے بلکہ اس سے زیادہ۔ آپ نے دعا فرمائی کہ ''الٰہی! ہم پر بارش نازل فرما اور اپنی رحمت ہم پر پھیلا دے اور دودھ پینے والے بچوں اور چرنے والے جانوروں اور نمازی بوڑھوں کے طفیل ہم پر رحم فرما''، مگر آسمان پہلے سے بھی زیادہ صاف اور آفتاب پہلے سے بھی زیادہ گرم ہو گیا۔ آپ نے اس وقت عرض کیا کہ ''الٰہی! اگر میری وجاہت آپ کے سامنے گھٹ گئی ہے تو حضرت نبی اُمی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے وسیلہ سے التجا کرتا ہوں جنہیں آخر زمانہ میں آپ مبعوث فرمائیں گے کہ ہم پر بارش برسائی جائے''۔

وحی آئی کہ اے موسیٰ! تمہارا رتبہ میرے نزدیک نہیں گھٹا ہے اور نہ تمہاری وجاہت کم ہوئی ہے لیکن تم میں ایک بندہ ہے جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ میرا مقابلہ کر رہا ہے۔ تم لوگوں میں منادی کر دو تا کہ وہ شخص تم میں سے نکل جائے اسی کے سبب میں نے بارش روک لی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ''الٰہی! میں عبدِ ضعیف اپنی کمزور آواز سے ان کو کیوں کر مطلع کر سکوں گا، حالاں کہ کم و بیش ستر ہزار آدمی ہیں''۔ حکم ہوا کہ تم آواز دو ہم پہنچا دیں گے، چناں چہ آپ نے کھڑے ہو کر ندا کی کہ ''اے وہ گناہ گار بندے! جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر رہا ہے ہمارے درمیان

سے نکل جا! کیوں کہ تیری ہی وجہ سے بارش روکی گئی ہے"۔ یہ سن کر وہ بندہ گناہ گار کھڑا ہو گیا اور چاروں طرف نگاہ کر کے دیکھا تو کوئی نکلتا ہوا نظر نہ پڑا، چناں چہ سمجھ گیا کہ میں ہی مطلوب ہوں۔ دل میں سوچنے لگا کہ اگر لوگوں میں سے نکلوں تو سب کے سامنے رُسوائی ہوگی اور اگر ان کے ساتھ ٹھہرا رہوں تو میری وجہ سے سب لوگ بارش سے روکے جائیں گے۔ اسی وقت کپڑے میں اپنا منہ چھپا کر اپنے افعال پر نادم ہوا۔ اور کہنے لگا "الٰہی! میں نے چالیس سال تک تیری نافرمانی کی اور تو نے مجھے مہلت دی اب میں فرماں بردار بن کر آیا ہوں مجھے قبول فرمالے"۔ یہ دُعا پوری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ ایک سفید ابر کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور اس تیزی سے برسا کہ گویا مشک کے دہانے کُھل گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ "الٰہی! ابھی تو ہم سے کوئی بھی نہیں نکلا پھر کیوں کہ ہم پر آپ نے بارش نازل فرمائی"۔ ارشاد ہوا "اے موسیٰ! جس کی وجہ سے پانی روکا گیا تھا اب اسی کے سبب سے برسا ہے"۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ "الٰہی! اس بندہ کو مجھے دکھا دے"۔ فرمایا: اے موسیٰ! میں نے نافرمانی کے زمانہ میں اسے رسوا نہ کیا اب فرماں برداری کے وقت اسے کیوں کر رُسوا کروں گا"۔ (راہِ جنت)

مغفرت کا تعلق نرم برتاؤ سے بہت زیادہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں اور ترس کھانے والوں پر بڑی رحمت والا خدا رحم کرے گا، زمین پر بسنے والی اللہ کی مخلوق پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ [سنن ابی داؤد، جامع ترمذی]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک بے درد اور بے رحم عورت بنی اسرائیل میں سے تھی جو اس لیے جہنم میں ڈالی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر بھوکا مار ڈالا۔ نہ تو اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے اپنی غذائیں حاصل کر لیتی۔ [بخاری و مسلم]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ کی روایت سے جو "صحیح مسلم" میں منقول ہے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے شب معراج میں یا خواب یا بیداری کے کسی اور مکاشفہ میں اس کو دوزخ میں بچشمِ خود مبتلائے عذاب دیکھا۔ بہرحال اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے ساتھ بھی بے دردی اور بے رحمی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کرنے والا اور جہنم میں لے جانے والا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم سے اپنی قساوت قلبی یعنی سخت دلی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ [مسندِ احمد]

بہرحال یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور مسکین کو کھانا کھلانا دراصل جذبۂ رحم کے آثار میں سے ہیں۔ جب کسی کا دل اس جذبہ سے خالی ہو تو وہ اگر بہ تکلف بھی یہ عمل کرنے لگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں بھی رحم کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

ایمان کا باب

شرک وکفراور حسد سے بچنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر جمعرات اور پیر کو (اللہ تعالیٰ کے سامنے انسان کے) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں اس دن ہر اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک نہ کرتا ہو، مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بُغض، دُشمنی اور کینہ ہو، حق تعالیٰ جلّ شانہ (ان کے بارے میں) فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ’’ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں (یعنی ان کی مغفرت کو صلح پر موقوف رکھو)‘‘۔ [مسلم ،باب النهی عن الشحناء :6711]

شبِ برأت میں مشرک اور بُغض رکھنے والے کے علاوہ کی مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے ہیں سوائے مشرک اور بُغض وعداوت رکھنے والے کے۔

[طبرانی کبیر:16972،ابنِ حبان، باب ما جاء فی التباغض والتحاسد:5665]

شرک، جادو اور کینہ سے بچنے پر مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی کسی میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے علاوہ کی مغفرت فرمادیتے ہیں جس کے لیے چاہیں:

(1) جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(2) جادوگر نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پیچھے پھرتا ہو۔

(3) اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو۔

[الادب المفرد للبخاری، باب الشحناء: 413،
طبرانی کبیر: 13037، شعب الایمان للبیہقی: 6614]

سچّے دل سے کلمہ پڑھنے پر مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اس حال میں مرے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی سچے دل سے گواہی دیتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

[ابنِ ماجه، کتاب الادب، فصل لَآ اله الاالله: 3786]

مسلمان کے بال سفید ہونے پر مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حالتِ اسلام میں کوئی مسلمان بوڑھا نہیں ہوتا مگر اللہ ربّ العزّت اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں۔

[ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی نتف الشیب: 3670]

علامہ ابنِ حبّان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔

[ابنِ حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار هذه الامة: 3047]

طہارت کا باب

کامل وضواور خشوع خضوع سے نماز پڑھنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اُنہیں اُن کے (مستحب) وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائے گا اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرمادے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

[ابو داؤد ، باب فی المحافظة علی وقت الصلوات: 425]

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلّی کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں، جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں اور جب وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں، جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں

کے نیچے سے نکل جاتے ہیں، پھراس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لیے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔

[ابنِ ماجه،باب ثواب الطهور:282،نسائی،باب مسح الاذنین مع الرأس:106]

دوسری روایت میں ہے اگر وضو کے بعد کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو تمام فکروں سے خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔ [مسلم ، باب اسلام عمرو بن عبسة 1967]

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو بندہ کامل وضو کرتا ہے (یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے تو) اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

[مسندِ بزّار،مسند عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ:422]

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتا ہے۔(دو یا چار رکعت یہ راوی کا شک ہے) ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع بھی قائم رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

[مسندِاحمد ، بقیة حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ:27546]

5۔ حضرت حُمران رحمہ اللہ جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لیے پانی

منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا، پہلے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ (گٹوں تک) دھویا پھر کلّی کی اور ناک صاف کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ پھر اپنے بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے اور وضو کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

علامہ ابنِ شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ ''یہ نماز کے لیے کامل ترین وضو ہے''۔ [مسلم، باب صفة الوضوء و كماله: 560]

گناہ گار باوضو ہو کر دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھے تو مغفرت

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآية [آل عمران: 135]

''وہ بندے جن کا حال یہ ہے کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی بُرا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں پھر وہ اللہ

تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا اور بُرے کام پر وہ اڑتے نہیں اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔[ابو داؤد، باب فی الاستغفار:1523]

کامل وضو پر بخشش

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی اچھی خصلت کسی بندہ میں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے تمام اعمال کو درست فرما دیتے ہیں اور آدمی جب نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی نماز اس کے لیے مزید (ثواب کے طور) پر باقی رہتی ہے۔

[مسندِ ابی یعلی: 3297 ،طبرانی اوسط:2006،بیہقی: 4941 ،مسند بزّار: 253]

وضو کے بعد دُعا پڑھے تو دو وضوؤں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے وضو کا ارادہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر بات کیے بغیر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

پڑھے تو اس وضو سے لے کر آئندہ وضو تک اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

[دارِقطنی، باب تجدید الماء للمسح:5]

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور نماز پڑھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اس کے گزشتہ اعمال کی مغفرت کردی جائے گی۔
اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

[نسائی ، باب ثواب من توضاء کما أمر: 140 ،
ابن ماجه ، باب ماجاء فی ان الصلاۃ کفارۃ 1396]

رات کو باوضو سونے پر مغفرت

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اِن جسموں کو پاک رکھا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا کیوں کہ جو بندہ بھی باوضو رات گزارے گا تو اس کے ساتھ اس کے اندرونی کپڑے (یعنی بنیان وغیرہ) میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے، رات کی جس گھڑی میں بھی وہ بندہ کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فَاِنَّہٗ بَاتَ طَاھِرًا

اے اللہ! اپنے اس بندے کی مغفرت فرمادے
کیوں کہ اس نے باوضو رات گزاری ہے"۔

[طبرانی اوسط: 5087 ، ابنِ حبان ، باب فضل الوضوء: 1051]

مغفرت کے چند اعمال

11۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور درجات بلند فرمادیتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم! ضرور بتایئے! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا "ناگواری و مشقت کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی رِباط (یعنی دین کے دشمنوں کی نگرانی کرنا) ہے۔

[مسلم ، کتاب الطھارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ:369]

غسلِ جمعہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔

[طبرانی کبیر:8012]

نصیحت کی چند اہم باتیں

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں (سواری پر) نبی کریم ﷺ کے پیچھے (بیٹھا ہوا) تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند (اہم) باتیں سکھادوں (تو انہیں یاد رکھ) اللہ تعالیٰ کے حکموں کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو (یعنی اس کے حقوق کا خیال رکھو) تو اُس کو اپنے سامنے پائے گا اور جب سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرنا اور جب مدد چاہنا تو اُسی سے مدد چاہنا اور جان لے کہ اگر ساری دُنیا اِس بات پر اتفاق کرے کہ تجھ کو نفع پہنچائے تو تجھ کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، اور اگر ساری دنیا اِس بات پر اتفاق کرے کہ تجھ کو نقصان پہنچائے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، قلم اُٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک کر دیئے گئے۔ [ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ]

اذان کا باب

جنگل میں رہنے والے کی اذان کہنےاور نماز پڑھنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ (یعنی جنگل) میں اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگتا ہے تو ربّ تعالیٰ جل شانہ اس سے بے حد خوش ہوتا ہے اور بطورِ تعجب وفخر سے فرشتوں سے فرماتا ہے "دیکھو! میرے اس بندہ کی طرف جو اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا ہے، یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور اس کے لیے جنت کا داخلہ طے کر دیا۔

[ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فی السفر: 1017]

اذان کے بعد دُعا پڑھنے پر مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان دے کر فارغ ہو جائے) یہ دُعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْناً وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً ۔

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

[ابنِ ماجه ، کتاب الاذان و السنة فيه ، باب مايقال اذا اذّن المؤذن: 713]

بلند آواز سے اذان دینے پر مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور مؤذن کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے، ہر جان دار و بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

[نسائی، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالاذان: 642]

سات قسم کے خوش نصیب لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا اس دن سات آدمیوں پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ فرمائے گا:

(1) انصاف پسند بادشاہ (2) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نشوونما پائی (3) اس آدمی پر جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (4) وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کریں، الگ ہوں تو اللہ تعالیٰ کے لئے اور ملیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے (5) وہ جس کو کوئی اعزاز اور حسن والی عورت بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (6) وہ آدمی جو اتنا چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ تک کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا (7) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کو تنہائی میں یاد کرے اور اُس کی آنکھیں اَشک بار ہوں۔ [بخاری: 660، مسلم: 1031]

نماز کا باب

جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے تو سابقہ گناہوں کی مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی (سورۂ فاتحہ کے آخر میں) ''آمین'' کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر ''آمین'' کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

[بخاری ، باب فضل التامین:748 ، مسلم ، باب التسمیع و التحمید:945]

جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل جائے تو گذشتہ گناہوں کی مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو، جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [مسلم ، باب التسمیع و التحمید و التامین :940]

اشراق کی نماز پڑھنے پر مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھتا رہتا ہے خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

[ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوۃ الضحیٰ:1095]

رضائے الٰہی کے لیے نماز پڑھی تو مغفرت

4۔ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے جب کہ پتے درختوں سے گر رہے تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں اوران کے پتے بھی گرنے لگے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! (ابوذر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم! میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم "مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں"۔ [مسندِ احمد: 21557]

تہجد پڑھنے پر مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تہجد ضرور پڑھا کرو، وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے ربّ کا قرب حاصل ہوگا، تمہارے گناہ معاف ہوں گے اور تم گناہوں سے بچے رہو گے۔ [مستدرکِ حاکم، کتاب صلاۃالتطوع 1156]

نوٹ: تہجد پڑھنے پر مغفرت کے علاوہ اور کیا کیا برکات حاصل ہوتی ہیں اس پر تفصیلی مضمون آئندہ صفحات میں ملاحظہ کیجئے۔

چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنے پر مغفرت

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں

اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

[ابن ماجہ، باب ماجاء فی صلوۃ الضحیٰ: 1382]

تراویح پڑھنے پر مغفرت

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس پر اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

[بخاری، کتاب الایمان، باب تطوع قیام رمضان: 36]

پیادہ آنے اور باجماعت نماز پڑھنے پر مغفرت

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لیے چل کر جاتا ہے اور لوگوں کے ساتھ جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ [مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء: 341]

پانچوں نمازوں کا اہتمام کرنے پر مغفرت

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفّارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے، اس کے کارخانے اور مکان کے درمیان پانچ نہریں بہہ رہی ہیں، جب وہ کارخانے میں کام

کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آجاتا ہے پھر جاتے ہوئے وہ ہر نہر پر غسل کرتا ہے تو اس بار بار غسل کرنے سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا، یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کرلیتا ہے تو دُعا واستغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ [طبرانی کبیر: 5307]

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پانچوں نمازیں اور جمعہ کی نماز آئندہ جمعہ تک اور رمضان کے روزے، آئندہ رمضان تک کے گناہوں کے لیے کفّارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ [مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس و الجمعۃ الی الجمعۃ و رمضان الی رمضان: 344]

صف میں خالی جگہ پُر کرنے پر مغفرت

11۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

[مسندِ بزّار: 4232]

پانچوں نمازوں کی پابندی کرنے پر مغفرت

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کراماً کاتبین (فرشتے) کسی آدمی کی ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں تم دونوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان میرے بندے سے جو گناہ ہوئے وہ میں نے معاف کردیئے۔ [شعب الایمان للبیھقی: 2695]

13۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(گناہ کرنے کی وجہ سے) تم جل رہے ہو اور جب تم فجر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو نماز اس کو دھو دیتی ہے اور پھر تم (گناہوں سے) جلنے لگتے ہو پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو پھر جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو پھر جب تم عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ اس کو دھو دیتی ہے پھر تم سو جاتے ہو تو تمہارے خلاف کوئی بات نہیں لکھی جاتی یہاں تک کہ تم بیدار ہو جاؤ۔

[طبرانی صغیر و اوسط:2314]

14۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھی ہوئی ہوتی ہیں، جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے گر جاتی ہیں اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس کی خطائیں اس سے جھڑ چکی ہوتی ہیں۔ [طبرانی کبیر:6138]

15۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع کیا یا سجدہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس رکوع اور سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک خطا معاف فرمائیں گے۔

[مسندِ احمد، حدیث المشائخ من ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:21346]

نماز کے لیے پیدل آنے جانے پر مغفرت

16۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اس مسجد کی طرف چلے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو تو ایک قدم اس کی ایک خطا کو مٹا دے گا اور دوسرے قدم پر ایک نیکی لکھی جائے گی، آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی۔ [مسندِ احمد: 6311]

سجدہ میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنے پر مغفرت

17۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے سجدہ کی حالت میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہا تو وہ سجدہ سے سر اُٹھا نہیں پائے گا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ [کنز العمّال: 19808]

نمازِ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنے پر مغفرت

18۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔ [کنز العمّال: 19356]

نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنے پر مغفرت

19۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اُمت مسلسل عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتی رہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلے گی کہ یقیناً اس کی مغفرت کی جا چکی ہوگی۔ [طبرانی اوسط: 5288]

نمازِ اَوّابین پڑھنے پر مغفرت

20۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھے گا اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [طبرانی اوسط: 7453]

میاں بیوی ایک دوسرے کو بیدار کریں اور تہجد پڑھیں تو مغفرت

21۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب خاوند رات کو اپنی بیوی کو اٹھائے، پھر وہ دونوں نماز (تہجد) پڑھیں یا دو رکعت (اکٹھے یا انفراداً) تو ان دونوں کو بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

[ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فی القیام 1114]

اور طبرانی نے الفاظِ حدیث اس طرح نقل کیے ہیں جو آدمی رات کو بیدار ہو کر اپنی بیوی کو جگائے جس پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو (اور غلبہ نیند کی وجہ سے اگر وہ نہ اُٹھ سکے) تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا دے، پھر دونوں اپنے گھر میں عبادت کے لئے کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے لگیں (یعنی نمازِ تہجد پڑھنے لگیں) تو اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

[طبرانی کبیر: 3370، ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ التسبیح 1105]

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ اور پڑھنے پر مغفرت

صلوٰۃ التسبیح کا حدیث شریف میں بڑا ثواب آیا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے سب گناہ اگلے پچھلے، نئے پرانے، چھوٹے بڑے معاف ہو جائیں گے۔ اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو اور ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لیا کرو، اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو اور اگر ہر مہینے میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک دفعہ پڑھ لو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔

اس نماز کے پڑھنے کی ترتیب یہ ہے کہ چار رکعت کی نیت باندھے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَلْحَمْدُ اور سورت جب سب پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے ہی پندرہ دفعہ یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر رکوع میں جائے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنے کے بعد دس دفعہ یہی پڑھے، پھر رکوع سے اٹھے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ...رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس دفعہ پڑھے، پھر سجدہ میں جائے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے، پھر سجدہ سے اُٹھ کے بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے، اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے اس میں بھی دس دفعہ پڑھے، پھر سجدہ سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اُٹھ کے بیٹھے اور دس دفعہ پڑھ کر دوسری رکعت کے لیے بغیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے کھڑا ہو۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھے اور جب دوسری رکعت میں اَلتَّحِیَّاتُ کے لیے بیٹھے تو پہلے وہی کلماتِ تسبیح دس دفعہ

پڑھے تب اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے۔اس طرح چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں پچھتر (75) بار،کل تین سو(100)بار یہ دعا پڑھے۔

نوٹ: اگر کوئی اس تسبیح میں وَلَآ حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ بھی کرلے تو یہ اور بہتر ہے۔آخری اَلتَّحِیَّاتُ میں بھی اَلتَّحِیَّاتُ سے پہلے یہی کلمات دس بار پڑھے پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے۔ [مسائلِ بهشتی زیور،حصه اوّل]

مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے پر مغفرت

23۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ تین دعائیں مانگیں:

(1) فیصلہ کی ایسی قوت عطا فرما جو حکمِ الٰہی کے موافق ہو۔

(2) مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے سوا کسی اور کے لیے مناسب نہ ہو۔

(3) جو بھی بندہ اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی غرض سے حاضر ہو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جس طرح ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہ رہے)

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہرحال پہلی دو دُعائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبول کر لی گئیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے اُمید ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول فرمالی گئی ہوگی۔

[ابن ماجه ، کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها،

باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد بیت المقدس:1398]

شبِ قدر میں عبادت کرنے پر مغفرت

24۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم
جوشخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت) کے لیے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔
[بخاری، کتاب الصوم ،باب من صام رمضان ایماناً واحتساباً:1768]

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے پر مغفرت

25۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو لازم پکڑو کیوں کہ یہ دن بھر کے گناہوں اور بے ہودگیوں کو صاف کردے گی۔ [کنز العمّال:19425]

مسجد بنانے اور کنواں کھودنے پر مغفرت

26۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے، اور اگر وہ اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کنواں کھودا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائیں گے اگر وہ اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ [طبرانی اوسط:8711]

اعمالِ جمعہ بجالانے پر مغفرت

27۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اگر اس کے پاس ہو، اور جو اچھے کپڑے اُسے میسر تھے وہ پہنے پھر وہ (نماز جمعہ کے لیے) مسجد حاضر ہوا اور اس (بات) کی احتیاط کی کہ پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں گیا پھر جب امام خطبہ دینے کے لیے آیا تو ادب اور خاموشی سے اس کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنا یہاں تک کہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا، تو اس بندے کی یہ نماز اس جمعہ اور اس سے اگلے جمعہ کے درمیان کے گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔

[مسند احمد: 23618]

طبرانی کی روایت کے آخر میں ہے کہ اس بندہ کی نماز اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی ساری خطاؤں کا کفارہ بن جائے گا جب تک کہ وہ کبائر سے بچا رہے اور یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ [طبرانی کبیر: 6104]

جمعہ کے دن توجہ سے خطبہ سننے پر دس دن کے گناہوں کی مغفرت

28۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے، اور خوب توجہ سے خطبہ سنتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دورانِ خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا خطبہ کو توجہ سے نہ سُنا) تو اس نے فضول کام کیا۔

[مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة: 1419]

جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے یہ دُعا مانگنے پر مغفرت

29۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [کنز العمّال: 21191]

جمعہ کے روز فجر کی نماز باجماعت پڑھنے پر مغفرت

30۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جمعہ کے روز فجر کی نماز باجماعت پڑھنے سے کوئی نماز افضل نہیں ہے اور یہ میرا گمان ہے کہ جو آدمی فجر کی نماز باجماعت پڑھے گا اس کی لازمی طور پر مغفرت کر دی جائے گی۔ [طبرانی کبیر: 370]

روزہ کا اجر وثواب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل اُس کے لئے ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے، میں ہی اِس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے اگر تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش بکے، نہ بے ہودہ گوئی کرے، نہ جھگڑا کرے، اگر اس کو کوئی گالی بھی دے یا جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے! کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں: ایک افطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے، دوسری خوشی قیامت کے دن ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور اپنے روزے کا بدلہ دیکھے گا۔ [بخاری، کتاب الصوم :1904، مسلم، کتاب الصیام :1151]

زکوٰۃ کا باب

زکوٰۃ ادا کرنے پر مغفرت

1۔ قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم! میں بہت مال دار آدمی ہوں اور عیال دار بھی ہوں (یعنی خوب وسعت رکھتا ہوں اور جی کھول کر خرچ کر سکتا ہوں) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم مجھے بتائیے! کہ میں کیا کروں اور کیسے خرچ کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے مال کی زکوٰۃ نکال، کیوں کہ زکوٰۃ ایسی پاکی ہے جو تجھے (گناہوں سے) پاک کر دے گی، اپنے عزیز و اقارب سے صلہ رحمی کر اور سائل، پڑوسی اور مسکین کے حق کو پہچان (یعنی ان پر بھی خرچ کر)۔ [مسند احمد: 11945]

صدقہ خیرات کرنے پر مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے کعب بن عُجرہ! نماز اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے (گناہوں اور خواہشات سے) اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ [مسند ابی یعلیٰ: 1950]

نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے پر مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدقہ فطر روزہ دار کو بے کار اور فحش باتوں سے پاک کر دیتا ہے (جو حالت روزہ میں اس سے سرزد ہوگئیں تھیں) اور غرباء و مساکین کے کھانے کی دعوت ہے، جس نے اس کو نماز (عید) سے قبل ادا کر دیا تو بہت ہی مقبول صدقہ ہے اور جس نے اس کو نماز (عید) کے بعد ادا کیا تو یہ باقی صدقات کی طرح کا ایک صدقہ ہے (یعنی ثواب میں کچھ کمی آ جاتی ہے۔ [ابو داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر: 1371]

تاجروں کے صدقہ کرنے پر مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے تاجرو! خرید و فروخت میں لغو اور بے فائدہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور قسم بھی اُٹھائی جاتی ہے تو (اس کے علاج اور کفارہ کے لیے) اس کے ساتھ صدقہ بھی ملا دیا کرو۔

[مسندِ احمد: 15550]

درود شریف کے افضل الفاظ

حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کیا: سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو گیا اب یہ ارشاد فرمائیے کہ درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔[بخاری، کتاب الدعوات: 6357 مسلم، کتاب الصلوٰۃ: 406]

روزہ کا باب

آداب کا خیال رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس بندے نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کی پہچان حاصل کی اور جن اُمور کی رعایت ضروری ہے ان کی رعایت کی تو اس کے تمام گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔ [شعب الایمان للبیہقی: 3623]

رمضان کی آخری رات میں تمام روزہ داروں کی مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اُمت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئی ہیں جو ان سے پہلے اُمتوں کو نہیں ملی ہیں۔

(1) روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(2) روزہ داروں کے لیے دریا کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کرلیں۔

(3) روزہ دار کے لیے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے، پھر حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں''۔

(4) رمضان میں سرکش شیاطین قید کرلیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں اُن برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف یہ غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

(5) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟

فرمایا: نہیں! بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ [مسندِ احمد، مسندِ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: 7576]

رمضان المبارک... ماہِ مغفرت

3۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ماہِ شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا:

اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزوں کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام کو (یعنی تراویح کو) ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے تو وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے تو وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر (70) فرض ادا کیے۔

یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

جو شخص اس میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو وہ اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو بھی ثواب ملے گا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ

وسلم! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: (یہ ثواب پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں بلکہ) جو ایک کھجورر سے افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی اللہ تعالیٰ یہ ثواب مرحمت فرما دیتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ...

اس کا پہلا عشرہ........."اللہ کی رحمت" ہے۔

اور دوسرا عشرہ.........."اللہ کی مغفرت" ہے۔

اور تیسرا عشرہ.........."آگ سے نجات" کا ہے۔

جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام (خادم، ماتحت) کے بوجھ کو ہلکا کر دے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اسے آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چھٹکارہ نہیں (یعنی تم ان کے ضرورت منداور محتاج ہو):

پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے:۔

(1) کلمہ طیبہ (2) اور استغفار کی کثرت

اور دوسری دو چیزیں جن کے بغیر تمہیں چارہ نہیں وہ یہ ہیں کہ

(1) جنت کو طلب کرو (2) اور آگ سے پناہ مانگو

جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے تو حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔ [ابنِ خزیمہ:1780]

رمضان میں مغفرت والے اعمال

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان المبارک کا مہینہ میری اُمت کا مہینہ ہے، جب مسلمان نے روزہ رکھا، اس نے جھوٹ نہ بولا اور نہ کسی کی غیبت کی اور حلال رزق سے افطار کیا، اندھیری رات میں فجر اور عشاء کی نماز میں جانے کی سعی (کوشش) کرتا رہا اور اپنے باقی فرائض کی حفاظت کرتا رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی (جھلی) سے نکل جاتا ہے۔ [الترغیب والترھیب، کتاب الصوم 1494]

رمضان کی پہلی رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہیں خبر بھی ہے تم کو کیا چیز پیش آ گئی؟ اور تین مرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم! کیا وحی نازل ہوئی ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا دشمن نے چڑھائی کر دی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو پھر کیا بات پیش آئی؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کی پہلی شب میں اس قبلہ کے تمام لوگوں (یعنی مسلمانوں) کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے سامنے ایک شخص جھوم رہا تھا اور واہ واہ کیے جا رہا تھا تو نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فُلاں! کیا تمہارا سینہ تنگ ہو گیا؟ وہ کہنے لگا نہیں، لیکن میں منافق کو یاد کر رہا ہوں (کہ یہ مغفرت ان کو بھی حاصل ہو جائے گی؟) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! منافق تو کافر ہی ہیں اور کافروں کے لیے اس فضیلت میں کوئی حصہ نہیں۔ [ابنِ خزیمہ: 1778]

روزہ رکھنے اور صدقہ فطر ادا کرنے والے کی مغفرت

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور عید کے دن غسل کر کے عید گاہ کی طرف گیا اور رمضان المبارک کو صدقہ فطر پر ختم کیا تو عید گاہ سے اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہو گی۔ [طبرانی اوسط: 1045]

رمضان میں ذکر کرنے والے کی مغفرت

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا بخشایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔ [طبرانی اوسط: 6349]

رمضان المبارک میں استغفار کرنے پر مغفرت

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پورے مہینہ میں ایک بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پورے مہینہ میں کوئی بھی دروازہ نہیں کھلتا اور سرکش

شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ ہر رات ایک پکارنے والا (فرشتہ) صبح تک پکارتا ہے: اے خیر کے تلاش کرنے والے! متوجہ ہو اور بشارت حاصل کر اور اے بُرائی کے طلب گار! بس کر اور آنکھیں کھول، (اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے) ہے کوئی مغفرت چاہنے والا! کہ اس کی مغفرت کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں، ہے کوئی دُعا کرنے والا! کہ اس کی دُعا قبول کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا! کہ اس کا سوال پورا کیا جائے؟ [شعب الایمان للبیہقی: 3453]

شوال کے چھ روزے رکھنے پر مغفرت

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال میں چھ (6) (نفلی) روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (یعنی کوئی گناہ باقی نہ رہے گا)۔ [طبرانی اوسط: 782]

9 ذی الحجہ کا روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرفہ (یعنی 9 ذی الحجہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ (یعنی 9 ذی الحجہ کا روزہ رکھنا) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کو مٹا دے گا۔ یعنی اس کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کی گندگیاں دُھل جائیں گی۔ [مسلم، کتاب الصیام 1977]

ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ (یعنی 9 ذی الحجہ) کے دن روزہ رکھا تو اس کے گذشتہ

اورآئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

[ابنِ ماجہ، کتاب الصیام 1721]

دس محرم کا روزہ رکھنے پرسال بھر کے گناہوں کی مغفرت

11۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم سے عاشورہ (یعنی دس محرم الحرام) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم یہ (روزہ) گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

[مسلم،باب استحباب صیام ثلاثة ایّام من کل شھر الخ:2804]

نوٹ: چوں کہ یہودی بھی دس محرم کے دن روزہ رکھتے تھے کہ انہیں فرعون کے ظلم سے نجات ملی تھی اس لیےان کی مشابہت سے بچنے کے لیےآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کو روزہ رکھوں گا“۔

[ابنِ ماجہ،باب صیام یوم عاشوراء:1736]

ایک روایت میں ہے کہ ”دس محرم کا روزہ رکھواوراس میں یہودیوں سے فرق کرو(اس طرح کہ)اس سے ایک دن پہلے(9 محرم)یاایک دن بعد(11 محرم)کا روزہ(بھی ساتھ)رکھو۔ [مسندِاحمد،مسند عبداللّٰہ بن عباس رضی اللہ عنہما:2154]

ہر ماہ تین روزے رکھنے پرمغفرت

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جوشخص طاقت رکھتا ہوتو وہ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرے کیوں کہ ہر روز کا روزہ دس خطاؤں کی بخشش کا ذریعہ ہےاور یہ گناہوں سے ایسا صاف ستھرا کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ [طبرانی کبیر:20582]

نوٹ: ویسے تو مہینے کے کوئی سے بھی تین دنوں میں روزہ رکھا جا سکتا ہے مگر افضل اسلامی ماہ کی 13، 14، 15 تاریخ کا روزہ ہے جن کو "ایامِ بیض" کہا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ...

"جب تو مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا ارادہ کرے تو 13، 14، 15 تاریخوں کا روزہ رکھ"۔ [ترمذی، باب صوم ثلاثة ایام من کل شھر: 761]

بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے پر مغفرت

13۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا، پھر جمعہ کے دن صدقہ کیا اپنے مال میں سے خواہ تھوڑی مقدار میں یا زیادہ مقدار میں تو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی یہاں تک کہ وہ (گناہوں سے) ایسا (پاک) ہو جائے گا جیسا کہ وہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔ [طبرانی کبیر: 13129]

دُنیا کی زندگی کو مبارک بنانے کے چار طریقے: (1) بدنی و مالی عبادات، اللہ تعالیٰ کا ذکر، عمدہ اَخلاق اور دوسرے نیک کام بجالانے کی طرف پوری توجہ کی جائے (2) اِن تمام عبادات میں اخلاص کی روح ہو، کیوں کہ اخلاص کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا (3) چوں کہ انسان کمزور ہے اور نفس و شیطان اسے نیک کام کرنے سے روکتے ہیں اور اس کے اخلاص میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ عبادات و اخلاص کی تکمیل میں بھی اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرے (4) احادیث مبارکہ میں ہے حرام کھانے والے یا حرام پینے والے کی دُعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔ (از گلستانِ قناعت۔ مؤلفہ: مولٰینا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ)

حج کا باب

بیت اللہ کی زیارت کرنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے معبود! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر کی زیارت کریں؟ کیوں کہ ہر زیارت کرنے والے کا میزبان پر حق ہوا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے داؤد! ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں دنیا میں ان کو عافیت اور سلامتی سے رکھوں اور جب آخرت میں ملوں تو ان کی مغفرت کردوں۔ [طبرانی اوسط:6216]

پانچ چیزیں دیکھنے سے گناہوں کی مغفرت

2۔ جناب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پانچ طرح کا دیکھنا عبادت ہے:

(1) قرآن پاک کو دیکھنا۔ (2) کعبۃ اللہ کو دیکھنا۔ (3) والدین کو نظرِ شفقت سے دیکھنا۔ (4) آبِ زمزم کو دیکھنا۔ (5) عالم کے چہرے کو دیکھنا، اور یہ سب باتیں خطاؤں کو گراتی ہیں یعنی معاف کراتی ہیں۔ [کنز العمّال:43493]

حج...ذریعۂ مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی لطف وکرم کے ساتھ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے بندوں کے ذریعے ملائکہ (فرشتوں) پر فخر فرما کر ارشاد فرماتے ہیں:

اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ بال اور غبار آلود جسم لے کر دور دراز کا سفر کر کے میرے دربار میں پہنچے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دُعاؤں کو قبول کرلیا اور ان کی رغبت وخواہش کا میں سفارشی بن گیا، ان کے بدکاروں کو ان کے محسنین (نیک لوگوں) کی وجہ سے معاف کردیا، ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے دے دیا سوائے تاوان اور جرمانہ (سزا) کے جو ان کے درمیان ہیں۔ پھر جب لوگ عرفات سے لوٹے تو سب لپک کر چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آ کر ٹھہرے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو دوبارہ مجھ سے درخواست کرتے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کرلیا اور ان کی رغبت وخواہش کا سفارشی بن گیا اور ان کے بدکاروں کو ان کے نیک لوگوں کی وجہ سے معاف کردیا اور ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے ان کو دے دیا اور ان کے تاوان اور جرمانہ جو ان کے درمیان تھے اس کا میں کفیل یعنی ذمہ دار بن گیا۔ [مسند ابی یعلیٰ: 3995]

عمدہ طریقے سے حج کرنے پر مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اس طرح حج کیا کہ اس میں نہ تو کسی شہوت کی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

[مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرۃ 2404]

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کرنے کے لیے نکلا تو حق تعالیٰ جل شانہ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور جن کے حق میں وہ دعا کرتا ہے اس کی سفارش قبول فرماتے ہیں۔ [حلیۃ الاولیاء 23517]

اسلام، حج اور ہجرت سے گذشتہ گناہوں سے مغفرت

6۔ حضرت ابو شمانہ مہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے آخری وقت میں حاضر ہوئے وہ زار وقطار رو رہے تھے دیوار کی طرف اپنا رُخ کیے ہوئے تھے ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں سمجھانے لگے کہ ابا جان! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے تو آپ کو بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں (آپ کیوں فکر کرتے ہیں؟)، یہ سن کر انہوں نے دیوار کی طرف سے اپنا رُخ پھیرا اور فرمایا: بھئی! سب سے افضل چیز جو ہم نے آخرت کے لیے تیار کی ہے وہ توحید ورسالت کی شہادت ہے۔ میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں: ایک دور تو وہ تھا جب کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ اور کوئی شخص نہ تھا۔ اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں، یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اللہ نہ کرے اگر میں اسی حال پر مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا) اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی حقانیت ڈالی تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ لائیے ہاتھ بڑھائیے، میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم سے بیعت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا:

اے عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے تمام گناہوں کو صاف کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔ [ابنِ خزیمہ، کتاب المناسک: 2315]

حج اور عمرہ کرنے سے تنگی دور اور مغفرت کا سامان

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پے دَر پے حج اور عمرہ کیا کرو کیوں کہ یہ حج اور عمرہ دونوں فقر اور محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سُنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔

[ترمذی، کتاب الحج عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ: 738]

سفرِ حج میں حاجی کے ہر ہر قدم پر ایک گناہ معاف

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حاجی کا اونٹ پچھلا پاؤں نہیں اٹھاتا اور اپنا اگلا پاؤں نہیں رکھتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں یا اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔ [شعب الایمان للبیھقی: 3961]

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی بیت الحرام کی نیت سے چلا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو گیا تو وہ اونٹ اپنے پاؤں نہیں اٹھاتا اور نہیں رکھتا مگر اللہ تعالیٰ اس سوار کے لئے ایک نیکی لکھتے ہیں، ایک خطا

معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں حتی کہ جب وہ بیت اللہ تک پہنچ جائے اور بیت اللہ کا طواف کرلے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پھر بال منڈوائے یا چھوٹے کرے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح یہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا، پس چاہیے کہ وہ ازسرنو عمل کرے (یعنی پاک صاف ہو کر آگیا)۔ [شعب الایمان للبیھقی:3959]

حج یا عمرہ کرنے والے کے استغفار کرنے پر مغفرت

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں تو وہ ان کی دُعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

[ابنِ ماجه ، کتاب ا لمناسک،باب فضل دعاء الحجاج 2883]

حاجی جس کے لیے مغفرت کی دُعا کرے اُس کی مغفرت

11۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حاجی کی اور حاجی جس کے لیے بخشش کی درخواست کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔[مسند البزار،مسند ابی حمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ:9726]

تلبیہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ الخ) پڑھنے پر مغفرت

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نہیں جاتا کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں یا کوئی حاجی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے ہوئے یا لَبَّیْکَ پڑھتے ہوئے مگر سورج اس کے گناہوں کو لے کر ڈوب جائے گا اور وہ گناہوں سے نکل جائے گا۔ [طبرانی اوسط:6344]

13۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس آدمی نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ احرام کی حالت میں تھا اور وہ لَبَّیْکَ کہہ رہا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسا لوٹے گا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدا ہونے کے دن تھا۔
[مسندِ احمد، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما: 14477]

عرفہ کے دن تمام حاجیوں کی مغفرت

14۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب تم اپنے گھر سے بیت اللہ کے ارادے سے نکلو، تو تمہاری اونٹنی جو بھی اپنا پاؤں رکھتی ہے اور اُٹھاتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تمہاری ایک غلطی معاف کر دیتے ہیں اور بہر حال طواف کے بعد تمہاری دو رکعات کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان تمہاری سعی کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، عرفہ کی رات تمہارا وقوف تو اللہ تعالیٰ (اس رات) آسمان دنیا کی طرف اپنی خاص تجلی اور رحمت کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں، پھر تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! میرے بندے میرے پاس آئے ہیں، بکھرے ہوئے پراگندہ بال لے کر، دور دراز کا سفر کر کے، میری جنت کی اُمید رکھتے ہیں (پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو!) اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّات کی تعداد کے برابر ہوں یا بارش کے قطرات کی تعداد کے برابر یا سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں تو بلاشبہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی، اے میرے بندو! واپس آجاؤ (یعنی طواف کی

طرف) تمہاری مغفرت کی جا چکی ہے اور ان کی بھی جن کی تم نے سفارش کی ہے اور بہر حال تمہارا پتھروں (یعنی شیاطین) کو کنکریاں مارنا تو ہر کنکری کے بدلہ میں جو تم نے ماری ایک کبیرہ گناہ کی مغفرت کر دی جائے گی، کبیرہ بھی وہ جو ہلاک کرنے والا تھا اور بہر حال تمہارا قربانی کرنا تمہارے رب کے پاس ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ رہا سر کو مونڈنا تو ہر بال کے بدلہ میں جس کو تم نے مونڈا ہے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔ ان سب کے بعد پھر بیت اللہ کا طواف کرنا بلاشبہ تم اس حال میں طواف کر رہے ہو کہ تم پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں۔ پھر ایک فرشتہ آتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ تمہارے کندھوں کے درمیان رکھ کر کہتا ہے: "مستقبل کے لیے از سر نو عمل کر تمہارے گذشتہ گناہوں کی تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرما چکا ہے۔ [اخبارِ مکہ للازرقی: 514]

حج یا عمرہ کرنے والے کی راستے میں موت واقع ہو جائے تو مغفرت

15۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مکہ مکرمہ کے راستے میں جاتے یا آتے ہوئے مر گیا نہ اس کی عدالت میں پیشی ہے نہ اس سے حساب کیا جائے گا بلکہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

[الدّر المنثور، سورۃ البقرۃ: 196]

مسجدِ اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے پر مغفرت

16۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کی طرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

[ابو داؤد، کتاب المناسک، باب فی المواقیت: 1479]

حج کے دوران حق تلفی سے بچنے پر مغفرت

17۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے مناسکِ حج پورے کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے (یعنی حج کے بعد) تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔
[کنز العمال:11810]

پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرنے پر مغفرت

18۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے بیت اللہ کا پچاس (50) مرتبہ طواف کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدا ہونے کے دن تھا۔
[ترمذی، باب ماجاء فی فضل الطواف:794]

طواف کرنے والے کی ہر قدم پر مغفرت

19۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا وہ نہ کوئی قدم اٹھاتا ہے اور نہ ہی رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ اس سے مٹاتے ہیں اور اس کے لیے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اہتمام اور فکر کے ساتھ کیا (یعنی سنن و آداب کی پوری رعایت کے ساتھ) تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

[ابنِ خزیمہ، کتاب المناسک:2545]

حجرِ اَسوداور رُکنِ یمانی کااستلام کرنے پر مغفرت

20۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا:

حجرِ اسوداور رکن یمانی کا استلام خطاؤں کومٹا دیتا ہے۔امام ترمذی اور حاکم کے ہاں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ حجراسوداوررکن یمانی گناہوں کے کفارات کاذریعہ ہیں بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گااور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہرقدم کے بدلہ ایک گناہ معاف فرمائے گااورایک نیکی کاثواب اس کے لیےلکھاجائے گا۔ [مسندِاحمد:4230]

بیت اللہ میں داخل ہوجانے والے کی مغفرت

21۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا:

جو بیت اللہ شریف میں داخل ہوگیاتو وہ نیکی کی کان میں داخل ہوگیااور گناہ سے بخشا بخشایانکل آیا۔ [ابنِ خزیمہ، کتاب المناسک:2780]

عرفہ کےدن کبیرہ گناہوں کی مغفرت

22۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا:

غزوہ بدر کےدن کے علاوہ شیطان کسی بھی دن اتنا ذلیل وخوار،اتنا دھتکارااور پھٹکارا ہوااوراتنا جلا بھنا ہوانہیں دیکھا گیا جتناوہ عرفہ کےدن ذلیل وخوار،روسیاہ اورجلا بھُنا دیکھاجاتا ہےاور یہ صرف اس لیے کہ وہ اس دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کو(موسلادھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہےاور یہ اس لعین کے لیے ناقابل برداشت ہے کیوں کہ بدر کےدن شیطان نے جبرائیل

علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ملائکہ میں پیش قدمی کر رہے ہیں جو مسلمانوں کی مدد کو اُترے تھے۔

[مؤطا امام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج :840]

عرفہ کے دن اپنے کان، نگاہ اور زبان کی حفاظت رکھنے پر مغفرت

23۔ ایک نوعمر لڑکا عرفہ کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا ردیف تھا (یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا) پس وہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے اس کو فرمایا: اے بھتیجے! یہ وہ دن ہے کہ جس میں اگر آدمی اپنے کان، اپنی نگاہ اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

اور بیہقی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے:

جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، اپنے کان اور اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا (یعنی حرام چیزوں سے) تو عرفہ سے لے کر آئندہ عرفہ تک اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

[مسندِ احمد، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما 3041]

قربانی کرنے والے کی مغفرت

24۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا:

اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس کھڑی رہو اور اس پر گواہ ہو جاؤ اس لئے کہ اس کے خون کا جو پہلا قطرہ گرے گا اس سے تمہارے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

وہ عرض کرنے لگیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم! کیا یہ

ہم اہلِ بیت کی خصوصیت ہے یا ہمارے ساتھ باقی مسلمان بھی شریک ہیں؟
تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ فضیلت ہمارے لئے بھی ہے اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔ [مستدرکِ حاکم: 7633]

جھنم سے حفاظت کرنے والے کلمات

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (**ترجمہ**: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے) کہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کی تصدیق فرماتا ہے اور فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ (**ترجمہ**: کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں) اور جب بندہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ (**ترجمہ**: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَاشَرِیْکَ لِیْ (**ترجمہ**: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں) اور جب بندہ کہتا ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ (**ترجمہ**: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کی سب تعریف ہے) تو پروردگار فرماتا ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَـا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ (**ترجمہ**: نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اور میری ہی بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی سب تعریف) اور جب بندہ کہتا ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (**ترجمہ**: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ قوت ہے اور نہ طاقت ہے مگر اللہ تعالیٰ کو) تو اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتا ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَـا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِیْ (**ترجمہ**: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے سوا کسی میں قوت اور طاقت نہیں) اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اِن کلمات کو مرض الموت میں کہے تو اس کو آگ نہ جلائے گی۔ [ترمذی، باب مایقول العبداذامرض: 3430]

فضائل کا باب

----:﴿فضائل قرآن﴾:----

اخلاص سے سورۂ یٰسٓ پڑھنے پر مغفرت

1۔ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ [ابنِ حبان: 2626]

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
سورۂ بقرہ قرآن مجید کا کوہان یعنی سب سے اُونچا حصہ ہے، اس کی ہر ہر آیت کے ساتھ اسی (80) فرشتے اُترتے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانہ سے نازل ہوئی ہے پھر اس کو سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے یعنی اس میں شامل کرلیا گیا ہے اور سورۂ یٰسٓ قرآن کریم کا دل ہے، اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کردی جائے گی، لہٰذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔ [مسندِ احمد: 19415]

سورۂ ملک پڑھنے پر مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قرآن کریم میں ایک سورت کی تیس آیات ایسی ہیں کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی

شفاعت کرتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ وہ سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ ہے۔[ترمذی ،باب ما جاء فی فضل سورة الملک:2816]

بعد نمازِ فجر 100 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے پر مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی پھر بولنے سے پہلے سو(100) مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ) پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہ کی مغفرت فرمادیں گے۔ [طبرانی کبیر:232]

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرنے پر مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا تو اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا اور گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک اس کے تمام کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

[الترغیب والترھیب، کتاب الجمعة:1098]

جمعہ کی رات میں سورۂ دُخان پڑھنے پر مغفرت

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے حٰمٓ الدُّخَان کو شبِ جمعہ میں پڑھا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

[ترمذی،ابوب القرآن،باب ماجاء فی سورة حٰمٓ الدّخان:2814]

جمعہ کی رات میں سورۂ یٰسٓ پڑھنے پر مغفرت

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے شبِ جمعہ میں سورۂ یٰسٓ پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
[الترغیب والترھیب، کتاب الجمعۃ 1100]

ہر روز 200 مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے پر پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے ہر روز دو سو (200) مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو (یعنی قرض معاف نہ ہوگا)۔ [ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص: 2823]

----: ﴿فضائل ذکر و دُعا﴾ :----

دینی مجالس میں شرکت کرنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے، جب وہ کسی ایسی جماعت کو پا لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ! یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے، اس کے بعد وہ تمام فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ تو فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان

فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں؟ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے، پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے دیکھا تو نہیں، ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اگر دیکھ لیتے تو اس سے اور بھی زیادہ ڈرتے اور اس سے بھاگنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ ایک شخص کے بارہ میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔ [بخاری، باب فضل ذکر اللہ عزوجلّ 6045، مسلم، باب فی مجالس للذکر 7015]

دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ پڑھنے پر مغفرت

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے چند کلمات بتائیے (جن کو میں پڑھوں) مگر زیادہ نہ ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو، اللہ فرماتے ہیں: کہ یہ میرے لیے ہے اور کہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ میں نے مغفرت کردی تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتا ہے: میں نے مغفرت کردی۔
[طبرانی کبیر:20222]

مغفرت کے کلمات

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کرو، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور یہ (کلمات) گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔[مجمع الزوائد،باب ماجاء فی الباقیات الصالحات :16855]

مغفرت کی دُعا اور کلمات

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رکھنے والے ہیں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں) کہے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

ایک روایت میں ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

[ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الاستغفار: 1296]

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین پر جو شخص بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

[ترمذی، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتحمید: 3382]

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔

100 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰه پڑھیے 1000 نیکیاں کمایئے 1000 گناہوں سے مغفرت حاصل کیجئے

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں (صحابہ) میں سے کسی نے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص سو (100) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے گا اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے

جائیں گے۔ [مسلم، باب ماجاء فضل التهليل والتسبيح و الدعاء:4866]

بازار میں کلماتِ ذیل پڑھنے پر دس لاکھ گناہوں کی بخشش

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتے ہیں۔

[ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ،باب مايقول اذا دخل السوق:3350]

لَآ اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ کہنے پر مغفرت

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مسلمان بندہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہتا ہے تو یہ کلمہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ٹھہر جا! وہ عرض کرتا ہے کہ کیسے ٹھہر جاؤں حالانکہ میرے پڑھنے والے کی مغفرت نہیں ہوئی؟ اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں، میں نے اس کی مغفرت کرنے کے لیے ہی تجھ کو اس کی زبان پر جاری کیا تھا۔ [کنزالعمّال:135]

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو بھی بندہ کسی بھی وقت دن میں یا رات میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہتا ہے تو اس کے

نامۂ اعمال میں سے برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔
[مسندِ ابی یعلیٰ: 3514]

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے پر مغفرت

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب بندہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:
اے میرے فرشتو! میرے بندے نے جان لیا کہ میرے علاوہ اس کا کوئی رب نہیں ہے اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔
[کنز العمّال: 136]

سوتے وقت، کروٹ بدلتے وقت درجِ ذیل دُعا پڑھنے پر مغفرت

11۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کہ جب بندہ اپنے بستر پر یا زمین پر سونے کے لیے لیٹتا ہے پھر رات کو دائیں جانب یا بائیں جانب کروٹ لیتا ہے پھر وہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْـمُـلْکُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُـوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو اس وقت بھی میرا بندہ مجھے نہیں بھولا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس پر رحمت کی اور اس کی مغفرت کردی۔ [کنز العمّال: 41315]

فجر کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل کلمات کہنے پر مغفرت

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا تو

اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہو۔

[نسائی، کتاب السھو: 1337]

ہر نماز کے بعد درج ذیل کلمات کہنے پر مغفرت

13۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ 33 مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33 مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ 34 مرتبہ پڑھے تو یہ ننانوے ہو گئے پھر 100 کے عدد کو پورا کرنے کے لیے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ: 939]

مغفرت والے اعمال

14۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو ان پر عمل کرلے وہ جنت میں داخل ہو، اور وہ دونوں بہت آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں:

(1) تم میں سے کوئی آدمی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے اور دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، یہ پڑھنے میں 150 ہوئے لیکن اعمال کے ترازو میں پندرہ سو (1500) ہوں گے۔

(2) یہ کہ سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33،33 مرتبہ پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَر 34 مرتبہ پڑھے تو یہ سو (100) مرتبہ پورا ہو گیا لیکن یہ ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار (1000) ہیں۔ (اس لیے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے)

پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اور تم میں سے کون شخص دن رات میں پچیس سو (2500) گناہ کرے گا؟

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کو دیکھا کہ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار فرماتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم! یہ کیا بات ہے کہ ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: فلاں ضرورت ہے، فلاں کام ہے اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے تو وہ اِدھر اُدھر کی ضروریات یاد دلاتا ہے جس سے پڑھنا رہ جاتا ہے۔ [ابنِ حبان: 2052]

نماز کے بعد درج ذیل تسبیح پڑھنے پر مغفرت

15۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص نماز کے بعد **سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کہے تو وہ شخص اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔

[مجمع الزوائد: 16928]

صبح و شام سو مرتبہ کلماتِ ذیل کہنے پر بخشش

16۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص صبح کو سو (100) مرتبہ اور شام کو سو (100) مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ** پڑھے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ [مستدرکِ حاکم: 1862]

17۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے کوئی شخص اس بات کو نہ چھوڑے کہ وہ دو ہزار (2000) نیکیاں کرلیا کرے۔ صبح کے وقت اور شام کے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو (100) مرتبہ کہہ لیا کرے تو اس کے لیے دو ہزار (2000) نیکیاں ہو جائیں گی اتنے گناہ ان شاء اللہ تعالیٰ روزانہ کے ہوں گے بھی نہیں اور اس تسبیح کے علاوہ جتنے نیک کام کیے ہوں گے ان کا ثواب علیحدہ نفع میں ہے۔ [مسند الشامیین للطبرانی: 1471]

صبح و شام درج ذیل کلمات دس مرتبہ کہنے سے دس گناہ معاف

18۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے صبح کے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس (10) مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس خطاؤں کو معاف فرمادیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے پناہ میں رکھے گا اور جس شخص نے کلمات مذکورہ کو رات کے وقت پڑھا تو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔ [السنن الکبریٰ للنسائی: 9852]

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ چار کلماتِ مغفرت

19۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ رب العزت نے چار کلمات چن لیے ہیں:
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
پس جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس خطائیں

معاف کی جائیں گی اور جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اس کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ہے اور جس شخص نے اخلاص سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا تو اس کے لیے بھی تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس خطائیں معاف ہوں گی۔ [مسندِ احمد: 10899]

ملاقات کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے اور استغفار کرنے پر مغفرت

20۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ (یعنی مصافحہ کے وقت یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [ابو داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی المصافحۃ: 4535]

اختتامِ مجلس کے وقت درج ذیل دعا پڑھنے پر مغفرت

21۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے مجلس کے ختم ہونے پر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کہا، اگر یہ ذکر کی مجلس تھی تو اس مجلس پر مہر لگا دی جائے گی اور اگر یہ بے ہودہ اور لایعنی مجلس تھی تو یہ کلمات اس مجلس کا کفارہ بن جائیں گے۔ [طبرانی کبیر: 1565]

نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت درج ذیل دُعا پڑھنے پر مغفرت

22۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مُمْشَایَ ھٰذَا اِلَیْکَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشْرًا وَلَا بَطَرًا وَ لَا رِیَائًا وَ لَا سُمْعَۃً وَ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں بہ واسطہ اس حق کے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے اور بہ طفیل میرے اس چلنے کے جو آپ کی طرف سے ہے، آپ کو معلوم ہے کہ میں نخوت، تکبر، دکھاوے اور سنانے کے شوق میں اپنے گھر سے نہیں نکلا ہوں، میں تو اپنے گھر سے نکلا ہوں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری خوشنودی تلاش کرنے کے لیے اور تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو مجھے دوزخ سے اپنی رحمت کی پناہ میں لے لے اور میرے گناہوں کو معاف فرمادے کیوں کہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ تو حق تعالیٰ شانہ نظرِ رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے (یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے)۔ [ابنِ ماجہ، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلوۃ:778]

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل دعا پڑھنے پر دس گناہوں کی بخشش

23۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی ہیئت (حالت) پر بیٹھے ہوئے بولنے سے پہلے دس مرتبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں، اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی چلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہی چیز پر قادر ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو مٹاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں اور تمام دن وہ ہر قسم کی مکروہات سے حفاظت میں رہے گا اور شیطان سے پناہ میں رہے گا اور اس دن کوئی گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے۔

[ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم :3396]

اور امام نسائی نے الفاظ حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے "اور ہر کلمہ کے بدلے میں جو اس نے کہا ایک مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا"۔

امام نسائی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے۔ "جس شخص نے نماز عصر سے فارغ ہو کر ان کلمات کو پڑھا تو مذکورہ فضیلت رات بھر اس کو حاصل رہے گی"۔ [صحیح الترغیب والترھیب:472]

اور امام نسائی کے نزدیک ایک دوسری روایت میں اور امام ترمذی کے نزدیک عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اللہ رب العزت ان کلمات کی وجہ سے اس کے لیے ایسی دس نیکیاں لکھیں گے جو واجب کرنے والی ہیں یعنی جنت اور ثواب کو اور مٹا دیں گے اللہ رب العزت دس ایسے گناہوں کو جو اس کو تباہ کرنے کو کافی ہیں اور اس کے لیے دس مؤمن غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔

[ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم:3457]

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل دُعا پڑھنے پر مغفرت

24۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[کنز العمّال:3536]

صبح وشام یہ دعا پڑھنے پر مغفرت

25۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص صبح اور شام کے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلَائِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرما دے گا جو اس دن اس سے سرزد ہوئے، اور جو شام کے وقت اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے جو اس رات میں اس سے سرزد ہوئے۔

[طبرانی اوسط:7409]

صبح وشام درج ذیل کلمات کہنے پر مغفرت

26۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو مسلمان بندہ صبح اور شام کے وقت رَبِّیَ اللّٰہُ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

[الترغیب والترھیب للمنذری:990]

لیٹتے وقت کلماتِ ذیل پڑھنے پر مغفرت

27۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ایک روایت میں ہے وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے تو اس کے گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت کردی جائے گی، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [ابنِ حبّان، باب آداب النوم: 5528]

لیٹتے وقت یہ دُعائیں تین مرتبہ پڑھنے پر بخشش

28۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، خواہ درخت کے پتوں کے شمار کے موافق ہوں، خواہ تہہ در تہہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں، خواہ دنیا کے دنوں کے اعداد کے موافق ہوں۔

[ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وعلیٰ اله وسلم: 3396، باب ماجاء فی دعاء اذا اویٰ الیٰ فراشه: 3319]

نیند سے اُٹھتے ہی درجِ ذیل دُعا پڑھنے پر بخشش

29۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے بیدار ہوتے ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا

اَللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا اور پھر اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ کہا یا کوئی اور دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کی اس دعا کو قبول فرمائیں گے اور اگر اس کے بعد اس نے وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

[بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل من تعار من اللیل فصلّی: 1086]

رات کروٹ بدلتے وقت کلماتِ ذیل کہنے پر مغفرت

30۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص رات کو کروٹ لیتے وقت دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ

''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے باطل معبودوں کا انکار کر دیا''۔

پڑھے گا تو وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کبھی کسی گناہ تک اس کی رسائی نہ ہوگی۔ [طبرانی اوسط: 11071]

حدیث شریف میں مذکور دعائے مغفرت

31۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے علی! میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اگر ان کی بدولت تم دعا مانگو پھر تم پر صیر (ایک مقام کا نام ہے) کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرما دیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! (ضرور سکھایئے) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ کلمات کہتے رہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرْلِیْ۔ [الدعاء للطبرانی:1022]

تین مرتبہ یہ دعا پڑھنے پر مغفرت

32۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: ہائے میرے گناہ!! ہائے میرے گناہ!! اس نے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے اس سے فرمایا کہو:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

"اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بھی زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت کا میں اپنے عمل سے زیادہ امیدوار ہوں (تو مجھے معاف فرمادے اور مجھ پر رحم فرما)

اس شخص نے یہ کلمات کہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم پھر کہو، اس نے پھر کہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کہو، اس نے تیسری مرتبہ پھر یہ کلمات کہے تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم اُٹھ جا! اللہ نے تیری مغفرت فرمادی۔ [شعب الایمان للبیہقی:6861]

رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنے پر مغفرت

33۔ بندہ عرض کرتا ہے:

یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ قَدْ اَذْنَبْتُ " اے میرے رب! مجھے معاف کردے تحقیق کہ میں گناہ کر بیٹھا" فرشتے عرض کرتے ہیں: اے باری تعالیٰ! یہ اس (مغفرت) کا اہل نہیں ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں "لیکن میں تو اس بات کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں۔ [کنز العمّال:2097]

34۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اعرابی (دیہاتی)! جب تو نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ تو نے سچ کہا، اور جب تو نے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو نے سچ کہا، اور جب تو نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو نے سچ کہا، اور جب تو نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ " اے اللہ! مجھے معاف فرما" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں نے معاف کردیا، اور جب تو کہتا ہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ " اے اللہ! مجھ پر رحم فرما" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ میں نے تجھ پر رحم کردیا، اور جب تو کہتا ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ " اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں نے تجھے رزق دے دیا۔ [شعب الایمان للبیھقی: 639]

ہر نماز سے پہلے دس مرتبہ استغفار کرنے پر مغفرت

35۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے امِ رافع! جب تم نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ اور دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ کہہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے اور جب تم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ بھی میرے لیے ہے اور جب تم نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ کہا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری مغفرت کردی۔

(دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ کہنے پر جواب میں دس بار ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے مغفرت کردی)۔ [کنز العمّال: 20113]

کھانے کے بعد اور کپڑا پہنتے وقت درجِ ذیل دعا پڑھنے پر مغفرت

36۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ " (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا) تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [ابو داؤد، کتاب اللباس، باب یقول اذا لبس ثوبا جدیدا:3505]

حدیث شریف میں مذکور دُعائے مغفرت

37۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ رب العزت بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

(ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو میری مغفرت فرما دے کیوں کہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کر سکتا ہے)

اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:

میرے بندے نے جان لیا کہ اس کا ایک رب ہے جو مغفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے۔
[مستدکِ حاکم: 2482]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دُعا کی برکت سے ظالم کی مغفرت

38۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عرفہ (9 ذی الحجہ) کی شام کو میدانِ عرفات میں اپنی امت کی مغفرت کی دعا مانگی جو قبول کرلی گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب کی مغفرت کردی گئی مگر ظالم کو معاف نہیں کروں گا اور مظلوموں کے لیے ظالم سے بدلہ لوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عرض کیا:
اے میرے رب! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت دے کر راضی کرلیں اور ظالم کی مغفرت فرمادیں۔

عرفہ کی شام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ دعا قبول نہ ہوئی، مزدلفہ کی صبح کو پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس دعا کو دہرایا۔ چناں چہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ دعا بھی قبول ہوگئی۔ عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہنس پڑے یا مسکرادیئے۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کیا:
”ہمارے ماں باپ آپ پر قربان اس قسم کے اوقات میں آپ ہنستے نہیں پھر کون سی بات آپ کو ہنسی پر اُبھار رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہنستا رکھے، جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی اور (ظالمین کو شامل کرتے ہوئے) میری اُمت کی مغفرت فرمادی تو وہ آہ و بکا اور واویلا سے چلانے

لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا، تو اس کی بے صبری کو دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔
[ابنِ ماجه،باب الدعاء بعرفة:3004]

گناہ پر شرمندگی کا اظہار کرنے پر مغفرت

39۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ [شعب الایمان للبیهقی: 6774]

مجاہد کی فضیلت اور آپ ﷺ کی تمنائے شہادت

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذمہ دار ہے جو اس کے راستہ میں نکلے اور فرماتا ہے کہ اس کو میری راہ میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا کسی چیز نے نہ نکالا ہو تو میں اس کا ضامن ہوں کہ اس کو جنت میں داخل کروں (یعنی اگر وہ شہید ہو) یا اس کو ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ گھر پہنچادوں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو زخم اللہ کے راستہ میں لگے گا تو قیامت کے دن اسی صورت میں آئے گا گویا آج لگا ہے (یعنی خون ٹپکتا ہوا) اور رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور مجھے اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے مسلمانوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کو بھیج کر بیٹھ نہ جاتا لیکن میں اپنے میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کی سواری کا انتظام کروں اور نہ ان میں اتنی گنجائش ہے (کہ وہ خود ہی انتظام کرلیں) اور میں چلا جاؤں اور وہ رہ جائیں، یہ بھی ان کے لئے مشکل ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری تو یہی خواہش ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر جنگ کروں پھر قتل کیا جاؤں۔ [مسلم ، کتاب الامارة :1876]

علم کا باب

عالم باعمل بننے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

”اے علماء کی جماعت! میں نے تمہارے سینوں میں علم اس لیے نہیں رکھا تھا کہ میں تمہیں عذاب دوں، جاؤ! میں نے تمہیں معاف کیا“۔[طبرانی اوسط: 4264]

علمِ دین کے طالب کی مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو علم کی طلب میں لگ گیا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

[ترمذی، باب فی فضل طلب العلم: 2648]

علم کی طلب میں نکلنے والے کی مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس بندے نے جوتا پہنا یا چرمی موزہ پہنا یا کوئی لباس پہنا تا کہ علم کی طلب میں صبح کو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گھر کی دہلیز پر پہنچے۔ [طبرانی اوسط: 5722]

طالبِ علم کے لیے مخلوق کی دعائے مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے

لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیں گے اور اس کے اس عمل سے خوش ہو کر فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو رکھ دیتے ہیں (یعنی پرواز روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں) اور عالم کے لیے آسمانوں کی تمام مخلوق اور زمین کی تمام مخلوق حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی فضیلت باقی ستاروں پر ہے اور تحقیق علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درھم کا وارث کسی کو نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت بڑی خیر حاصل کر لی۔ [ابو داؤد، باب الحث علیٰ طلب العلم : 3643، ترمذی، باب فضل الفقه علیٰ العبادۃ 2682]

اسی کے مثل حدیث میں ہے "علماء اور علم کے طلباء کے لیے ہر تر اور خشک چیز دعائے مغفرت کرتی ہے، سمندر کی مچھلیاں اور زہریلے جانور، جنگل کے درندے اور چوپائے۔
[جامع بیان العلم وفضله، باب جامع فی فضل العلم 116/1]

بچے کو ناظرہ قرآن پڑھانے پر مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن پڑھایا (تو) اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔ [طبرانی اوسط:1935]

توبہ کرنے میں جلدی کیجئے

اے مؤمنو! سب اللہ کے حضور توبہ کرو تا کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ۔ [النور:31]

اے لوگو! بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو، میں روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں۔ [مسلم]

جہاد کا باب

نزع کے عالم میں صبر کرنے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے (نزع وغیرہ سے جو دُکھ اس کو پہنچتے ہیں اس کی وجہ سے)۔ [شعب الایمان للبیھقی:9537]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کی مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: میرا جو بھی بندہ میرے راستے میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے، محض میری رضامندی حاصل کرنے کے لیے تو میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اجر وغنیمت کے ساتھ اس کو واپس لوٹاؤں اور اگر اس کی روح کو قبض کرلوں تو اس کی مغفرت کروں، اس پر رحم کروں اور اس کو جنت میں داخل کروں۔
[السنن الکبریٰ للنسائی:4334]

شہید کے خون کا قطرہ گرتے ہی بخشش مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور دو حوروں سے اس کا نکاح کردیا جاتا ہے اور اس کے گھرانے میں سے ستر (70) افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور سرحد کا نگہبان جب اپنی چوکی میں مرجائے تو قیامت تک اس کا اجر وثواب جاری رہے گا اور صبح وشام اس کو رزق دیا

جائے گا اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ ٹھہر جا اور سفارش کر یہاں تک کہ حساب و کتاب سے فراغت ہو۔ [طبرانی کبیر: 634]

راہِ خدا میں موت آنے پر مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو جانا تمام گناہوں یا ہر چیز کا کفارہ بن جائے گا سوائے امانت کے اور امانت نماز میں ہے اور امانت روزہ میں ہے اور امانت بات میں ہے اور سب سے زیادہ تیرے لائق اہتمام بطورِ امانت رکھی ہوئی اشیاء ہیں۔

[طبرانی کبیر: 10374]

تمنائے شہادت پر بھی شہادت کا ثواب

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دُعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مرتبوں پر پہنچا دے گا اگرچہ اسے موت اپنے بستر پر آئے۔

[مسلم، کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشھادۃ]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جانے کی سچی آرزو کرنے والا بھی محروم نہیں رہتا اللہ تعالیٰ اسے بھی شہادت کے بلند مقام و مرتبہ سے نواز دیتا ہے۔

جنازہ کا باب

میت کو غسل دینے اور اس کے عیب چھپانے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لیے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اَجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لیے قیامت تک مکان دینے کا اُجر ملتا۔ [طبرانی کبیر: 924]

میت کو غسل اور کفن دینے کا اجر و ثواب

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ [مستدرکِ حاکم: 1254]

مرنے والے کی تعریف کرنے پر اس کی مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب لوگ کسی کی نماز جنازہ پڑھ لیں اور میت کے بارے میں خیر کے کلمے کہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:

ان کی گواہی کو ان کے علم کے مطابق نافذ کیا اور جو یہ نہیں جانتے اس کی بھی

مغفرت کرتا ہوں۔ [کنز العمّال: 42283]

دو پڑوسیوں کی گواہی دینے پر میّت کی مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کہ جب بندہ مومن انتقال کر جائے اور اس کے دو پڑوسی یہ کہہ دیں کہ یہ شخص بڑا اچھا تھا اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے حالاں کہ وہ علم الٰہی میں اس کے برعکس تھا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں: حالاں کہ میرے بندے کے بارے میں میرے بندوں کی گواہی قبول کرلو، میرے علم کے مطابق یہ جیسا بھی تھا اس سے درگزر کرو۔ [کنز العمّال: 42742]

تین پڑوسیوں کی گواہی پر مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب کسی مسلمان بندے کی موت واقع ہوتی ہے اور اس کے بالکل نزدیک پڑوس کے تین گھرانے (اس کے بارے میں) بھلائی کی گواہی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندوں کی گواہی کو ان کے علم کے مطابق قبول کرلیا اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو معاف کردیا۔ [مسندِ احمد: 8629]

جمعہ کے دن والدین کی قبر کی زیارت کرنے پر مغفرت

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اس کو فرماں بردار لکھا جائے گا۔ [طبرانی صغیر: 955]

نمازِ جنازہ میں 100 آدمیوں کی شرکت سے مغفرت

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس میت کی سو(100) آدمی نمازِ جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس میت کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ [طبرانی کبیر: 505]

نمازِ جنازہ میں تین صفیں ہونے پر بخشش

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کی نمازِ جنازہ میں مسلمانوں کی تین صفیں ہوں تو اس کے لیے مغفرت یا جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور حضرت مالک رضی اللہ عنہ جب کسی جنازہ میں شریک ہوتے تو اس حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے تین صفیں بناتے۔

[ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصفوف علیٰ الجنازۃ 2753]

مرنے والے کے لیے استغفار کرنے پر میت کی مغفرت

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی نیک مرد کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجہ اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے لیے تیری فلاں اولاد کی دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔ [مسندِ احمد: 10202]

مؤمنین کے لیے دُعائے مغفرت کرنے پر ہر مؤمن کے بدلے ایک نیکی

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی شخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

[مسندالشامیین للطبرانی: 2109]

جنازہ کے پیچھے چلنے پر مغفرت

11۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بندہ مؤمن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلی جزا جو دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے پیچھے چلنے والے تمام افراد کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

[مسندِ بزّار: 4796]

وصیت کرنے سے مغفرت

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا:

جس نے وصیت کی حالت میں انتقال کیا (یعنی اس حالت میں جس کا انتقال ہوا کہ اپنی مالیت اور معاملات وغیرہ کے بارے میں جو وصیت اس کو کرنا چاہیے تھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی) تو اس کا انتقال ٹھیک راستہ پر اور شریعت پر چلتے ہوئے ہوا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت والی موت ہوئی اور اس کی مغفرت ہوگی۔

[ابنِ ماجه، كتاب الوصايا، باب الحث على الوصية: 2692]

قبر کے دبانے سے مغفرت

13۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قبر میں دبایا جانا مؤمن کے لیے کفارہ ہے ہر اس گناہ کا جو اس کے ذمّے باقی تھا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی تھی۔ [کنز العمّال: 42520]

توبہ واستغفار کاباب

راہِ خدا میں سر درد پر صبر کرے تو مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کا ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے راستے میں جس شخص کے سر میں درد ہوا اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس کے اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ [طبرانی کبیر:53]

بیماری کی حالت میں 40 مرتبہ آیتِ کریمہ پڑھنے پر مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کا ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعے سے دُعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟

یہ وہ دُعا ہے جس کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیروں میں پکارا تھا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْـحٰـنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (ترجمہ: آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ تمام عیوب سے پاک ہیں بے شک میں ہی قصور وار ہوں) (تین اندھیروں سے مراد رات، سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں)۔

ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم! کیا یہ دُعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لیے؟

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا؟

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

''ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں''۔ [سورۃ الانبیاء:88]

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اُسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کیے جائیں گے۔ [مستدرکِ حاکم:1819]

بیماری پر صبر کرے تو مغفرت

3۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

جب میں اپنے مؤمن بندے کو (کسی مرض وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرتا ہے اور میرے ابتلاء وآزمائش پر صبر کرتا ہے تو وہ اپنے بستر سے گناہوں سے یوں پاک ہو کر اُٹھتا ہے کہ جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا۔ اور رب تعالیٰ جل شانہ (کراماً کاتبین سے) ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے اس بندے کو بیماری میں مقید کیا اور اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیا، لہٰذا جو اجر وثواب ایامِ صحت کے دوران لکھا کرتے تھے اس کو لکھتے رہو۔ [مسندِ احمد:16496]

بیمار آدمی بیماری پر راضی رہے تو مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتوں کو یہ کہہ کر بھیجتے ہیں کہ اس کو ذرا دیکھو اپنی عیادت کو آنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ پھر اگر وہ بیمار بندہ مزاج پرسی

کے لیے آنے والوں کے سامنے اپنی اس حالت پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو فرشتے اس کے اس قول کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، پھر فرشتوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو اگر موت دے دی تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر شفا دے دی تو پہلے گوشت سے اچھا گوشت، پہلے خون سے اچھا خون اس کو دوں گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردوں گا۔

[مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی اجر المریض:1475]

بیماری سے گناہوں کی مغفرت

5۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مریض کا درد سے کراہنا تسبیح ہے اور درد سے چیخنا تہلیل ہے اور سانس لینا صدقہ ہے، بستر پر لیٹنا عبادت ہے، ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف کروٹ لینا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دشمن سے قتال کررہا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ صحت کی حالت میں وہ جو اچھے عمل کیا کرتا تھا ان کو نامۂ اعمال میں لکھو۔ جب وہ صحت یاب ہو کر بستر سے اُٹھ کر چلتا ہے تو اس طرح ہو جاتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن (گناہوں سے پاک وصاف) تھا۔ [تاریخ بغداد للخطیب البغدادی: 227/1]

بینائی چلی جانے پر صبر کیا تو مغفرت

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بندے کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے لگے، شرک کے بعد بندہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ اس کی بینائی جاتی

رہے اور جس کی بنیائی چلی جائے پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ [مسندِ بزّار، مسندِ بریدہ بن الحصب رضی اللہ عنہ: 4388]

ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہنے پر مغفرت

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی ایک رات بیمار رہا پھر اس پر صبر کیے رہا اور اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہیں رہیں گے۔ [کنز العمّال: 6679]

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ تین دن بیمار رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی گناہ ذمّے میں باقی نہیں رہے گا۔ [طبرانی اوسط: 520]

9۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ [طبرانی: 4273]

بدن کی تکلیف یا درد پر صبر کیا تو مغفرت

10۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف لے گئے پھر اس کو حرکت دی یہاں تک کہ اس سے پتے گرنے لگے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے گر گئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میرے اس درخت کو حرکت دینے سے پتے اتنی جلدی نہیں گرے جتنی جلدی مصیبتیں اور مختلف قسم کے درد ابنِ آدم کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں۔ [مسندِ ابی یعلیٰ: 4186]

11۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے جسم مبارک کو ہاتھ لگا کر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم! آپ کو تو بڑا شدید بخار ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم ہاں! مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس بنا پر ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو دوہرا اَجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں کسی بھی مسلمان کو تکلیف پہنچے مرض کی ہو یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔

[بخاری، کتاب المرضیٰ، باب وضع الید علی المریض: 5228]

نیند نہ آنے پر صبر کیا تو مغفرت

12۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی عیادت فرمائی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم اس پر جُھک پڑے تو انصاری نے کہا: اے اللہ کے نبی! سات راتوں سے مجھے نیند نہیں آئی اور نہ کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا:

اے میرے بھائی! صبر کر، اے میرے بھائی! صبر کر، یہاں تک کہ تو اپنے گناہوں سے نکل جائے جیسا کہ تو ان گناہوں میں داخل ہوا، نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا: بیماریوں کے اوقات خطاؤں کے اوقات کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ [شعب الایمان للبیہقی: 9573]

مسافر خراب طبیعت پر صبر کرے تو مغفرت

13۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسافر آدمی جب بیمار ہو جائے تو اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھنے لگے اور کوئی بھی اس کی جان پہچان کا آدمی نظر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ [کنز العمّال: 6689]

بخار ہونے پر گناہوں سے مغفرت

14۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت اُمِّ سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا:
کیا بات ہے تم کپکپا رہی ہو؟ وہ عرض کرنے لگیں کہ بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے۔
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار کو بُرا مت کہو کیوں کہ یہ ابنِ آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔
[مسلم، کتاب البرّ والصلۃ والاداب، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض: 4672]

ایک رات کے بخار سے سال بھر کے گناہوں کی مغفرت

15۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بخار ہر مومن کا آگ سے حصہ ہے۔ یعنی دوزخ سے اور ایک رات کا بخار ایک پورے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ [مسندِ شہاب القضاعی: 62]

سر درد میں صبر کرنے پر مغفرت

16۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان بندے پر دردِ سر اور نقاہت کا دور چلتا ہے اور اس پر خطائیں احد پہاڑ سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ یہ بیمار کو اس حال میں چھوڑتی ہیں کہ اس پر رائی کے دانہ کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔ [مسندِ احمد، مسندِ ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ: 21736]

معمولی بیماری پر گناہ معاف

17۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کبھی بھی کسی مسلمان کی رَگ نہیں پھڑکی مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک درجہ اللہ تعالیٰ اس کا بلند فرما دیتے ہیں۔ [طبرانی: 2555]

بیمار آدمی کی دعا مقبول اور گناہ معاف

18۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیماروں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لیے دعا کی درخواست کیا کرو، کیوں کہ مریض کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف۔ [طبرانی: 6205]

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کیوں کہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح قبول ہوتی ہے۔

[ابنِ ماجہ، باب ماجاء فی عیادۃ المریض: 1431]

بیمار کی عیادت پر گناہوں کی بخشش

19۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے چلتے

ہیں جو صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں جو شام تک اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ [ابو داؤد، باب فضل العیادۃ علیٰ وضوء:2694]

پریشان کن حالات میں صبر کرنے پر مغفرت

20۔ بلا ہر روز پوچھتی ہے کہ آج کس طرف رُخ کروں؟

اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں: میرے محبوب اور مطیع فرماں بردار بندوں کی طرف، تیری وجہ سے لوگوں میں سے سب سے بہترین کو جانچتا ہوں اور ان کے صبر کا امتحان لیتا ہوں اور ان کے گناہوں کو زائل کرتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے ان کے درجات بلند کرتا ہوں۔ فراخی اور خوش حالی بھی روزانہ اللہ سے پوچھتی ہے کہ آج کدھر کا رُخ کروں؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے دشمنوں اور میرے نافرمانوں کی طرف، تیرے ذریعے ان کی سرکشی بڑھانا چاہتا ہوں اور ان کے گناہوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی فوری گرفت کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی غفلت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔ [کنز العمّال:6850]

کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ ”تیری بخشش ہرگز نہیں ہوگی“

21۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو میرے بارے میں قسمیہ کہتا ہے کہ میں فلاں کی

مغفرت نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں (گناہ گار) کی مغفرت کردی اور تیرے اعمال برباد کردیے۔ [مسلم، کتاب البرّ والصلة، باب النهی عن تقنیط الانسان من الرحمة اللّٰه تعالیٰ: 2621]

تین چیزوں کو چھپانے پر مغفرت

22۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں:

(1) صدقہ کو چُھپا کر دینا۔ (2) مصیبت کو چھپانا۔ (3) ہر قابل شکایت بات کو چھپانا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: جب میں اپنے کسی بندہ کو آزمائش میں مبتلا کروں پھر وہ صبر کرے اور اپنی عیادت کے لیے آنے والوں سے شکایت نہ کرے پھر میں اس کو تندرست کردوں تو اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون بدلے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر اس کو چھوڑ دوں (یعنی مرض ہی کی حالت میں زندہ رکھا) تو اس حال میں چھوڑتا ہوں کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے اور اگر اس کی روح قبض کروں تو اس حال میں قبض کروں گا کہ میں اپنی رحمت میں اس کا ٹھکانہ دوں گا۔ [کنز العمّال: 43227]

کسی کی تکلیف دِہ بات پر صبر کیا تو مغفرت

23۔ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک اور آدمی آیا اور اس کی گردن کو اس نے (بے خیالی میں) روند دیا جو سجدہ میں پڑا ہوا تھا اس نے کہا اللہ تعالیٰ کبھی بھی تیری مغفرت نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میرے بندہ کے بارے میں قسم اٹھا کر وہ کہتا ہے کہ میں اس کی مغفرت نہیں

کروں گا تحقیق میں نے اس کی مغفرت کر دی۔ [طبرانی کبیر: 9941]

آزمائش میں صبر کرنے والے کی مغفرت

24۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مؤمن بندہ اور مؤمن عورت کی جان میں اس کی اولاد اور مال میں آزمائش آتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے اور اس پر کوئی گناہ بھی نہیں ہوتا۔

[ترمذی، باب الصبر علی البلاء: 2323]

25۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قریب قریب رہو اور سیدھے سیدھے رہو، ہر ناگوار بات پر جو مسلمان کو پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے حتیٰ کہ کوئی مصیبت جو اس کو پہنچے اور کانٹا جو اس کو چبھے۔

[مسلم، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض: 4761]

تین نابالغ بچے فوت ہونے پر صبر کیا تو والدین کی مغفرت

26۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو دو مسلمان میاں، بیوی ہوں اور ان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرما دیتے ہیں ان کی بخشش کا سبب وہ فضل اور رحمت ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ان کے بچوں پر ہے۔ [نسائی، باب من یتوفیٰ له ثلاثة اولاد: 1851]

27۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں جو بھی آزمائش اور ابتلاء کسی بندہ پر آتی ہے تو وہ کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ کریم ہے اور معاف فرمانے کے لحاظ سے بہت عظیم ہے کہ اس گناہ کے بارے میں بندے سے قیامت کے دن سوال کرے گا (یعنی یہ مصیبت ان

گناہوں کا کفارہ بن گئی جو اس سے سرزد ہوئے)۔ [کنز العمّال:6806]

مصائب میں صبر کا دامن نہ چھوڑنے والے کی مغفرت

28۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم! تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام، کی اس کے بعد درجہ بہ درجہ جو افضل ہو، آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے، اگر اس کی دینی حالت پختہ ہوتو آزمائش بھی سخت ہوگی، اگر دین کمزور ہے تو اس کے دین کے موافق اللہ تعالیٰ اس کو آزمائے گا، مسلسل بندہ پر مصائب آتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس حال میں زمین پر چلتا پھرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

[ترمذی، باب فی الصبر علی البلاء:2322]

29۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان کو کوئی تھکن، مشقت، فکر و رنج، اذیت اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا ہی لگ جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف فرمادیں گے۔

[بخاری، باب ماجاء فی کفارۃ المرض:5210]

30۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم سے ایک مسلمان نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول! ہمیں بتائیے کہ یہ امراض جو ہم کو پہنچتے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں کیا اَجر ملے گا؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ گناہوں کا کفارہ ہیں، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (وہ مجلس میں حاضر تھے) اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم! خواہ وہ بیماری

تھوڑی سی ہی ہو؟

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٖہ وسلم نے فرمایا: خواہ وہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو یا اس سے کوئی بڑی چیز۔ [مسندِ احمد: 10754]

31۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٖہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بیماریاں دے کر آزماتے ہیں حتیٰ کہ ان بیماریوں کی وجہ سے اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ [مستدرکِ حاکم: 1286]

32۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٖہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ربِّ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! جس بندے کی مغفرت کرنا چاہتا ہوں اس کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جب تک اس کی خطاؤں کو جو اس کی گردن میں ہیں بدن کو بیمار کر کے اور اس کے رزق میں کمی کر کے پورا نہ کروں۔

[مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض و ثواب المرض: 1585]

33۔ حضرت امّ العلاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٖہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جب کہ میں بیمار تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٖہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امّ العلاء! تمہیں بشارت ہو کیوں کہ مسلمان کا مرض اس کی خطاؤں کو ایسے لے جاتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کی کھوٹ کو دور کر دیتا ہے۔ [ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب عیادۃ النساء: 2688]

حلال کمائی میں تھکن ومشقت اُٹھانے پر مغفرت

34۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٖہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اس حالت میں شام کی کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی وجہ سے تھکا ہوا تھا تو اس نے اس حالت میں شام کی کہ اس کی مغفرت ہو چکی۔ [طبرانی اوسط: 7733]

رنج وغم اور فکرِ معاش کی بدولت مغفرت

35۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندے کے گناہ بہت ہو جائیں اور اس کا کوئی عمل ایسا نہ ہو جو ان گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس غم کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں۔ [مسندِ احمد: 24077]

36۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں کہ نہ تو نماز اور وضو اِن کا کفارہ بن سکتے ہیں اور نہ حج اور عمرہ بلکہ معاش کی طلب میں لگ کر پیش آنے والے تفکرات ہی ان کا کفارہ بنتے ہیں۔ [تاریخِ دمشق لابنِ عساکر: 6737]

مال دار کو مہلت دینے، غریب کا قرضہ معاف کرنے پر مغفرت

37۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال عطا فرما رکھا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا دنیا میں تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا (جس کو تیری جناب میں پیش کر سکوں) البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تو نے مجھے مال عطا فرمایا تھا، میں لوگوں سے تجارت کیا کرتا تھا اور یہ میری خصلت تھی کہ مال دار کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: (یہ کریمانہ رویہ) میرے لیے زیادہ سزاوار ہے

اور میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں کہ معافی اور درگزر کا معاملہ کروں چناں چہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے اس بندے سے درگزر کرو۔

[مستدرکِ حاکم: 3197]

آپس میں ناراضگی دور کرنے پر مغفرت

38۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پیر اور جمعرات میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے دو آدمیوں کے جنہوں نے آپس میں بولنا چھوڑ رکھا ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

[ابنِ ماجه، کتاب الصیام، باب صیام یوم الاثنین والخمیس: 1730]

تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا تو مغفرت

39۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کسی مسلمان کو اپنے جسم میں کوئی تکلیف کسی آدمی کی طرف سے پہنچے پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دے گا اور ایک خطاء اس کی معاف فرما دے گا۔ [السنن الکبریٰ للبیهقی: 16055]

زخمی کرنے والے کو اللہ کے لیے معاف کر دے تو مغفرت

40۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے جسم میں کوئی زخم کر دیا جائے پھر یہ زخمی زخم لگانے والے کو معاف کر دے تو بہ قدرِ معافی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ [مسندِ احمد: 21643]

41۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے بدن کو کسی آلہ کے ذریعہ سے زخمی کیا گیا پھر اس زخمی نے زخمی کرنے والے کو

اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دیا تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔
[کنز العمّال:6697]

نابینا کو گھر تک پہنچانے پر مغفرت

42۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو نابینا آدمی کو لے کر چلا یہاں تک کہ اس کے گھر تک پہنچا دیا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور چار کبائر بھی دوزخ کو واجب کر دیتے ہیں۔ [طبرانی کبیر:12768]

حسنِ سلوک پر مغفرت

43۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
خوش خلقی گناہوں کو ایسے پگھلا دیتی ہے جیسے سورج برف کو پگھلا دیتا ہے۔
[شعب الایمان للبیہقی:7804]

دوسری روایت میں یوں ہے کہ خوش خلقی خطاؤں کو یوں پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عمل کو یوں بگاڑتی ہے جس طرح کہ سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ [طبرانی کبیر:10626]

لوگوں پر رحم کرنے اور معاف کرنے پر مغفرت

44۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا، بخش دیا کرو تم کو بھی بخش دیا جائے گا، خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو قیف کی طرح (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی گئی اور قیف وہ آلہ ہے جس میں

سے تیل یا شربت یا عرق گزر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ضد کرنے والوں کے لیے جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں حالاں کہ ان کو علم ہے۔ [مسندِ احمد:6255]

مسلمانوں کے باہم مصافحہ کرنے پر مغفرت

45۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو مسلمان جب آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے اور یہ تمام عمل اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت کردی جائے گی۔ [طبرانی اوسط:7845]

جھگڑا ختم کرنے میں پہل کرنے پر مغفرت

46۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے، اگر وہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رہیں تو وہ دونوں حق سے تجاوز کرنے والے ہیں جب تک کہ وہ دونوں اپنی لڑائی پر قائم رہیں اور ان دونوں میں سے پہلے صلح کی طرف رجوع کرنے والے کے لیے صلح کی طرف سبقت اور اپیل اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور اگر وہ دونوں اپنی لڑائی کو باقی رکھتے ہوئے مرگئے تو جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ [الادب المفرد للبخاری: 402]

مہمان کا اعزاز واکرام کرنے پر مغفرت

47۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب کبھی بھی کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے جائے اور میزبان مہمان کا اکرام کرنے کی غرض سے مہمان کو تکیہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس (میزبان) کی مغفرت فرمادیں گے۔ [طبرانی صغیر:762]

سوار ہونے میں مدد دینے پر مغفرت

48۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے مسلمان بھائی (کے سوار ہوتے وقت اس) کی رکاب کو تھامانہ اس سے کوئی توقع رکھتا ہو نہ کوئی ڈر (بلکہ محض اخلاق کی وجہ سے ایسا کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ [طبرانی کبیر:10530]

مسلمان بھائی کو خوش کرنے پر مغفرت

49۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو خوش کردے۔ [طبرانی کبیر:2665]

صلح کرانے پر مغفرت

50۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو درست فرمادیں گے اور ہر کلمہ کے بدلے جو دوران گفتگو اس نے بولا ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے اور (اپنے گھر) اس حال میں لوٹے گا کہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہو گی۔ [الترغیب:1666]

راستہ سے خاردار ٹہنی ہٹانے پر مغفرت

51۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اس شخص کی مغفرت کردی جائے گی جو لوگوں کے راستہ سے خاردار ٹہنی کو ہٹا دے اور اس کی یہ مغفرت گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی ہوگی۔
[ابنِ حبان، کتاب البرّ والاحسان، فصل من البرّ والاحسان: 540]

اہل خانہ اور پڑوسیوں کی حق تلفی کا کفارہ

52۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
آدمی اگر اپنے اہل وعیال اور مال وجان اور اولاد و پڑوسی کے بارے میں کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو روزہ، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جائیں گے۔
[بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ کفّارۃ: 525]

سلام اور نرم گفتگو کرنے پر گناہوں سے بخشش

53۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کو پھیلانا اور کلام کو نرمی اور خوبی سے پیش کرنا بھی شامل ہے۔
[طبرانی کبیر: 17920]

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہنے پر مغفرت

54۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
اے ابن آدم! تین باتیں ہیں، ایک میرے لیے اور ایک تیرے لیے اور ایک تیرے اور میرے درمیان مشترک، بہر حال جو میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری اس طرح

عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرا اور جو تیرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو جو بھی عمل کرے گا (بھلا یا بُرا) میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا۔ پھر اگر میں تجھے معاف کر دوں تو میں غفورٌ رحیم ہوں اور وہ بات جو تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا اور سوال کی ذمہ داری تیری اور عطا اور قبولیت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

[طبرانی کبیر:6014]

نامۂ اعمال کے اوّل و آخر میں نیکی ہونے پر مغفرت

55۔ کراماً کاتبین جب اپنا نوشتہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نامۂ اعمال کے شروع اور آخر میں ملاحظہ فرماتا ہے کہ خیر لکھی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: تم گواہ رہو کہ میرے بندہ کے نامۂ اعمال کے درمیان جو کچھ ہے اس کو میں نے معاف کر دیا۔ [مسندِ ابی یعلیٰ 2712]

نامۂ اعمال کے اوّل و آخر میں استغفار ہونے پر مغفرت

56۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (کسی بندے کے) اعمال پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کر دیے جو اس کے نامۂ اعمال کے اول و آخر کے درمیان لکھے ہوئے ہیں۔ [مسندِ بزّار:6696]

ندامت کے ساتھ گناہ کا اقرار اور توبہ کرنے پر مغفرت

57۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے: اے میرے رب! میں تو گناہ

کر بیٹھا اب تو مجھے معاف فرمادے، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی سکتا ہے؟ (سن لو!) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گناہ سے رُکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہو کر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف کردے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو!) میں نے اپنے بندہ کی مغفرت کردی، پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گناہ سے رُکا رہتا ہے، اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہو کر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے۔ اور اس پکڑ بھی سکتا ہے؟ (سن لو!) میں نے اپنے بندے کی تیسری مرتبہ بھی مغفرت کردی بندہ جو چاہے کرے۔ [کنز العمّال: 20172]

آسمان کی بلندیوں کو چھوتے گناہ استغفار کرنے پر معاف

58۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: اے آدم کے بیٹے! بے شک تو جب تک مجھ سے مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) اُمید رکھتا رہے گا تو میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا، چاہے تیرے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پروانہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گناہ گار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے، آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھے

بخشش دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ [ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم،باب فی فضل التوبۃ والاستغفار:3463]

59۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہو جائیں جن سے آسمان وزمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ تعالیٰ ضرور معاف فرما دے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم) کی جان ہے! اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو گناہ اور خطائیں کریں گے پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت فرما دیں گے۔ [مسندِابی یعلیٰ:4116]

شرک کے علاوہ گناہوں سے زمین بھر گئی ہو پھر معافی مانگی تو مغفرت

60۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے (مغفرت کی) اُمید رکھے گا تو میں تجھے معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔

میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کروں گا۔

[مسندِاحمد، کتاب مسند الانصار:20405]

مغفرت الٰہی پر کامل یقین رکھنے پر مغفرت

61۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے یہ یقین کرلیا کہ میں گناہوں کی مغفرت پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کردوں گا، مجھے کوئی پروانہیں جب تک کہ وہ میرے ساتھ شرک نہ کرے۔

[طبرانی کبیر:11450]

استغفار کرتے رہنے سے مغفرت

62۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: معاف کرنے کے لحاظ سے میں بہت ہی کریم ہوں اور بہت ہی عظیم ہوں کہ مسلمان بندے کی دنیا میں ستاری کی پھر عیب پوشی کے بعد اس کو رسوا کروں؟ جب تک کہ بندہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں بھی اس کو معاف کرتا رہتا ہوں۔ [کنز العمّال:10215]

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندہ سے محبت و مغفرت

63۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ میرے بندو! ظلم کو میں نے اپنے اوپر حرام کرلیا اور تم پر بھی میرے لیے ظلم کو حرام قرار دے دیا ہے پس تم آپس میں ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گم راہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم تمام کے تمام بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ تم مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں کپڑا پہناؤں، پس

تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہوں لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تم کو بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے ضرر دے سکو اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع دے سکو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، تمہارے انسان اور جنات تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی جیسے ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمہارے انسان اور جنات تم میں سب سے زیادہ عاجز آدمی کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق دے دوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی کو ڈبونے سے اس کی نوک پر جو پانی لگ جانے سے کمی واقع ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ ہیں تمہارے اعمال جن کو میں شمار کر رہا ہوں پھر ان کی میں پوری پوری جزا دوں گا تو جو بھلائی پائے اسے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے، اور جو اس کے علاوہ پائے (یعنی شر پائے) پس وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

[مسلم، کتاب البرّ والصلة والاحسان، باب تحریم الظلم: 4674]

توبہ کرنے پر مغفرت

64۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے (اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس کو کرے نہیں تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر کرے تو ایک گناہ لکھ دو پھر اگر وہ توبہ کرے تو اس سے گناہ کو مٹا دو اور جب میرے بندہ نے کسی نیکی کا صرف ارادہ کیا پھر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اس نیکی پر عمل کرے تو اس کے لیے اس جیسی دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھو۔

[صحیح ابنِ حبان، کتاب البرّ والاحسان، باب ماجاء فی الطاعات وثوابھا: 382]

65۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ رب العزت کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں اور اس کے اعضاء اور جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں حتیٰ کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ رب العزت کی جناب میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔ [کنز العمال: 10179]

66۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ شانہ رات کے وقت اپنا دست کرم کشادہ فرماتے ہیں تا کہ دن کا گناہ گار توبہ کرے اور دن میں دست کرم پھیلاتے ہیں تا کہ رات کا گناہ گار توبہ کرے اور ہر شب و روز یہی عنایت رہتی ہے یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نکل آئے۔

[مسلم، کتاب التوبۃ: 2759]

67۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک کہ اسے " غرغرہ " لاحق نہ ہو۔ (جونزع میں" غـرغـرہ" کی آواز ظاہر کرتا ہے کہ دارالعمل (دنیا) کے ختم اور عالم غیب (آخرت) کے سامنے آجانے کا وقت ہے لہٰذا اس وقت کا توبہ کرنا یا ایمان لانا معتبر نہیں)۔ [ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰلہٖ وسلم، باب فی فضل التوبة والاستغفار: 3460]

استغفار کرتے رہنے پر مغفرت

68۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس نے اپنے رب سے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم! جب تک اولادِ آدم میں روح رہے گی میں ان کو گمراہ کرتا رہوں گا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: کہ میری عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی ان کو مسلسل معاف کرتا رہوں گا۔ [طبرانی اوسط: 9033]

توبہ کا دروازہ کھٹکھٹائیے گناہ معاف

69۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے کہ: مجھ سے بڑھ کر کون سخی ہے؟ میں بندوں کی ان کی خواب گاہوں میں حفاظت کرتا ہوں گویا انہوں نے میری نافرمانی نہیں کی اور یہ میرا کرم ہے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں، حتیٰ کہ وہ توبہ ہی کرتا رہتا ہے، وہ کون ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اس کے لیے دروازہ نہ کھولا ہو؟ وہ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا اور میں نے اس کو نہ دیا ہو؟ کیا میں بخیل ہوں کہ بندہ مجھے بخل کی طرف منسوب کرتا ہے؟ [کنز العمّال: 10296]

تہجد کے وقت استغفار کرنے پر مغفرت

70۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ رب العزت مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ جب رات کا آدھا یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

میرے بندے میرے علاوہ کسی اور سے نہ مانگیں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کے سوال پورے نہ کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا نہ کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور میں اس کی مغفرت نہ کروں؟ حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔ [ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنّۃ فیھا، باب ماجاء فی ای ساعات اللیل افضل: 1357]

توبہ کرنے اور نیک اعمال کرنے پر مغفرت

71۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہے، جب بندہ خوش حالی میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلا اور مصیبت میں اس کو نجات عطا فرماتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے پر دو اَمن اور دو خوف جمع نہیں کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن اس کو خوف میں مبتلا کروں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو اس دن اس کو اَمن میں رکھوں گا جس دن اپنی بارگاہ عالیٰ میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا پس یہ اَمن اس کے لیے ہمیشہ رہے گا جن لوگوں کو میں عذاب میں گھسیٹوں گا یہ ان میں نہیں ہوگا۔ [کنز العمّال: 20172]

توبہ کی تلاش میں نکلنے والے قاتل کی مغفرت

72۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم سے پہلی اُمتوں میں ایک شخص تھا اس نے ننانوے قتل کیے اور سب سے بڑے عالم کے بارہ میں دریافت کیا (تاکہ توبہ کے بارے میں پوچھ سکے) تو اس کو ایک دُرویش کا پتہ بتایا گیا، وہ اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا اب بھی اس کے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر ڈالا اور پورے سو (100) کر دیے، پھر کسی بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا، تو کسی اور عالم کا پتہ بتایا گیا، وہ اس کے پاس پہنچا اور کہا کہ اس نے سو (100) آدمیوں کو قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

اس نے کہا کہ اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان بھلا کون حائل ہو سکتا ہے؟ فلاں فلاں بستی میں چلا جا جہاں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے رہتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے وطن کی طرف واپس مت لوٹ کہ وہ گناہ کی زمین ہے، وہ چلا اور جب وہ آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت آ گئی یہاں عذاب و رحمت کے فرشتوں میں حجت (جھگڑا) ہونے لگی۔

رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف دلی توجہ سے آ رہا تھا۔
اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے اپنی گزشتہ زندگی میں کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔
اسی دوران ان کے پاس انسانی صورت میں ایک فرشتہ آیا، انہوں نے اس کو حَکَم (جج) بنا لیا، اس نے کہا: اچھا دونوں زمینوں کا فاصلہ ماپو (پیمائش کرو) جس طرف وہ زیادہ قریب نکلے ادھر ہی کا سمجھا جائے گا، تو جب زمین کی پیمائش کی گئی تو وہ اِدھر زیادہ قریب

نکلی جدھر اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا، اس لیے رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ [مسلم، کتاب التوبۃ: 4967]

شبِ برأت میں توبہ کرنے پر مغفرت

73۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس رات میں اللہ کی جناب میں نوافل پڑھو، اس دن کو روزہ رکھو کیوں کہ اس رات غروبِ آفتاب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلّی اور رحمت پہلے آسمان پر اُتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی بندہ جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں؟ کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں؟ کوئی مصیبت میں مبتلا بندہ ہے جو مجھ سے صحت اور عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں؟

اسی طرح مختلف قسم کے حاجت مندوں کو اللہ تعالیٰ پکارتا ہے کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجات مانگیں اور میں عطا کروں؟ غروبِ آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو پکارتی رہتی ہے۔

[ابنِ ماجه، کتاب اقامة الصلوٰة و السنّة فيها ،
باب ماجاء فی ليلة النصف من شعبان: 1378]

استغفار سے غیبت کا گناہ معاف

74۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی غیبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے کیوں کہ یہ استغفار اس غیبت کا کفارہ ہو جائے گا۔ [کنز العمّال: 8037]

گناہوں کے مرض کا علاج استغفار ہے

75۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کیا میں تم کو تمہارے مرض اور تمہاری دوا کے بارے میں نہ بتاؤں! غور سے سنو! تمہارا مرض گناہ ہے اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ [شعب الایمان :6746]

دن رات میں ایک ایک بار سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار پڑھنے پر مغفرت

76۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
سیّد الاستغفار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس طرح عرض کرے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: ”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود اور مالک نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور وجود بخشا، میں تیرا بندہ ہوں جہاں تک مجھ عاجز اور ناتواں سے ہو سکے گا تیرے ساتھ کیے ہوئے ایمانی عہد و میثاق اور اطاعت اور فرماں برداری کے وعدوں پر قائم رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے۔ اے میرے مولا اور مالک! تو مجھے معاف فرما دے، میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں“۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:
جس بندے نے یقین کے ساتھ دن کے کسی بھی حصے میں یہ کلمات پڑھے

اور اسی دن، رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر رات کے کسی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اس رات وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا۔ [کنز العمّال: 2087]

عذابِ الٰہی سے ڈرنے پر مغفرت

77۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے اوپر ظلم ڈھا رکھا تھا (یعنی گناہ گار تھا) جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ ''جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر مجھے پیس ڈالنا پھر مجھے سمندر میں بہا دینا۔

اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے اس قدر عذاب دے گا کہ کبھی کسی کو اتنا عذاب نہیں دیا ہوگا'' بیٹوں نے وصیت کے مطابق عمل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لے لیا ہے وہ دے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ وہ انسانی شکل میں کھڑا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:

اس حرکت پر تجھ کو کس بات نے اُبھارا؟ وہ کہنے لگا: تیرے خوف نے یا رب!

چناں چہ اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔

[مسلم، کتاب التوبة ، باب فی سعة رحمة اللّٰہ تعالیٰ وانها سبقت: 4950)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دل کپکپایا تو مغفرت

78۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مسلمان کا دل اللہ تعالیٰ کے راستے میں کپکپانے لگے تو اس کی خطائیں ایسی جھڑتی ہیں جیسے کھجور کے خوشے (تیز ہوا کے چلنے سے) گر جاتے ہیں۔ [طبرانی کبیر: 5963]

اللہ تعالیٰ کو اخلاص سے یاد کرنے پر مغفرت

79۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو بھی قوم جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے کہ اور اس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہوتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ: کھڑے ہو جاؤ! تمہاری مغفرت کر دی گئی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔ [مسندِ احمد: 12000]

اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے پر مغفرت

80۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرو اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو (یعنی تواضع کا مظاہرہ کرو) اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دے گا۔ [طبرانی کبیر: 1774]

نعمت ملے تو بار بار حمد و ثنا کرے تو مغفرت

81۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں پھر بندہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا، پھر اگر دوسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اللہ تعالیٰ اسے نئے سرے سے ثواب عطا فرما دیتے ہیں، پھر اگر تیسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظْمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِہٖ

(ترجمہ: جس نے کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز پست ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی بادشاہی کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ جس کی قدرت کے سامنے ہر چیز مطیع ہے)

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کے ہاں (نعمت وفضل کا) طالب ہو کر پڑھا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار نیکیاں اس بندے کے لیے لکھیں گے اور ایک ہزار درجات بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس بات پر مقرر فرمائیں گے کہ وہ قیامت تک اس بندے کے لیے استغفار کرتے رہیں۔ [مستدرک حاکم:1824]

جمعہ کے دن 80 مرتبہ درود بھیجنے پر 80 سال کے گناہوں کی بخشش

82۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے 80 مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہوں گے اور 80 سال کی عبادت کا ثواب اُس کے لئے لکھا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے"۔ [القول البدیع، ج1 ص:199]

ایک مرتبہ درود بھیجنے پر دس گناہ معاف

83۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، دس گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔ [السنن الکبریٰ للنسائی: 9890]

درود شریف جب تک لکھا رہتا ہے فرشتے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

84۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے اس شخص کے لیے مسلسل دُعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔
[طبرانی کبیر: 447]

نبی علیہ السلام کی شفاعت سے مغفرت

85۔ دو باتوں میں مجھے اختیار دیا گیا ہے یا تو شفاعت کو اختیار کروں یا میری آدھی اُمت جنت میں داخل ہو جائے، تو میں نے شفاعت کو پسند کیا اس لیے کہ شفاعت زیادہ عموم رکھتی ہے اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ بہر حال یہ صرف متقی مؤمنین کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ تو گناہ گاروں، خطا کاروں اور مصیبت زدگان کے لیے بھی ہے۔
[مسندِ احمد، مسندِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما 13900]

کثرت سے درود شریف پڑھنے پر مغفرت

86۔ جب رات کے دو تہائی حصہ گزر جائے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم (تہجد کے لیے) اُٹھتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، ہلا

دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ رہی ہے (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آ گیا) موت اپنی تمام ہولنا کیوں کے ساتھ آ گئی ہے، موت اپنی تمام ہولنا کیوں کے ساتھ آ گئی ہے۔ اس پر اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں، میں اپنی دعا اور اذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم جتنا تمہارا دل چاہے۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم ایک چوتھائی وقت؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: آدھا کردوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی کردوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری تکالیف کو ختم فرما دیں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف کردیے جائیں گے۔ [ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم: 2381]

ملاقات کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم پر درود بھیجنے پر مغفرت

87۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو بندے آپس میں محبت رکھتے ہوں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور ان میں سے ایک دوسرے کے پاس آئے اور وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم پر درود بھیجیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے آئندہ اور گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔ [مسندِ ابی یعلیٰ: 2889]

صلہ رحمی کے فوائد

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اپنے (خاندانی) نسبوں (یعنی رشتوں) کو معلوم کرو جن (کے جاننے) سے تم اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی کرسکو گے کیوں کہ صلہ رحمی خاندان میں محبت کا ذریعہ بنتی ہے اور صلۂ رحمی مال بڑھانے کا سبب ہے اور اس کی وجہ سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے۔

[ترمذی، ابواب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ: 1979]

(1) صلہ رحمی سے خاندان میں محبت پیدا ہوتی ہے، رنجش دور ہوتی ہیں اور راحت کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

(2) صلہ رحمی سے مال اور رزق میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتے ہیں۔

(3) صلہ رحمی سے عمر بڑھ جاتی ہے۔

صلہ رحمی کا باب

بھوکوں کو کھلانے پر مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا بھی مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔

[شعب الایمان للبیہقی:3216]

ایک روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کی وجہ سے (کھانے کا) اہتمام کرے اور پھر اس کو کھانا کھلائے حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے اور اس کو پلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ [مسندِ ابی یعلیٰ:3326]

پیاسے جانور کو پانی پلانے پر مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی راستہ میں چلا جارہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی، چلتے چلتے اسے ایک کنواں ملا، وہ اس کے اندر اُترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا۔ کنوئیں کے اندر سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور وہ پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی ہی تکلیف ہے جیسے کہ مجھے تھی اور وہ اس کتے پر ترس کھا کر پھر اس کنوئیں میں اُترا اور اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر اس نے اس کو اپنے منہ میں تھاما اور کنوئیں سے نکل آیا اور اس کتے کو وہ

پانی پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی رحم دلی اور اس محنت کی قدر فرمائی اور اس عمل پر اس کی بخشش کا فیصلہ صادر فرمایا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم سے یہ واقعہ سن کر دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم! کیا جانوروں کی تکلیف دور کرنے میں بھی ہمارے لیے اجر وثواب ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں! ہر زندہ اور تر جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں بھی ثواب ہے۔

[بخاری، باب فی رحمة الناس والبهائم: 5550]

پیاسوں کو پانی پلانے پر مغفرت

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو بار بار پانی پلا (اگر تو پانی کے کنارے پر ہو) اس عمل سے تیرے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح سخت ہوا میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ [کنز العمّال: 10183]

تکبر... اختلافات کی بنیاد: مصلح الامت حضرت مولٰینا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم نے **فرمایا:** اتفاق کی بنیاد تواضع ہے اور اختلاف کی بنیاد تکبر ہے۔

فرمایا: بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص علماء وصلحاء کی صحبت میں رہے اور اس میں سے تکبر دور نہ ہو تو اس نے ان کی صحبت میں رہ کر کچھ حاصل نہیں کیا۔

(بیانِ جمعہ 20 جولائی 2001ء)

اگر کوئی فریق سودا ختم کرنا چاہے تو معاملہ ختم کرنے پر مغفرت

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے اِقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی یا خریداری ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہوجائے) تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں (گناہ) بخشش دے گا۔ [ابنِ ماجہ، باب الاقالۃ: 2190]

مسنون طریقہ سے قضائے حاجت کرنے پر مغفرت

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔ [طبرانی کبیر: 390]

مختصر نسخۂ معافی واصلاح

روزانہ دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دُعا مانگا کیجئے:

اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں، میں فرماں برداری کا اِرادہ کرتا ہوں مگر میرے اِرادہ سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے اِرادہ سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اِصلاح۔

اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں۔ آپ ہی قوت دیجئے، میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں۔ آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کردیجئے۔

اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کئے ہوں اِنہیں اپنی رحمت سے معاف فرمایئے، میں یہ نہیں کہتا کہ آئندہ اِن گناہوں کو کبھی نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کر بیٹھوں گا لیکن پھر آپ کی توفیق سے معاف کرالوں گا۔ روزانہ اِسی طرح سے اپنے گناہوں کی معافی اور عاجزی کا اور اپنی اِصلاح کی دُعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کیجئے، صرف پانچ سے دس منٹ روزانہ یہ کام کرنے سے آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد اِن شاء اللہ تعالیٰ غیب سے ایسا سامان ہوگا کہ ہمت بھی قوی ہوجائے گی، دُشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عمل کرنے کی توفیق دے دیں آمین۔ (ماخوذ از حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ، وعظ ملت ابراہیم)

نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا باب

دن کے اوّل وآخر میں نیک کام کرنے پر درمیانی حصّہ کے گناہوں کی مغفرت

1۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے دن کا آغاز نیک کام سے کیا اور دن کی انتہا نیک کام سے کی تو اس کے بارے میں اللہ عزّ وجل فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ: میرے بندے کے درمیانی حصّہ کے گناہوں کو چھوڑ دو (یعنی نہ لکھو)۔ [شعب الایمان للبیہقی:7052]

مستقبل میں اعمالِ صالحہ کرنے پر مغفرت

2۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے باقی ماندہ زندگی میں اچھے عمل کیے تو اس کے ماضی کے گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے اور جس نے باقی ماندہ زندگی کو بُرے اعمال اور غفلت میں گزار دیا تو اس کے گزشتہ ایام اور باقی ایام دونوں کا مؤاخذہ ہوگا۔ [طبرانی اوسط:6806]

3۔ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم! اس شخص کے بارے میں بتایئے کہ جس نے تمام قسم کے گناہ کیے ہوں، حجاج کے قافلوں کو جاتے ہوئے بھی لوٹا ہو اور واپس لوٹتے ہوئے بھی لوٹا ہو، کیا ایسے شخص کے لیے توبہ ہے؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تو مسلمان ہو چکا؟ وہ آدمی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکیاں کرتے رہو اور برائیاں چھوڑتے رہو، اللہ تعالیٰ ان تمام (برائیوں) کو نیکیاں بنا دے گا۔

آدمی نے کہا بہت سی خیانتیں اور قسم قسم کی بے ہودگیاں بھی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ آدمی (فرطِ خوشی) سے کہنے لگا: اللہ اکبر! پس وہ مسلسل نعرہ تکبیر کہے جا رہا تھا حتیٰ کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔[طبرانی کبیر: 7251]

اعمالِ صالحہ کرنے اور کبیرہ گناہوں سے بچنے پر مغفرت

4۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! نہیں ہے کوئی بندہ جو پانچوں نمازیں پڑھتا ہو، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، سات کبائر سے بچتا ہو مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ [النساء:31]

ترجمہ: جن کاموں سے تم کو منع کیا جا رہا ہے اگر تم ان میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں بچتے رہو گے تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہ تم سے زائل کر دیں گے"۔

[نسائی، باب وجوب الزکوٰۃ 2438، مستدرکِ حاکم، باب فصل الصلوات الخمس: 719، ابنِ خزیمہ، باب ذکر الدلیل علی ان الصلوات الخمس الخ]

نمازِ تہجّد ... بے شمار برکات

آدھی رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کا بڑا ہی ثواب ہے، اِسی کو ''تہجد'' کہتے ہیں۔ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے حد مقبول ہے، نفل نمازوں میں اِس کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

......جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (یعنی تہجد) ہے''۔

[مسلم، باب فضل صوم المحرم 2813]

تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں، یہ نہ ہو تو دو رکعتیں ہی سہی، اگر آخر رات میں اُٹھنے کی ہمت نہ تو عشاء کے بعد پڑھ لے مگر ویسا ثواب نہ ہوگا۔ [بہشتی زیور 28/2]

......جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات نماز پڑھی اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا پوری رات نماز میں گزاری''۔

[مسلم، باب فضل صلاۃ العشاء: 1523، مسندِ احمد، مسندِ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ: 409]

اس لئے اگر اور کچھ نہ سہی تو کم از کم عشاء اور فجر کی نماز باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی پابندی ہی کر لیں۔

......بعض حضرات کو خواب میں حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی، پوچھا: سنایئے! کیسی گزری اے ابوالقاسم! (یعنی کیا معاملہ درپیش ہوا؟)

انہوں نے فرمایا کہ میرے سارے علوم، تصانیف اور سب تعلقات ایک طرف ہوئے صرف وہ چند چھوٹی چھوٹی رکعتیں کام آ گئیں جو سحری کو پڑھا کرتا تھا۔
[ایہا الولد للغزالی 2/1]

نماز تہجد کی برکات اور ثمرات بہت زیادہ ہیں۔ ان برکات میں سے چند برکات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جو کہ قرآن و حدیث اور سلفِ صالحین کے اقوال و واقعات سے ماخوذ ہیں:

1۔ نیک لوگوں کی صفت

نمازِ تہجد نیک لوگوں کی صفت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ o وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ o

"(نیک لوگ) رات کو کم سوتے ہیں اور رات کے آخری اوقات میں استغفار کرتے ہیں"۔ [الذاریات: 18-17]

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں:

(1) حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ متقین حضرات رات کو جاگنے اور عبادت کرنے کی مشقت اُٹھاتے ہیں اور بہت کم سوتے ہیں۔"

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر ائمہ تفسیر فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ "رات کو تھوڑا سا حصہ ان پر ایسا بھی آتا تھا جس میں وہ سوتے نہیں تھے بلکہ عبادت وغیرہ میں مشغول رہتے تھے"۔ اس دوسرے قول کے لحاظ سے وہ سب لوگ اس کا مصداق ہو جاتے ہیں جو رات کے کسی بھی حصہ میں عبادت کر لیں خواہ شروع میں یا آخر میں یا درمیان میں۔ [معارف القرآن عثمانی 159/8]

2۔ خیر و بھلائی کا سبب

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو تہجد پڑھتا ہے اُس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ ہلکا پھلکا خوش گوار مزاج لے کر اُٹھتا ہے جس کو بہت سی خیر (بھلائی) حاصل ہو چکی ہوتی ہے۔ [صحیح ابن خزیمہ]

3۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز (تہجد کی نماز) ہے۔

[مسلم:1163 ، ابو داؤد:2492]

4۔ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخلہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رات میں جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھو تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ [مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ]

5۔ جنت کے محل کا مالک بننا

تہجد کی برکت سے جنت کا ایسا محل ملتا ہے جس کے اندر سے باہر نظر آتا ہے اور باہر سے اندر نظر آتا ہے۔ [مسند احمد، ترمذی]

6۔ خاص عبادت

تہجد انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے۔

.... جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
نفل نمازوں میں سب سے زیادہ محبوب نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ اور اُن کا طریقہ تھا کہ ابتداءً آدھی رات آرام فرماتے تھے پھر تہائی رات (تیسرا حصہ) قیام فرماتے تھے پھر ایک سدس (چھٹا حصہ) آرام فرماتے تھے۔
[بخاری:1131، مسلم:1159]

.... اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ [الفتح:29]

''اُن کی نشانی ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں''۔

حضرت عکرمہ (تابعی) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''سِیْـــمَـــا'' سے مراد وہ شب بیداریاں ہیں جن کے اثرات اُن کے چہروں پر دیکھے جاتے ہیں۔
[روح المعانی 237/19]

عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جنہوں نے راتوں کو اونٹ بنالیا تھا یعنی راتوں کو قیام اللیل (نماز تہجد) سے ایسا آباد کیا تھا کہ قیامت کے دن کے لیے یہی راتیں اُن کا توشہ اور پل صراط کے لیے سواریاں ہوں گی''۔ [صفة الصفوة 31/3]

علی بن بکار الشامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''چالیس برس سے مجھے کسی چیز نے غم زدہ نہیں کیا سوائے فجر کے طلوع ہونے نے یعنی رات کے جانے کا غم تہجد کا وقت گزر جانے کی وجہ سے ہوتا تھا''۔ [تفسیر روح البیان:171/10]

7۔ دل کی دوا

یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''راتوں کا قیام دل کی دوا ہے''۔

[صفة الصفوة 92/4]

8۔ افضل ترین عبادت

قاسم بن عثمان الجوعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''تہجد افضل ترین عبادت ہے''۔

[صفة الصفوة: 236/4]

9۔ گریہ وزاری کی دولت کا ثواب

تہجد میں گریہ وزاری نصیب ہوتی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب کسی مومن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلتے ہیں اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں ایسے بندے پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ [ابن ماجه]

10۔ تلاوت کا ثواب

تہجد میں قرآن کریم کی تلاوت سے حلاوت (مٹھاس) نصیب ہوتی ہے۔

سب سے اعلیٰ مناجات قرآنِ کریم کی تلاوت ہے، اِس کی جو حلاوت وقت سحر نصیب ہوتی ہے دوسرے وقت نصیب نہیں ہوتی۔

۔۔۔۔۔۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص رات کو دس آیات تلاوت کرے اس کے لیے ایک قنطار (ثواب) لکھا جاتا ہے، اور یہ ایک قنطار دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔ [طبرانی اوسط: 8451]

۞....... جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص رات کے وقت سو آیات کے ساتھ نماز (تہجد) ادا کرے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص رات کے وقت دو سو آیات کے ساتھ نماز (تہجد) ادا کرے وہ ساری رات نماز پڑھنے والوں اور مخلص لوگوں میں لکھا جائے گا۔
[ابنِ خزیمہ 180/2، ح:1142، حاکم 308/1]

11۔ تہجد گزار رب تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے

۞....... جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے محبت کرتے ہیں، اُن کو دیکھ کر ہنستے ہیں اور اُن سے خوش ہوتے ہیں، (اُن میں سے ایک) وہ شخص ہے جس کی بیوی خوب صورت ہو، بستر بھی نرم اور خوب صورت (آرام دِہ) ہو پھر بھی وہ رات کے وقت عبادت کے لیے اُٹھ کھڑا ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس نے اپنی شہوت کو چھوڑا ہے اگر یہ چاہتا تو سو سکتا تھا"۔ الحدیث [مجمع الزوائد 258/2 بحوالہ طبرانی کبیر]

۞....... اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی:
"اے داوٗد! جھوٹا ہے وہ شخص جو میری محبت کا دعوے کرتا ہے مگر جب رات چھا جاتی ہے تو وہ مجھے بھول کر سو جاتا ہے، کیا ہر محبت کرنے والا اپنے محبوب سے خلوت (تنہاء) میں ملنا پسند نہیں کرتا؟" [کتاب المستطرف 18/1]

12۔ فضیلت والا عمل

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"رات کی نماز (تہجد) دن کی نماز پر ایسے فضیلت رکھتی ہے جیسا کہ چھپا کر صدقہ کرنا

فضیلت رکھتا ہے ظاہراً صدقہ کرنے پر"۔[مجمع الزوائد 254/2 بحوالہ طبرانی کبیر]

13۔ شکرگزار بندہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم رات کو اس کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم کے قدم مبارک پھٹ جاتے تھے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا:

آپ کو اگلے پچھلے سب گناہوں کے معاف ہونے کی بشارت مل چکی ہے پھر آپ اس قدر مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ فرمایا:

اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

"کیا میں پسند نہیں کرتا کہ میں شکرگزار بندہ بن جاؤں؟

[بخاری 320/3، ح:1130، مسلم 2171/4، ح: 2819]

مطلب یہ ھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ چوں کہ تہجد کو مغفرت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے لیے پڑھتا ہوں تو اسے کیسے چھوڑ دوں۔ [فتح الباری 15/3]

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: "جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم نے یہ جانتے ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وسلم کے لیے (مغفرت کا) وعدہ ہو چکا ہے پھر بھی عبادت میں مشقت اُٹھائی تو وہ شخص مشقت برداشت کیوں نہ کرے جسے اس (مغفرت) کا علم نہ ہو اور وہ آگ میں جانے سے محفوظ و مامون بھی نہ ہو۔ [فتح الباری 15/3]

14۔ ذاکرین میں شمار

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص رات کو خود بھی جاگتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے، پھر یہ دونوں اکٹھے دو رکعت ادا کرتے ہیں (جماعت کرواتے ہیں یا ایک وقت میں اپنی جُدا جُدا نماز پڑھتے ہیں) تو یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ ذکر کرنے والے بندوں اور زیادہ ذکر کرنے والی بندیوں میں لکھے جاتے ہیں۔ [ابو داؤد 418/1، ح:1309]

یعنی ان کو ذکر کرنے والوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور ذکر کرنے والوں کے ثواب کے بارے میں آتا ہے

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا

اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اس کے بندے اور اس کی بندیاں... اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں اور بندیوں کے لیے تیار کر رکھی ہے خاص بخشش اور عظیم ثواب۔ [الاحزاب: 35]

دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو پھر تم فلاح و کامیابی کی اُمید کر سکتے ہو۔ [الجمعة: 10]

علامہ ابنِ قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَنِسْيَانُ ذِكْرِ اللّٰهِ مَوْتُ قُلُوْبِهِمْ

وَاَجْسَامُهُمْ قَبْلَ الْقُبُوْرِ قُبُوْرُ

وَاَرْوَاحُهُمْ فِيْ وَحْشَةٍ مِّنْ جُسُوْمِهِمْ

وَلَيْسَ لَهُمْ حَتّٰى النُّشُوْرِ نُشُوْرُ

[مدراج السالکین 430/2]

"اللہ کی یاد سے غافل ہو جانا دلوں کی موت ہے، اور اُن کے جسم زمین والی قبروں سے پہلے اُن کے مردہ دلوں کی قبریں ہیں، اور ان کی روحیں سخت وحشت میں ہیں اُن کے جسموں سے، اور اُن کے لیے قیامت اور حشر سے پہلے زندگی نہیں"۔

15۔ گناہوں کا کفارہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم تہجد کو ضرور ادا کرو کیوں کہ تہجد تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، رب تعالیٰ کا قرب عطا کرنے والی ہے، گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔ [ترمذی 553/5، ح:3549]

16۔ قبولیت کی گھڑی کا مل جانا

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک رات کے اوقات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس کو کوئی مسلمان شخص پاتا ہے اور اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتے ہیں اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔ [مسلم 521/1، ح: 1259]

…… جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب رات آدھی ہوتی ہے یا دو تہائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، پس ارشاد ہوتا ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا کو قبول کیا جائے؟ کیا ہے کوئی معافی چاہنے

والا کہ اس کو معاف کیا جائے؟ یہاں تک کہ صبح پھوٹ پڑے (یعنی یہ اعلان صبح تک برابر ہوتے رہتے ہیں)۔ [مسلم 521/1، ح: 1259]

17۔ بلا حساب جنت میں داخلہ

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو قیامت کے دن ایک ہی مٹی سے اُٹھایا جائے گا، ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے (اور وہ اُٹھ کر نماز تہجد ادا کرتے تھے)؟ پس وہ کھڑے ہوں گے اور وہ تعداد میں تھوڑے ہوں گے، وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے، پھر تمام لوگوں کو حساب کی طرف بلایا جائے گا''۔

[شعب الایمان للبیہقی 169/3، ح:3244]

18۔ بزرگ اور معزز لوگ

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت کے بزرگ ترین اور معزز لوگ قرآن پڑھنے والے اور تہجد پڑھنے والے ہیں''۔ [ترغیب وترہیب 485/1، ح:919]

......حسن بصری اور وہب بن منبہؒ رحمہما اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''تہجد پڑھنے سے انسان عزت وشرف والا ہوجاتا ہے''۔ [التھجد و قیام اللیل 132/1]

19۔ میاں بیوی کے لیے دُعائے رحمت

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تبارک وتعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو رات کو کھڑا ہوا اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے پس وہ بھی نماز (تہجد) پڑھے، پس اگر وہ اُٹھنے سے انکار کرے تو اس

کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ رحم فرمائے اُس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو اور نماز (تہجد) ادا کرے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے پس اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے"۔ [ابو داؤد 73/2، ح:1308]

پس خوش قسمت ہیں وہ میاں بیوی جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کی اِس دُعائے رحمت میں سے حصہ پائیں اور اپنے لئے جنت کا سامان بنائیں۔

20۔ جہنم سے حفاظت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم سے بیان کرتا، ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میری خواہش تھی کہ اگر میں کوئی خواب دیکھوں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم سے عرض کروں، میں نوجوان لڑکا تھا اور میرا سونا بھی مسجد میں ہوتا تھا۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے اور کنویں کی طرح اس کے گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور اس کے دونوں طرف دو مینار تھے اور میں نے جہنم میں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کو میں پہچانتا تھا، میں نے پکارنا شروع کیا کہ "میں جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" پھر میرے سامنے اور فرشتہ آیا اس نے کہا خوف مت کر۔ میں نے یہ خواب اپنی بہن اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کو سنایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے سن کر فرمایا کہ "عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش کہ تہجد کی نماز پڑھتا"۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پابندی سے تہجد کی نماز پڑھتے

اور رات کو کم سوتے تھے۔ [بخاری 280/4، ح 1054]

معلوم ھوا کہ نمازِ تہجد پڑھنا ایسا عمل ہے جو جہنم سے حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

21۔ بھلائیوں کا دروازہ کھولنے والا عمل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ کام بتاؤں جن کے کرنے سے بھلائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

(1) ''روزہ'' جو (گناہوں سے) ڈھال کا کام دیتا ہے۔

(2) ''صدقہ'' جو گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

(3) کوئی اللہ کا بندہ رات کے درمیان میں ''نماز'' پڑھے۔

[مسند احمد ح:21008 ، ترمذی 202/9، ح: 2541]

22۔ قابلِ رشک عمل

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسد صرف دو موقعوں میں جائز ہے:

(1) وہ شخص جس کو اللہ پاک نے قرآن شریف کی دولت سے نوازا ہو اور وہ رات دن کی گھڑیوں میں کھڑا ہوتا ہو (اور اس کی تلاوت کرتا ہو)۔

(2) دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی نعمت عطا کی اور وہ رات دن اس مال کو (اللہ کی راہ) میں خرچ کرتا ہو۔

[بخاری 436/15، ح:4637، مسلم 294/4، ح:1350]

حسد اور غِبطہ میں فرق

حسد کے معنی ہیں ”کسی شخص کو عیش و آرام میں دیکھے اور اس کی نعمتوں کے زوال (ختم ہونے) کی تمنا کرے“، یہ حرام ہے۔ دوسرے کو نعمتوں میں دیکھ کر یہ چاہنا کہ اس کے پاس بھی یہ نعمتیں رہیں اور مجھے بھی اس جیسی نعمتیں حاصل ہو جائیں ”غِبطہ“ کہلاتا ہے، یہ جائز ہے۔ یہاں حدیث میں بھی ”حسد“ سے ”غِبطہ“ مراد ہے۔
[نزهة المتقين شرح رياض الصالحين 472/1]

اس فرق کے بارے میں کس نے کیا خوب کہا ہے ؎

حسد کے معنی سن لے صاحبِ خیر
تمنائے زوالِ نعمتِ غیر
غِبطہ کے معنی سن لے صاحبِ خیر
تمنائے مثالِ نعمتِ غیر

پس تہجد میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا قابل رشک ہے اور اس کا یہ عمل دوسروں کے لیے بہترین اور عمدہ نمونہ ہے۔

23۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ

﴾...... جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رات کے قیام (تہجد) کو لازم کرلو (یعنی اس کے پڑھنے کا اہتمام کرو) کیوں کہ تم سے پہلے جتنے نیک لوگ گزرے ہیں وہ تہجد کے پابند تھے، اور اس نماز سے تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا، تمہارے گناہ مٹ جائیں گے اور یہ نماز تمہیں گناہوں سے روکے گی اور تمہارے جسم سے بیماری کو دور کردے گی۔[ترمذی 460/11 ح: 3472]

……. جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتے ہیں جب رات کا آخری حصہ ہوتا ہے، اخیر رات میں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر سکے تو یاد کر لیا کر"۔

[ترمذی 498/11، ح:3503]

24۔ مؤمن کی شان تہجد میں ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے پاس آئے اور چند نصیحت کی باتیں سنائیں:

(1) آپ کی زندگی جتنی بھی ہو آخر ایک دن موت ضرور آئے گی۔

(2) جو نیکی کریں گے اس کا بدلہ ملے گا۔

(3) جس سے بھی آپ محبت کریں گے ایک دن جدا ہونا پڑے گا۔

اور جان لیجئے! کہ مومن کی شان رات کے قیام یعنی تہجد میں ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے استغناء میں ہے یعنی کسی سے نہ مانگے اور نہ اُمید رکھے۔

[طبرانی اوسط 306/4، ح:4278، مستدرک حاکم 360/4، ح:7921]

25۔ درجات کی بلندی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ جن کاموں سے مسلمانوں کے درجات بلند ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

(1) السلام علیکم کہتے رہنا۔

(2) کھانا کھلانا۔

(3) جب لوگ سوئے ہوں اس وقت نماز تہجد پڑھنا۔[ترمذی 27/11، ح:3157]

26۔ شیطانی اثرات سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جب کوئی آدمی سونے لگتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرھیں لگا دیتا ہے اور ہر گرِہ پر تین تھپکی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھ پر لمبی رات ہے سویا رہ، پس اگر بیدار ہوا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو ایک گرِہ کھل جاتی ہے اور وضو بھی کرلیا تو دوسری گرِہ بھی کھل جاتی ہے اور نماز بھی پڑھ لی تو رات اور صبح کو اس کی طبیعت پُرسکون ہوتی ہے اور اس کا دل خوشی سے سرشار ہوتا ہے ورنہ اس کا دل پریشان، سُست اور بوجھل ہوتا ہے۔ [بخاری 310/4، ح: 1074]

شیطان کے گرِہ لگانے سے مراد

(۱) حقیقی معنی مراد ہیں کہ واقعی شیطان گردن کے سرے پر گرِھیں لگاتا ہے جس میں قوت وہمیہ ہوتی ہے جو کہ اکثر شیطان اور وہم کی پیروی کرتی ہے، یہ گرِھیں لگانا ایسے ہی ہوتا ہے جیسا کہ جادوگر جادو کرتے وقت گرِھیں لگاتا ہے۔

(۲) حقیقت میں گرِھیں لگانا مراد نہیں ہے بلکہ مراد شیطان کا سونے والے کو بوجھل کرنا، اس میں سُستی پیدا کرنا اور اس کے دل میں رات کے لمبا ہونے کا وسوسہ ڈالنا ہے، جس کو تین گرِھوں سے تعبیر کیا ہے۔ [عمدۃ القاری 307/1]

بہر حال تہجد کی نماز پڑھنے سے شیطان کے اثرات سے مکمل حفاظت ہوجاتی ہے، طبیعت سے بے چینی دور ہوجاتی ہے اور دل کو راحت اور سکون نصیب ہوتا ہے۔

27۔ فتنوں سے حفاظت اور دولت کا حصول

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا آج رات کس قدر فتنے نازل ہوئے اور کس قدر خزانوں کا نزول ہوا۔ کون ہے جو حجرے والیوں (یعنی ازواجِ مطہرات) کو جگائے تاکہ وہ تہجد پڑھ لیں، بہت سی عورتیں جو دنیا میں کپڑے پہننے والی ہوں گی آخرت میں ننگی ہوں گی۔ [بخاری 287/4، ح:1058]

دنیا میں رزق برق لباس پہننے والی عورتوں کا آخرت میں ننگا ہونا ان کی بے عملی اور بے دینی کی وجہ سے ہوگا کیوں کہ آخرت کا لباس دین کی وجہ سے ملے گا۔
[فتح الباری 23/13]

فتنوں اور خزانوں کے متعلق فرشتوں کے ذریعے خبر دینے سے یا وحی کے ذریعے معلوم ہوا۔

28۔ حوروں کا مہر

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اس حالت میں رات گزارے کہ معمولی کھانے پینے پر اکتفاء کر لے اور نوافل میں مشغول رہے تو جنت کی حوریں صبح تک اس کے قریب جمع ہو جاتی ہیں۔

[ترغیب و ترھیب 245/1، ح:932، طبرانی 326/11، ح:11891]

زیادہ کھانے سے سُستی اور نیند کا غلبہ ہوتا ہے جب کہ معدہ ہلکا ہو تو انسان چست رہتا ہے، اور جنت کی حوروں کا جمع ہونا اس لئے ہوتا ہے کہ وہ تہجد گزار کے لیے دُعا گو ہوتی ہیں کہ اس کو "تہجد" کی توفیق ملتی رہے تاکہ قیامت کے دن اسی کے

ساتھ ہمارا نکاح ہو۔

ایک روایت میں ہے نمازِ تہجد جنت کی حوروں کا مہر ہے۔

[حاشیہ ترغیب و تذکرۃ القرطبی 479/2]

29۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل

حضرت معاذ بن قرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا: اے ابو سعید! اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا "رات کے درمیان نماز جب کہ سارا جہان سو رہا ہو"۔

[التھجد و قیام اللیل 117/1]

30۔ دُنیا کی لذت اور روح

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں دنیا کی لذت اور روح ہیں:

(1) رشتہ داروں اور دوست واحباب سے ملاقات کرنا۔

(2) روزے دار کو روزہ افطار کرانا۔

(3) اخیر رات میں نمازِ تہجد ادا کرنا۔ [التھجد و قیام اللیل 117/1]

31۔ بارونق چہرے

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تہجد گزاروں کے چہرے بڑے خوب صورت معلوم ہوتے ہیں؟

آپ نے فرمایا اس لیے کہ وہ (تہجد پڑھتے ہیں تو) حق تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے انوارات سے مزین کرتا ہے۔

[کتاب المستطرف 18/1]

32۔ رُعب اور دبدبہ

بزرگوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہوں میں رکھا ہے:

(1) عزت کو طاعت میں......یعنی اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہی کو عزت نصیب ہوتی ہے۔

(2) ذِلت کو معصیت (گناہ) میں...یعنی نافرمان آدمی ذلیل ہوتا ہے۔

(3) ہیبت ورُعب کو قیام اللیل (تہجد) میں...یعنی تہجد گزار شخص کو اللہ تعالیٰ رعب و دبدبہ نصیب فرماتے ہیں۔

(5) حکمت ودانائی کو خالی پیٹ میں...یعنی بھوک برداشت کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ حکمت ودانائی نصیب فرماتے ہیں۔

(6) دولت مندی کو قناعت میں۔

[المرسالة الفشيرية ونزهة المجالس ومنتخب النفائس 365/1]

33۔ قیامت کی سختی کا ازالہ

امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ جس شخص نے رات کو قیام (تہجد کو) لمبا کیا اللہ عزوجل قیامت کے روز اس پر سختی کو کم کردیں گے۔

[التهجد وقيام الليل 116/1]

34۔ زمین کا نیکی پر گواہ بن جانا

جو شخص تہجد پڑھتا ہے زمین اس کی نیکی پر گواہ بن جاتی ہے۔[التهجد وقيام الليل 116/1]

35۔ روزِ قیامت نور کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”جو شخص نمازِ تہجد پڑھتا ہے

وہ قیامت کے روزاس کے لیے نور (یعنی روشنی کا باعث) ہوگی"۔

[التهجد و قيام الليل 123/1]

36۔ آنکھوں کی ٹھنڈک اور سامانِ راحت

یزید بن رقاشی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "عبادت گزاروں کی آنکھیں (اور جسم و روح) تہجد پڑھنے سے ٹھنڈک اور سکون محسوس کرتے ہیں"۔

[التهجدو قيام الليل 123/1]

37۔ دل کی دوا

حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "دل کے امراض کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے:

(1) قرآن پاک کی تلاوت کرنا...... جو غور وفکر سے ہو۔

(2) تہجد کی نماز پابندی سے پڑھنا۔

(3) خالی پیٹ رہنا...... یعنی ضرورت سے زائد کھانا نہ کھانا۔

(4) سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وزاری کرنا۔

(5) بزرگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ (الرسالة القشيرية 23/1)

✿......✿......✿

زندگی ایک نعمت ہے

مفکرِ اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کا موقع دیا گیا ہے اور عمل اور جدوجہد کی ایک مہلت ہے جس کے بعد اس کے لئے کوئی مہلت نہیں"۔ (انسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص 90-89)

تہجُّد میں جاگنے کے مختلف طریقے

تہجد کا افضل وقت رات کا آخری حصہ ہے، اس وقت جاگنا مشکل ہوتا ہے لیکن اکابر نے چند تدابیر بیان کی ہیں جن کو اختیار کرنے سے آخرِ شب میں جاگنا آسان ہو جاتا ہے:

(1) رات کا کھانا جلدی کھایا جائے۔

(2) پیٹ کو زیادہ نہ بھرا جائے

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''کم کھانے سے رات کے جاگنے پر قدرت حاصل ہوتی ہے''۔

(3) نماز عشاء کے بعد جلدی سونے کی کوشش کی جائے۔ حدیث شریف میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند جانتے''۔ [بخاری 410/2، ح:535]

(4) دن کو قیلولہ کر لینا چاہیے یعنی دو پہر کو کچھ دیر سو جائے اس سے دن بہت ہلکا ہو جاتا ہے اور آدمی تازہ دم ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ...

تم دن کے سونے کے ساتھ (یعنی قیلولہ سے) قیام اللیل (یعنی تہجد) پر مدد حاصل کرو۔
[الآداب للبیہقی 437/2، ح:676]

(5) دن کے کام کاج میں اپنے آپ کو اتنا نہ تھکائے کہ تھک ہار کر سوئے پھر آخر شب میں جاگنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(6) اگر الارم میسر ہو تو الارم لگا دے یا تہجد کے وقت کوئی اور اُٹھنے والا ہو تو اس سے کہہ دے کہ مجھے بھی جگا دینا۔

(7) زِرّ بن حُبیش نے حضرت عَبْدَہ بن ابی لبابہ کو بتلایا کہ جو آدمی سورۂ کہف کی یہ آخری آیتیں ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ آیت 107 تا آخر سورۃ ﴾ پڑھ کر سوئے گا تو جس وقت بیدار ہونے کی نیت کرے گا اسی وقت بیدار ہو جائے گا۔

حضرت عَبْدَہ بن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ ہم نے بارہا اِس کا تجربہ کیا اور اس کو بالکل درست پایا۔ [سنن الدارمی 299/10، ح:3469]

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت عَبْدَہ کی تائید کی ہے کہ...

''میرا بھی یہ مجرب عمل ہے''۔ [فضائل القرآن للقاسم بن سلام 427/1، ح:384]

(8) دن میں گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کی جائے ورنہ ہوسکتا ہے کہ گناہوں کی ایسی نحوست پڑے کہ تہجد پڑھنے کی توفیق نہ ملے۔

(9) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ داہنی جانب سونا (یعنی سنت کے مطابق) قیام اللیل (تہجد) اور نماز (فجر) کے لیے اُٹھنے میں زیادہ معین و مددگار ہے۔ [مدارج النبوۃ 285/1]

تہجد کی عادت ہو جائے پھر تہجد نہ چھوڑے

حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا وہ تہجد پڑھتا تھا پھر اُس نے چھوڑ دی''۔ [بخاری 327/4، ح:1084]

مطلب یہ ھے کہ جو کام حق تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے وہ ہمیشہ کیا جائے اس کو چھوڑنا نہیں چاہیے کبھی انسان سستی اور غفلت کی وجہ سے عبادت کو چھوڑ دیتا ہے، کبھی اپنے ذمہ حد سے زیادہ عبادت کا کام لے لیتا ہے اور وہ تھکان اور

اُکتاہٹ کا ذریعہ بن جاتا ہے اور پھر وہ عبادت چھوٹ جاتی ہے اس لیے اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے کیوں کہ مسئلہ یہ ہے کہ "جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اس کو بلاعذر تہجد چھوڑنا مکروہ ہے"۔ [حاشیہ ردالمختار 27/2]

بالفرض اگر رات میں تہجد فوت ہو جائے تو پھر دن میں اس کی تلافی کرنا بھی مستحب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کا کبھی تکلیف کی وجہ سے رات کا وظیفہ رہ جاتا تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے۔ [مسلم 106/4، ح:1235]

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ "رات کو زیادہ مت سویا کرو کیوں کہ رات کو زیادہ سونے والا قیامت کے دن خالی ہاتھ ہوگا۔ [ابن ماجہ 228/4، ح:1322]

ذرا سوچئے! کہ تہجد پڑھنے میں اس قدر برکات اور ثواب ملتا ہو اور پھر غفلت کی نیند سویا جائے اور ان برکات وثواب کو سمیٹنے کی ذرا بھی محنت وکوشش نہ کی جائے تو کس قدر محرومی کی بات ہے۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحتیں فرمائی تو ایک نصیحت یہ بھی فرمائی کہ

"اے میرے پیارے بیٹے! مرغ تجھ سے زیادہ عقل مند نہیں ہونا چاہئے کہ وہ تو سحری کو (اذان دے کر) رب تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور تو نیند میں مدہوش ہو"۔

[ایھا الولد للغزالی ص7]

نمازتہجد کی بے شمار برکات اور فوائد ہیں اب اس کی فہرست ملاحظہ کیجئے

(1) نمازِ تہجد نیک لوگوں کی صفت ہے۔

(2) نمازِ تہجد بہت سی خیر و بھلائی ملنے کا سبب ہے۔

(3) فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز ’’تہجد کی نماز‘‘ ہے۔

(4) نمازِ تہجد جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

(5) نمازِ تہجد جنت کے محلات کا مالک بناتی ہے۔

(6) نمازِ تہجد انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے۔

(7) نمازِ تہجد دل کی دواء ہے۔

(8) نمازِ تہجد نفل عبادتوں میں افضل ترین عبادت ہے۔

(9) تہجد کے وقت گریہ وزاری نصیب ہوتا ہے جس کا بہت ثواب ہے۔

(10) نمازِ تہجد میں تلاوتِ قرآن کا موقع بھی ملتا ہے جس کا ثواب بے شمار ہے۔

(11) تہجد گزار رب تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے۔

(12) نمازِ تہجد فضیلت والا عمل ہے۔

(13) نمازِ تہجد پڑھنے والا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔

(14) نمازِ تہجد پڑھنے والا ذکر کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

(15) نمازِ تہجد گناہوں سے آڑ بن جاتی ہے۔

(16) جمعہ کی طرح ہر رات میں بھی ایک قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے جو نمازِ تہجد کے لیے اُٹھتا ہے گویا وہ اس گھڑی کو پالیتا ہے۔

(17) نمازِ تہجد بلا حساب جنت میں داخلہ کا سبب ہے۔

(18) نمازِ تہجد پڑھنے والا بزرگ اور معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔

(19) ایسے میاں بیوی جو نمازِ تہجد کے لیے ایک دوسرے کو جگاتے ہیں اُن کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دُعا مل جاتی ہے کہ "اللہ پاک اُن پر رحم فرمائے"۔

(20) نمازِ تہجد جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

(21) نمازِ تہجد بھلائیوں کا دروازہ کھولنے والا عمل ہے۔

(22) نمازِ تہجد ایسا عمل ہے جس پر رشک کرنا جائز ہے۔

(23) نمازِ تہجد بندہ کو اپنے رب کے قریب کرتی ہے۔

(24) نمازِ تہجد مومن کی شان میں اضافہ کرتی ہے۔

(25) نمازِ تہجد درجات کو بلند کرتی ہے۔

(26) نمازِ تہجد کے ذریعہ شیطانی اثرات سے حفاظت ممکن ہوتی ہے۔

(27) نمازِ تہجد فتنوں سے بچاتی ہے اور مال میں برکت لاتی ہے۔

(28) نمازِ تہجد جنتی حوروں کا مہر ہے۔

(29) نمازِ تہجد اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔

(30) نمازِ تہجد دنیا کی لذت اور روح ہے۔

(31) نمازِ تہجد پڑھنے والوں کے چہرے بارونق ہوتے ہیں۔

(32) اللہ تعالیٰ نمازِ تہجد پڑھنے والے کا رُعب اور دبدبہ دوسروں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

(33) نمازِ تہجد قیامت کی سختی کو دور کرتی ہے۔

(34) نمازِ تہجد پڑھنے والے کے عمل پر زمین گواہ ہو جاتی ہے۔

(35) نمازِ تہجد روزِ قیامت نور ملنے کا ذریعہ ہے۔

(36) نمازِ تہجد آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت کا سامان پیدا کرتی ہے۔

بس ذرا سی ہمت اور کوشش کر کے نمازِ تہجد پڑھیے اور ان برکات کو حاصل کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تہجد کی یہ برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مواعظ کی برکات

مصلح الامت حضرت مولٰینا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا:

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مواعظ اثر پذیری میں بہت اُونچا درجہ رکھتے ہیں، اگر آپ کے گھر میں کوئی ایسا ہو جو کہ دین میں سستی کا مظاہرہ کرتا ہو اُس کو کسی نہ کسی طریقہ سے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مواعظ پڑھائیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور بہ ضرور اُس میں نیکی کا شوق اور رغبت پیدا ہوگی۔

فرمایا: یہ میرا آزمودہ عمل ہے، مجھے اِنہی مواعظ نے کھینچا ہے، اسی لیے میں اپنے متعلقین کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ روزانہ اِن مواعظ کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پڑھا کریں۔

ستر کلماتِ استغفار

ارشاد الساری میں ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کوئی مظلوم قید خانہ میں چلا گیا وہاں اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے اُس قیدی کو استغفار کے ستر (70) کلمات تعلیم فرمائے کہ روزانہ دس استغفار اس طرح پڑھنے کے لیے فرمایا کہ جمعہ سے شروع کر کے جمعرات کو ختم کر لے۔

قیدی نے ان استغفارات کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دے دی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کو روزانہ صبح پڑھا کرتے تھے۔

ان کلماتِ استغفار کا ترجمہ حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ کا ہے۔

اصل کتاب میں ہر استغفار کے بعد یہ درود شریف لکھا ہوا ہے:

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ۔

اس لیے ہر استغفار کے بعد اس درود شریف کو پڑھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ اول وآخر تین تین بار پڑھ لینا چاہیے۔

حقیقی استغفار

کتاب ''حصن حصین'' میں ہے کہ جب کوئی غافل دل سے استغفار کرے گا کہ جس دل میں مغفرت مانگنے کا مضمون حاضر نہ ہو اور دل سے خدا تعالیٰ کی طرف التجاء نہیں کر رہا تو اس کا پھر نتیجہ یہ ہے کہ مغفرتِ کاملہ سے محروم رہے گا۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ ایسے ہی استغفار کی نسبت فرمائی ہیں:

''ہمارا استغفار خود بہت سے استغفار کا محتاج ہے''۔

اللہ اللہ اللہ

1۔ یَا اللہُ! آپ نے مجھے عافیت بخشی...آپ کے فضل وکرم سے بہت نعمتیں آپ کی کھائیں اور برتیں آپ نے کبھی بھوکا نہیں رکھا...برابر روزی پہنچائی۔ آپ کی ان نعمتوں کے کھانے سے قوت آئی لیکن میں نے اس قوت کو بجائے آپ کی فرماں برداری کے نافرمانی میں خرچ کیا...کتنے ہی میں نے عیب کئے۔ آپ نے لوگوں سے پردہ میں رکھا...کبھی آپ کا خوف آیا تو آپ کے اَمن وعافیت سے دھوکہ کھا گیا اور سمجھا کہ مجھے آپ نہ پکڑیں گے اور آپ کی پکڑ کا خیال بھی آیا تو آپ کے حلم (تحمل و بردباری) کی طرف دھیان گیا اور عفو وکرم کی اُمید میں گناہ کر بیٹھا، اے اللہ! میں ہر ایسے گناہ سے معافی چاہتا ہوں، مجھے بخش دیجئے۔

2۔ یَا اللہُ! میں آپ سے ہر اُس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جو آپ کے غضب کا باعث ہو، اور ہر اُس گناہ سے بھی جس کو آپ نے منع کیا تھا اور میں کر گزرا، اور اُس گناہ سے بھی معافی مانگتا ہوں جس کی نحوست سے میں آپ کی عبادت واطاعت سے محروم ہوا۔

3۔ یَا اللہُ! میں ہر اُس گناہ کی بھی معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو گناہ میں لگا دیا ہو حیلہ وحوالہ کر کے اس کو گناہ کی بات میں پھنسا دیا ہو...... یا اسے تو اس گناہ کی بات کا علم نہ تھا میرے بتانے سے اس نے گناہ کو مانا اور کیا...... کسی کے گناہ کا باعث ہوا ہوں...کل قیامت کے روز ان گناہوں کو لے کر کس طرح سامنے

آؤں گا، الٰہی! مجھے اور میرے ہر ایسے گناہ کو معاف فرمادے۔

4۔ یَا اَللّٰہُ! میں ہر ایسے گناہ سے پناہ چاہتا ہوں جو گم راہی اور کفر کی طرف لے جائے...راہ سے بے راہ کر دے...لوگوں میں بے وقار کر دے...دنیا و آخرت میں رُسوائی ہو جائے اور دیگر ایسے گناہ کر گزرا تو الٰہی! مجھے معاف فرمادے۔

5۔ یَا اَللّٰہُ! ایسے گناہ سے میں نے اپنے جسم کو تھکا دیا اور مخلوق سے پردہ کرتا رہا لیکن ہائے تجھ سے پردہ نہ ہو سکتا تھا، لیکن تجھ سے پردہ میں ہو جانے کا خیال بھی نہ آیا۔ اس کے باوجود کہ آپ مجھ کو رُسوا کر سکتے تھے مجھے رُسوائی سے بچالیا اور حقیقت میں آپ کے سوا اور کون ایسا ہے کہ گناہ دیکھتا ہو اور پردہ پوشی کرتا ہو۔ اے اللہ! میرے ہر گناہ کو معاف فرمادے۔

6۔ یَا اَللّٰہُ! میں تو نافرمانی کرتا رہا لیکن آپ نے اپنے حِلم (تحمل و بردباری) سے مجھے ڈھیل دے دی، مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر بھی مجھے چھوڑے رکھا...اس بداعمالی کے ساتھ میں نے جو مانگا آپ نے دیا، آپ کا کہاں تک شکر ادا کروں...مجھ پر میرے دشمنوں نے خفیہ و علانیہ حملے کئے مجھے ایذا پہنچانی چاہی لیکن آپ نے مجھے ان سے ان کے حملوں سے بچالیا اور مجھے رُسوا نہ ہونے دیا، آپ نے مجھ گناہ گار کی اس طرح مدد کی جیسے آپ اپنے اطاعت گزار بندوں کی مدد فرماتے ہیں، مجھے اس طرح رکھا جیسے اپنے پسندیدہ بندوں کو رکھا کرتے ہیں لیکن اے پروردگار! اس کرم کے ہوتے ہوئے بھی میں گناہوں کا ارتکاب کرتا رہا اور باز نہ آیا، الٰہی! مجھے محض اپنے فضل و کرم سے بخش دیجئے۔

7۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے کتنی بار توبہ کی...قسمیں کھائیں...واسطے دیئے کہ اب یہ

گناہ نہ کروں گا لیکن جب شیطان نے اس گناہ کی طرف دعوت دی... مجھے میرے نفس نے اس کو مزین کر کے سامنے کیا تو میں نے بے دھڑک اس گناہ کا ارتکاب کیا۔
افسوس ! مجھے لوگوں سے تو حیا آئی لیکن آپ سے کبھی حیا نہ کی کہ آپ ہر وقت دیکھنے اور خبر رکھنے والے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی آپ سے کہاں چھپ سکتا ہوں نہ کوئی مکان......نہ اندھیرا......نہ کوئی حیلہ وتدبیر آپ سے اوجھل کر سکتا ہے۔ افسوس ! میری اس جرأت پر کہ جس کام کو آپ نے منع کیا تھا میں نے جان کے بھی مخالفت کی پھر بھی آپ نے پردہ فاش نہ کیا بلکہ اپنے بندوں میں اس طرح شامل رکھا کہ گویا میں بھی آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں۔ ان گناہوں سے شرمندہ ہوں کہ ان کو سوائے آپ کے اور کوئی نہیں جانتا اگر آپ چاہتے گناہ کرنے کے بعد کوئی نشان چہرے پر لگا دیتے لیکن اے اللہ! تو نے نیکوں کا سا چہرہ بنائے رکھا، لوگوں کی نگاہ میں باعزت رہا، لوگ مجھے اپنے نزدیک اچھا ہی سمجھتے رہے ورنہ میں تو جیسا تھا آپ کے علم میں ہے، یہ محض آپ ہی کا فضل وکرم تھا، الٰہی ! ایسے سب گناہ میرے بخش دیجئے۔

8۔ یَا اللہُ! میں ہر اس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس کی لذت سے میں نے ساری رات کالی کر دی......اس کی فکر میں دماغ سوزی کرتا رہا......رات سیاہ کاری (گناہوں) میں گزاری اور صبح نیک بن کر باہر آیا حالاں کہ میرے دل میں بجائے نیکی کے وہی گناہ کی گندگی بھری رہی۔

اے پروردگار! تیری ناراضگی کا کوئی خوف ہی نہ کیا میرا کیا حال ہوگا، الٰہی! مجھے اپنی مہربانی سے معاف فرما دے۔

9۔ یَا اللہُ! میں اُس گناہ کی بھی معافی چاہتا ہوں جس کے سبب آپ کے کسی

ولی پر ظلم کیا ہو یا آپ کے کسی دشمن کی مدد کی ہو یا تیری مخالفت میں چل کھڑا ہوا ہوں یا تیرے اوامر (احکامات) اور نواہی (ممنوعات) کے خلاف تگ ودو میں لگا رہا ہوں ایسے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔

10۔ یَا اَللّٰہُ! اس گناہ سے بھی معافی دے کہ میں نے مسلمانوں میں بغض وعداوت اور منافرت پھیلا دی ہو یا میرے گناہوں کے باعث مسلمانوں پر آفت ومصیبت آ گئی ہو یا میرے گناہ کی وجہ سے دشمنانِ اسلام کو ہنسنے کا موقع ملا ہو یا دوسروں کی میرے گناہ کی وجہ سے پردہ دری ہوئی ہو یا میرے گناہ کے باعث مخلوق پر بارش برسانے سے روک لی گئی ہو، الٰہی! میرے سب گناہ بخش دیجئے۔

11۔ یَا اَللّٰہُ! آپ کی ہدایت آ جانے کے بعد اور دین کی بات کا علم ہو جانے کے بعد بھی میں نے اپنے آپ کو غافل بنائے رکھا، آپ نے حکم دیا...... یا منع کیا...... کسی عمل کی رغبت دلائی...... اپنی رضا ومحبت کی طرف بلایا اور اپنے قریب کرنے کے لیے اعمال خیر کی دعوت دی، آپ نے سب کچھ انعام کیا لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی، الٰہی! میری ہر ایسی خطا کو معاف فرما دے۔

12۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کو کر کے میں بھول گیا ہوں لیکن آپ کے یہاں وہ لکھا ہوا ہے میں نے اس کو ہلکا سمجھا لیکن نافرمانی پھر نافرمانی ہے وہ آپ کے یہاں موجود پاؤں گا۔ میں نے بارہا اعلانیہ گناہ کیا آپ نے چھپالیا...... لوگوں نے دھیان نہ کیا اور ہر ایسا گناہ جس کو آپ نے اس لئے رکھ چھوڑا ہے کہ توبہ کرے گا تو معاف کریں گے، الٰہی! میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں مجھے معاف فرما دیجئے اور میری توبہ قبول فرما لیجئے۔

13۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے ایسے گناہ بھی کیے کہ میں کرتا رہا اور ڈرتا رہا ہوں کہ اب

پکڑا جاؤں گا مگر آپ نے بچائے رکھا...... میں نے گناہ کرنے میں پوری کوشش صرف کردی...... رُسوائی کا بھی خیال نہ کیا لیکن آپ نے پردہ پوشی ہی فرمائی، الٰہی! وہ گناہ بھی میرے معاف کردے۔

14۔ یَا اَللّٰہُ! مجھے اس گناہ کی وعید اور سزا معلوم تھی آپ نے اس کے عذاب سے ڈرایا، اس کی برائی بیان کی، مجھے علم تھا لیکن نفس وشیطان نے اسے ایسا سجایا کہ میں نے آپ کی وعید ودھمکی سے بے پرواہی برتی، اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔

15۔ یَا اَللّٰہُ! میں ہر ان گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جو آپ کی رحمت سے دور کردیں اور عذاب میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہوں، عزت سے محروم کردیں اور برائی کے لائق کردیں، آپ کی نعمتوں کے زوال کا سبب ہوں۔

16۔ یَا اَللّٰہُ! میں ہر اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس سے میں نے آپ کی کسی مخلوق کو عار دلائی ہو...... یا آپ کی مخلوق کو بُرے فعل میں مبتلا کردیا ہو اور خود میں بھی اس میں لگ گیا ہوں اور جرأت کے ساتھ کر رہا ہوں۔

17۔ یَا اَللّٰہُ! گناہ کر کے توبہ اور توبہ کرنے کے بعد پھر وہی کیا، اپنی توبہ کو جانتا رہا اور گناہ کرتا رہا، رات کو معافی مانگی دن کو پھر وہیں چلا گیا اور بار بار یہی حال رہا، الٰہی! میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور آپ کی نعمتوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے معاف فرمادے۔

18۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے آپ سے کوئی وعدہ کیا ہو یا نذر مان کر کوئی عبادت واجب کی ہو یا آپ کی کسی مخلوق سے وعدہ کر کے پھر گیا ہوں یا غرور میں آکر اس کو ذلیل وحقیر سمجھا ہو تو اے اللہ! اس کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما اور مجھے معاف فرمادے۔

19۔ یَا اَللّٰہُ! آپ نے نعمت پر نعمت عطا کی اس سے قوت آئی لیکن آپ کی دی ہوئی قوت کو میں نے آپ ہی کی نافرمانی میں خرچ کیا، کتنا برا کیا...... آپ نے تو کھلایا پلایا اور میں نے آپ ہی کی مخالفت کی آپ کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا...... نادم ہوں برا کیا...... اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔

20۔ یَا اَللّٰہُ! کتنی بار ایسا ہوا کہ میں نیکی کے ارادے سے چلا مگر راستے ہی میں گناہ کی طرف چلا گیا اور جہاں تیرا غضب نازل ہوتا وہاں نفس کو راضی کیا اور آپ کی ناراضگی کی پرواہ نہ کی۔ میں آپ کے غضب وعذاب کو بھی جانتا تھا مگر شہوت نے ایسا حجاب ڈال دیا یا کسی دوست نے ایسا ورغلایا کہ گناہ ہی اچھا معلوم ہوا، الٰہی! یہ سب کرتوت کر کے آیا ہوں اور اس اُمید میں آیا ہوں کہ آپ ضرور سب گناہ معاف فرما دیں گے...... اب اس امیدوار کو ناامید نہ فرمانا...... میرے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔

21۔ یَا اَللّٰہُ! میرے گناہوں کو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں...... میں تو کر کے بھول بھی گیا ہوں مگر آپ کے علم میں سب ہیں، کل بروز قیامت آپ مجھ سے سوال کریں گے، سوائے اقرار کرنے کے اور کیا جواب دوں گا، اے اللہ! مؤاخذہ نہ فرمانا آج ہی وہ سب گناہ معاف فرمادیجئے۔

22۔ یَا اَللّٰہُ! بہت سے گناہ اس طرح کئے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ آپ کے سامنے ہوں مگر خیال کیا توبہ کرلوں گا، معافی چاہ لوں گا، الٰہ العالمین! گناہ کرلیا اور نفس وشیطان نے توبہ واستغفار سے باز رکھا، گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا رہا، الٰہی! میرے اس جرأت پر نظر نہ فرمانا اپنی شانِ کریمی کے صدقہ مجھے معاف فرمادے، میں توبہ کرتا ہوں

معافی چاہتا ہوں اے اللہ! مجھے معاف کر دے، آپ کے سوا اور کون معاف کرنے والا ہے۔

23۔ یَا اَللّٰہُ! ایسا بھی ہوا کہ گناہ کر کے میں نے آپ سے حسنِ ظن رکھا کہ آپ عذاب نہ کریں گے...... آپ معاف کر دیں گے اس وقت میرے نفس نے یہی پٹی پڑھائی کہ اللہ کا کرم و رحمت تو بہت وسیع ہے اور آپ پردہ ڈالتے رہے بس میں سمجھا کہ جب وہ پردہ پوشی فرمارہے ہیں تو عذاب بھی نہ دیں گے۔ بس اسی خیال میں آ کر بہت سے گناہ کر لئے...... اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔

24۔ یَا اَللّٰہُ! ان گناہوں کی بھی معافی چاہتا ہوں جن کی وجہ سے دعا کے قبول ہونے سے محروم ہو گیا...... روزی کی برکت اور خیر نہ رہی، ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔

25۔ یَا اَللّٰہُ! جن گناہوں کے سبب لاغری آتی ہے اور نقاہت چھا جاتی ہے بروز قیامت حسرت و ندامت ہوگی ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

26۔ یَا اَللّٰہُ! جو گناہ باعث تنگیِ رزق ہوں...... باعث مانعِ خیر و برکت ہوں...... باعث محرومیِ حلاوتِ عبادت ہوں سب معاف فرمادے۔

27۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کی میں نے تعریف کی ہو یا کینہ کی طرح دل میں چھپایا ہو یا دل میں پختہ ارادہ کر لیا ہو کہ یہ گناہ کروں گا یا زبان سے اظہار بھی کر دیا ہو یا وہ گناہ جو میں نے اپنے قلم سے لکھا ہو یا اعضاء سے اس کا ارتکاب کر لیا ہو یا اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس گناہ کے کرنے پر آمادہ کیا ہو ایسے سب گناہوں کو معاف فرمادیجئے۔

28۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے گناہ رات کو بھی کیے، لیکن آپ نے اپنے حلم (تحمل و

بردباری) سے پردہ پوشی فرمائی کہ کسی مخلوق کو اس کا علم نہ ہونے دیا...... میں نے آپ کی اس ستاری (پردہ پوشی) فرمانے کا کچھ خیال نہ کیا، میرے نفس نے اس گناہ کو پھر مزین کر کے پیش کیا اور گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے پھر کر گزرا، میں بار بار ایسا ہی کرتا رہا، الٰہ العالمین! آپ میرے اس حال کو خوب جانتے ہیں، آئندہ ایسا نہ کروں گا، آپ سے توفیق مانگتا ہوں، میں توبہ کرتا ہوں معافی چاہتا ہوں، الٰہی! معاف فرما دیجئے۔

29۔ یَا اللّٰہُ! بہت سے گناہ بڑے تھے لیکن میں نے ان کو چھوٹا سمجھا اور محض اس خیال سے کہ کرلو...... دیکھا جائے گا میں کر گزرا، اب آئندہ ایسا نہ کروں گا آپ بچنے کی توفیق دے دینا اب میں معافی چاہتا ہوں ایسے سب گناہ بخش دیجئے۔

30۔ یَا اللّٰہُ! میں نے آپ کی کسی مخلوق کو گمراہ کیا ہو اس کو گناہ کی بات بتائی ہو، اُکسایا ہو...... اپنے آپ کو بچانے کی خاطر اس کو گناہ میں پھنسا دیا ہو یا میں نے نفس کے گناہ کو ایسا سجا دیا ہو کہ مجھے دیکھ کر دوسرا اس گناہ میں مبتلا ہو گیا ہو، اور جان بوجھ کر گناہ کرتا رہا، الٰہ العالمین! سب گناہوں کو معاف کر دیجئے۔

31۔ یَا اللّٰہُ! میں نے امانت میں خیانت کی ہو...... خیانت مال کی ہو یا زبان کی ہو اور نفس نے اس کو مزین کر دیا اور میں اس میں مبتلا ہو گیا یا شہوانی خیانت کر لی ہو یا کسی کو گناہ کرنے میں امداد دی ہو یا کسی بھی طریقہ سے اس کو گناہ کرنے پر قوت پہنچائی ہو یا اس کا ساتھ دیا ہو...... کبھی کوئی نصیحت کرنے والا آیا میں نے اس کو برا بھلا کہا ہو...... کسی قسم کی اس کو ایذا دی ہو یا تکلیف پہنچائی ہو یا کسی حیلہ کے ذریعہ اس کو ناحق ستایا، ہوا ے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں مجھے معاف فرما دے۔

32۔ یَا اللّٰہُ! میں آپ سے گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس کی وجہ سے آپ کے

غضب کے قریب ہو گیا ہوں یا کسی مخلوق کو گناہ کرنے کی طرف لے گیا یا ایسی خواہش دلائی ہو کہ وہ اطاعت و عبادت سے دور ہو گیا ہو۔

33۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے عُجب کیا ہو...... ریاکاری کی ہو...... کوئی آخرت کا عمل شہوت کی نیت سے کیا ہو...... کینہ...... حسد...... تکبر...... اسراف...... جھوٹ...... غیبت...... خیانت...... چوری...... اپنے اوپر اِترانا...... دوسرے کو ذلیل کرنا یا اس کو حقیر سمجھ کر یا حمیت و عصبیت میں آ کر بے جا سخاوت...... ظلم...... لہو ولعب...... چغلی یا اور کوئی گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو جس کے سبب میں ہلاکت میں آ گیا ہوں............ الٰہی! مجھے معاف فرما دے۔

34۔ یَا اَللّٰہُ! غیراللہ سے عقلی طور پر ڈر گیا ہوں...... تیرے کسی ولی سے دشمنی کی ہو، الٰہی! تیرے دشمنوں سے دوستی کی ہو اور تیرے دوستوں کو رُسوا کیا ہو یا تیرے غضب میں آ جانے کا کام کیا ہو تو الٰہی! مجھے معاف فرما دے...... میری توبہ ہے۔

35۔ یَا اَللّٰہُ! وہ گناہ جو آپ کے علم میں موجود ہیں اور میں بھول گیا ہوں اُن سب گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔

36۔ یَا اَللّٰہُ! کوئی گناہ کیا اور اُس سے توبہ کی لیکن جرأت کر کے پھر اُس توبہ کی پرواہ نہ کی ہو یکے بعد دیگرے گناہ کرتا چلا گیا، الٰہی! ان تمام گناہوں سے پناہ دے دے اور مجھے بخش دے۔

37۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کے کرنے سے عذاب کے قریب ہو گیا ہوں اور آپ سے محروم ہو گیا ہوں یا تیری رحمت سے وہ گناہ حجاب میں ہو گیا ہو یا اس کی وجہ سے تیری کسی نعمت سے محروم ہو گیا ہوں اُن تمام گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔

38۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے آپ کے مقید علم کو مطلق کر دیا ہو یا مطلق حکم کو مقید کر دیا ہو اور میں اس کی وجہ سے خیر سے محروم کر دیا گیا ہوں، اے اللہ! اس کو معاف فرما دے۔

39۔ یَا اَللّٰہُ! جو گناہ آپ کے عافیت دینے کے باوجود عافیت میں دھوکہ کھا کر کر لیا ہو یا تیری نعمت کو غلط ناجائز استعمال کیا ہو یا آپ کے رزق کی وسعت کی وجہ سے گناہوں میں مبتلا ہو گیا یا عمل تیری رضا کے لیے کر رہا تھا لیکن نفس کی شہوت کے غلبہ سے وہ کام تیری رضا سے نکل گیا ہو اس کی معافی دے دے۔

40۔ یَا اَللّٰہُ! کوئی گناہ تھا میں نے رخصت سمجھ کر کر لیا...... جو حرام تھا اس کو حلال سمجھ کر کر لیا ہو تو آج اسے بھی معاف فرما دیجئے۔

41۔ یَا اَللّٰہُ! بہت سے گناہ آپ کی مخلوق سے چھپا کر کر لئے لیکن آپ سے کہاں چھپا سکتا تھا، الٰہی! میں اپنا عذر پیش کرتا ہوں اور آپ سے معافی چاہتا ہوں معافی چاہنے کے بعد بھی گناہ ہو جائے تو اس کی بھی معافی چاہتا ہوں، مجھے بخش دیجئے۔

42۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کی طرف میرے پیر چلے ہوں...... میرے ہاتھ بڑھے ہوں...... میری نگاہوں نے ایسا ویسا دیکھا ہو...... زبان سے گناہ ہوئے ہوں...... آپ کا رزق بے جا برباد کر دیا ہو لیکن آپ نے باوجود اس کے اپنا رزق مجھ سے نہیں روکا اور عطا کیا، میں نے پھر اس عطا کو تیری نافرمانی میں لگایا اس کے باوجود میں نے زیادہ رزق مانگا...... آپ نے زیادہ دیا، میں نے گناہ علی الاعلان کیا لیکن آپ نے رسوا نہ ہونے دیا، میں گناہ پر اصرار کرتا رہا آپ برابر حلم (بردباری) فرماتے رہے۔ پس اے اکرم الاکرمین! میرے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔

43۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کے صغیرہ ہونے سے عذاب آئے...... جس گناہ کے کبیرہ ہونے سے عذاب زیادہ ہوجائے اوران کے وبال میں ابتلا ہوجائے اوران پر اصرار کرنے سے نعمت زائل ہوجائے ایسے سب گناہ میرے معاف کردیجئے۔

44۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کو صرف آپ نے دیکھا آپ کے سوا کسی نے نہ دیکھا اورسوائے آپ کے عفو ونجات کا کوئی ذریعہ نہیں انہیں بھی آپ معاف فرمادیجئے۔

45۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ سے نعمت زائل ہوجائے...... پردہ دری ہوجائے...... مصیبت آجائے، بیماری لگ جائے، درد ہوجائے یا وہ کل کو عذاب لائے ان گناہوں کو بھی معاف فرمادیجئے۔

46۔ یَا اَللّٰہُ! جس گناہ کی وجہ سے نیکی زائل ہوگئی، گناہ پر گناہ بڑھے...... تکالیف اُتریں اور تیرے غضب کا باعث ہوں اُن سب گناہوں کو معاف فرمادے۔

47۔ یَا اَللّٰہُ! گناہ تو صرف آپ ہی معاف کرسکتے ہیں، آپ نے بہت سے گناہ اپنے علم میں چھپالئے ہیں آپ اُن سب کو معاف کردیجئے۔

48۔ یَا اَللّٰہُ! میں نے تیری مخلوق پر کسی قسم کا ظلم کیا یا تیرے دوستوں کے خلاف چلا، تیرے دشمنوں کی امداد کی ہو، اہل اطاعت کے مخالف...... اہل معصیت سے جاملا ہوں...... ان کا ساتھ دیا ہو...... الٰہی! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

49۔ یَا اَللّٰہُ! جن گناہوں کے باعث ذلت وخواری میں آگیا ہوں یا تیری رحمت ہی سے ناامید ہوگیا ہوں یا طاعت کی طرف آنے سے گریز کرتا رہا...... اپنے گناہ کو بڑا سمجھ کر...... ناامیدی پیدا کرلی ہو اسے معاف فرمادیجئے۔

50۔ یَا اَللّٰہُ! بعض گناہ ایسے بھی کئے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ یہ گناہ کی بات ہے

اور آپ میرے حال کو جانتے ہیں لیکن گناہ کو ہلکا خیال کیا اور تیری پکڑ کا خیال نہ کیا، اپنی رو میں کر گزرا...... الٰہی! ان کو بھی معاف فرما دیجئے۔

51۔ یَا اَللّٰہُ! دن کی روشنی میں تیرے بندوں سے چھپ کر گناہ کیا اور رات کے اندھیرے میں تیرا حکم توڑا یہ صرف میری نادانی ہی تھی کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کے نزدیک ہر پوشیدہ ظاہر ہے، آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں آپ کے یہاں سوائے آپ کی رحمت کے نہ مال کام آئے گا نہ اولاد کام آئے گی، اے اللہ! مجھے قلبِ سلیم عطا فرما اور مجھے معاف فرما۔

52۔ یَا اَللّٰہُ! ان گناہوں سے جن کی وجہ سے تیرے بندوں میں ناپسندیدہ ہو جاؤں اور تیرے دوست نفرت کرنے لگیں اور تیرے اہلِ طاعت (فرماں برداروں) کو وحشت ہونے لگے ایسے گناہوں کا ارتکاب کرلیا ہو تو آپ معاف فرما دیجئے اور ان حالات سے پناہ میں رکھیئے۔

53۔ یَا اَللّٰہُ! جو گناہ کفر تک پہنچائے...... تنگی اور محتاجی لائے تنگی و سختی کا سبب ہو جائے...... خیر سے دور کر دے...... پردہ دری کا سبب بن جائے...... فراخی کو روک لے...... اگر کر لئے ہوں معاف فرما، ورنہ محفوظ رکھ، یا الٰہ العالمین!

54۔ یَا اَللّٰہُ! جو گناہ عمر کو خراب کریں اُمید سے نا اُمید کر دیں، نیک اعمال کو برباد کر دیں، الٰہی! ایسے گناہوں سے بچا کر رکھنا اگر کر لئے ہوں تو معاف فرمانا۔

55۔ یَا اَللّٰہُ! آپ نے دل کو پاک کیا، میں نے گناہوں سے ناپاک کرلیا، آپ نے پردہ رکھا، میں نے خود اس کو چاک کر دیا، اپنے بُرے اخلاق کو مزین کیا اور نیک بنا رہا ایسے گناہ بھی معاف فرما دے۔

56۔ یا اللہ! وہ گناہ جن کے ارتکاب (کرنے) سے آپ کے وعدوں سے محروم ہو جاؤں اور آپ کے غصہ وعذاب میں آ جاؤں، الٰہی! مجھ پر رحمت رکھنا اور ایسے سب گناہ معاف فرمادیں۔

57۔ یا اللہ! ایسے گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جس کی وجہ سے آپ کے ذکر سے غافل رہا ہوں اور آپ کی وعیدوں اور ڈرانے کی آیات سے لاپرواہ ہوگیا اور سرکشی کرتا رہا، الٰہی! معاف فرمادے۔

58۔ یا اللہ! تکالیف میں مبتلا ہو کر کبھی میں نے شرک کرلیا ہو، آپ کی شان میں گستاخی کرلی ہو، آپ کے بندوں سے آپ کی شکایت کی ہو، بجائے آپ کے در پر آنے کے بندوں پر حاجت اُتاری ہو یا آپ کی مخلوق کے سامنے اس طرح مسکینی کا اظہار کیا ہو یا چاپلوسی کی ہو کہ جیسے حاجت روائی اسی کے قبضے میں ہے، اِلٰہ العالمین! ایسے گناہوں کی بھی معافی عطا فرما۔

59۔ یا اللہ! ان معاصی کی مغفرت کا طلبگار ہوں کہ بوقت معصیت تیرے سوا کسی دوسرے کو پکارا ہو اور غیر اللہ سے امداد کی دعا کی ہو، یا اللہ! معاف فرمادیجئے۔

60۔ یا اللہ! تیری عبادت میں جانی و مالی گناہ کا اختلاط کرلیا یا مال کی طمع میں شریعت کا خیال نہ کیا ہو یا کسی مخلوق کی اطاعت کی اور تیری نافرمانی کی...... تیرے حکم کو ٹالا اور اس کے برخلاف مخلوق کے حکم کو سراہا ہو، محض دنیا کی خاطر ناجائز منت وسماجت کی ہو حالاں کہ میں جانتا بھی ہوں کہ آپ کے سوا کوئی حاجت پورا کرنے والا نہیں، الٰہی! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

61۔ یا اللہ! گناہ تو بڑا تھا مگر نفس نے معمولی سمجھا اور اس کے کرتے ہوئے نہ

ڈرا نہ رکا، الٰہی! ان کی بھی معافی دے دے۔

62۔ یَا اللّٰہُ! آخری سانس تک جتنے گناہ ہو چکے ہوں گے سب بخش دیجئے، اول بھی...... آخر کے بھی...... بھولے سے کئے یا جان بوجھ کے کئے...... خطا ہو گئی...... قلیل وکثیر...... صغیرہ وکبیرہ...... باریک اور موٹے...... پرانے اور نئے...... پوشیدہ وظاہر...... انفرادی یا اجتماعی، الٰہ العالمین! ان سب گناہوں کو بخش دیجئے۔

63۔ یَا اللّٰہُ! جتنے حقوق تیری مخلوق کے مجھ پر ہیں میں ان کے عوض مرہون ہوں، الٰہی! ان سب کو میری طرف سے ان کے حقوق ادا کر دیجئے بلکہ ان کے حقوق سے اوران کو زیادہ دیجئے اور مجھے ان سے معاف کرا دیجئے، میرے تمام ہر قسم کے اہل حقوق کو بخش دیجئے ان کو دوزخ سے بچا کر جنت الفردوس عطا فرمایئے، اے اللہ! اگر چہ حقوق بہت ہیں مگر آپ کے پردہ عفو میں کچھ بھی نہیں مجھے سبکدوش فرما کر عفو وعافیت ومعافات کے ساتھ دنیا سے اٹھایئے۔

64۔ یَا اللّٰہُ! کسی آپ کے بندے یا بندی کا مال ناحق لیا ہو، کسی کی آبرو خراب کر دی ہو اس کے جسم کے کسی حصے پر مارا ہو، اس پر ظلم کیا ہو، انہوں نے مطالبۂ حق کیا لیکن میں نے طاقت نہ ہونے کی وجہ سے نہ دیا ہو یا لا پرواہی برتی ہو ان سے بھی معاف نہ کرا سکا ہوں آپ کے سب اختیار میں ہے، میری معافی فرما دیجئے۔

65۔ یَا اللّٰہُ! جتنے میرے گناہ آپ کے علم میں ہیں، سب معاف فرما دیجئے۔

66۔ یَا اللّٰہُ! آپ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ اتنے کہ زمین وآسمان بھر جائے گناہ لے کر بھی آئے تو میں اتنی مغفرت لے کر چلتا ہوں اور اسے معاف کر دیتا ہوں...... الٰہی! مجھے بھی معاف فرما دیجئے۔

67۔ یا اللّٰہ! جب بندہ تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہتا ہے تو آپ فرماتے ہیں اے بندے! میں نے معاف کیا اور مجھے پرواہ نہیں، الٰہ العالمین! میں تین مرتبہ استغفار کرتا ہوں.....

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ...... رَبِّ اغْفِرْلِیْ ...... رَبِّ اغْفِرْلِیْ

68۔ یا اللّٰہ! کل حساب کے وقت مجھ سے حساب نہ لینا بلا حساب جن بندوں کو آپ جنت میں بھیجیں گے مجھے بھی معاف فرما کر ان کے ساتھ کر دینا۔

69۔ یا اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہتا ہوں اور میری دُعا یہ ہے کہ ہر آن ہر حرکت وسکون پر ابدالآباد تک میرے نامۂ اعمال میں لکھے جانے کا حکم دے دیں کہ ہر وقت میری معافی ہوتی رہے اور میرے نامۂ اعمال میں اتنے استغفار کثرت سے ہو جائیں تا کہ اس دن مجھے خوشی حاصل ہو۔

70۔ یا اللّٰہ! جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے طفیل اور واسطہ سے میری مغفرت فرما دے، آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

اسبابِ سکون

مصلح الامت حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا:
دُنیا میں بھی اولیاء کو سکون ہوتا ہے (آخرت میں تو ہوگا ہی) البتہ دُنیا داروں کے پاس سکون کے اسباب (مکان، کپڑے وغیرہ) تو بہت ہوتے ہیں مگر سکون نہیں ہوتا۔ سکون ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے دل لگانے سے، سکون کا مرکز اللہ تعالیٰ کی محبت ہے، جو سکون چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرے، دین کی پابندی کرے، آخرت کی فکر کرے، دُنیا سے دل نہ لگائے (یعنی دُنیا بقدرِ ضرورت ہو)۔

فضائلِ درودِ شریف اور مغفرت

1﴾...... ''روضۃ الاحباب'' میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ جنت میں لے جائیں گے اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَاذَکَرَہُ الذّٰاکِرُوْنَ
وَکُلَّمَاغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ٥ [حاشیہ حصن]

2﴾...... بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا، میں نے سبب پوچھا، کہا میری عادت تھی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کا نامِ پاک کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم بھی بڑھاتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر گزرا۔ (گلشنِ جنت)

3﴾...... ابو العباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے آراستہ ہے۔

خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا، انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے ہے۔ (القول البدیع)

﴿4﴾...... صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام ''مسطح'' تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بے باک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے میری مغفرت فرمادی، میں نے پوچھا کہ یہ کس عمل سے ہوئی؟

اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کررہا تھا۔ استاد نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی۔ (القول البدیع)

''نزہۃ المجالس'' میں بھی اس قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہ گار تھا، میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ توبہ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا؟

اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم پر زور سے درود پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس

پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔

اس قصہ کو''روض الفائق''میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہ گار، ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا، اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہ تھا، جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا، وہ بڑے اعزاز واکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ کا ذکر کیا۔

5...... ایک صاحب نے ابو حفص کاغذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی، مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟

انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو فرشتوں کو حکم دیا گیا انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تو میرے اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع)

6...... ابو سلیمان حرانی کا خود اپنا ایک قصہ منقول ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو سلیمان! جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے

تو پھر ''وسلم'' کیوں نہیں کہا کرتا۔ یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (القول البدیع)

7۔ ابنِ ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں مَیں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا۔ (القول البدیع)

تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی

فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے نقل کیا ہے کہ تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی اور ان کی عاجزی منظور نہیں ہوتی:

(1) وہ شخص جو مالِ حرام کھاتا ہو۔

(2) وہ شخص جو بکثرت غیبت کرتا ہو

(3) وہ شخص جو مسلمان سے حسد کرتا ہو یا بخل (کنجوسی کرتا ہو۔)

(تنبیهه الغافلین، باب الحسد:179/1)

غیبت ایک سنگین جرم ہے

حقائق، معلومات و مسائل

1۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا "کہ اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو"۔

آگے فرمایا کہ... "کیا تم اپنے مردہ بھائی کے گوشت کے کھانے کو پسند کرتے ہو"۔

(یعنی نہیں کرتے تو پھر غیبت کیوں کرتے ہو)۔ [سورۃ الحجرات:12]

2۔ مسلم شریف کی حدیث ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صحابہ سے سوال کیا اَتَدْرُوْنَ مَاالْغِیْبَۃُ؟ "کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے (مسلمان) بھائی کا ایسے طریقہ سے تذکرہ کرنا جو اس کو ناگوار ہو"۔

کسی نے کہا حضرت جو کچھ میں کہوں اگر واقعی وہ (عیب) اس میں موجود ہو تو پھر بتائیے (کیا مسئلہ ہے)؟

آپ نے فرمایا کہ "اگر اس میں وہ چیز موجود ہے جو تم نے کہی ہے تو پھر تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا"۔

[مسلم،ابو داؤد،ترمذی،نسائی]

3۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا "غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے"۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا وہ کیسے؟
تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا: آدمی زِنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک معافی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اس سے معافی نہ مانگے جس کی غیبت اس نے کی ہے۔
[مشکوٰۃ ص415، الزواجر 16/2 بحوالہ بیہقی]

4۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اِسْتِطَالَۃَ الرَّجُلِ فِیْ عِرْضِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ

''فرمایا کہ بہت بڑے گناہوں میں سے آدمی کا کسی مسلمان کا ناحق آبروریزی کرنا (اور اس کو ذلیل کرنا) ہے۔ [الزواجر 20/2 بحوالہ بیہقی]

5۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا (اَیْ اِثْمًا) وَاَیْسَرُھَا کَنِکَاحِ الرَّجُلِ اُمَّہٗ وَاَرْبَی الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

''فرمایا کہ سود میں ستر گناہ ہیں جن میں ادنیٰ گناہ اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور کسی مسلمان آدمی کا آبروریزی (غیبت وغیرہ کرکے) کرنا بدترین سود ہے''۔
[الزواجر 21/2 بحوالہ ابنِ ابی الدنیا]

اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ جب غیبت کو بدترین سود شمار کیا گیا ہے اور ادنیٰ سود کو ماں سے زنا کے برابر شمار کیا گیا ہے تو نتیجہ کیا نکلا؟ یہی نکلا کہ غیبت کرنے والے سینکڑوں دفعہ اپنی ماں سے زنا کے برابر گناہ اپنے نامہ اعمال میں لکھوا چکے ہیں۔
اس قسم کی صرف یہی ایک روایت نہیں ہے بلکہ ابوداؤد، طبرانی، بیہقی، ابویعلیٰ بہ سند صحیح وغیرہ کی بھی روایات اسی طرح ہیں۔ [الزواجر 12/2]

عقل مند کے لیے تو اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔ بہر حال پھر بھی ایک آیت اور چار حدیثیں لکھ دیں، اب تو عبرت پکڑنی چاہیے اور غیبت چھوڑنی چاہیے۔

آگے مزید چھ، سات احادیث مرفوعہ اور اس کے بعد اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم لکھے جاتے ہیں تاکہ غیبت اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک معافی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اس سے معافی نہ مانگے جس کی غیبت اس نے کی ہے۔

[مشکوٰۃ ص415، الزواجر 16/2 بحوالہ بیہقی]

6۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غیبت اور چغل خوری ایمان کو اس طرح کاٹتی اور چھیلتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹتا ہے۔ [الزواجر 17/2 بحوالہ اصبہانی]

7۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (ایک) آدمی کا نامۂ اعمال کھلا ہوا لایا جائے گا تو بندہ کہے گا اے پروردگار! میری فلاں فلاں نیکیاں کدھر ہیں جو میں نے کیں تھیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیرے غیبت کرنے کی وجہ سے وہ مٹا دی گئیں ہیں۔ [الزواجر 17/2 بحوالہ اصبہانی]

8۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے اپنے بھائی کی آبروریزی (بے عزتی) کا دفاع کیا
(یعنی اس کی غیبت نہ کی یا نہ کرنے دی) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن
دوزخ اس کے چہرہ سے دور کر دیں گے۔ [الزواجر 18/2 بحوالہ ترمذی]

غیبت کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال

1۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کے تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر لازم ہے کیوں کہ وہ شفاء ہے اور تم لوگوں کے تذکرں وتبصروں سے بچنا کیوں کہ یہ بیماری ہے۔
[الزواجر 18/2]

2۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص سے غیبت کرتے ہوئے سنا (یعنی وہ کسی کی غیبت کرر ہا تھا) تو فرمایا کہ غیبت کرنے سے بچ! کیوں کہ غیبت کرنا لوگوں کے کتوں کا سالن ہے۔ [الزواجر 18/2]

3۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کے جب تو اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنا چاہے تو (پہلے) اپنے عیبوں کو یاد کر۔ [الزواجر 18/2]

4۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ قبر کا عذاب (عام طور پر) تین قسم کا ہوتا ہے:

(1) .... ایک تہائی غیبت کا ہوتا ہے۔

(2) .... ایک تہائی پیشاب کی وجہ سے۔

(3) .... ایک تہائی چغل خوری کی وجہ سے۔ [الزواجر 18/2]

تنبیہ نمبر...1

غیبت کرنا جس طرح کبیرہ گناہ ہے اسی طرح سننا بھی کبیرہ گناہ ہے۔
ایک عام گناہ دیکھ کر خاموش رہنا جب کہ اس کے دور کرنے پر قدرت ہو گناہ ہے تو غیبت بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔ لہٰذا غیبت سن کر اس پر خاموش رہنا جس سے یہ پتہ چلے کہ یہ غیبت پر خوش ہے۔ اور باوجود روکنے پر قادر ہونے کے نہ روکنا اور خاموش رہنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ [الزواجر 20/2]

تنبیہ نمبر...2

غیبت میں اصل تو حرمت ہی ہے کہ غیبت کرنا اور سننا حرام ہے۔ لیکن ایسے مواقع میں کہ جہاں کسی شخص کو کسی صحیح شرعی مقصد کے پیشِ نظر اصل صورتِ حال سے آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُس موقع پر غیبت کے بغیر کام نہیں ہوسکتا تو ایسے موقع پر نہ صرف غیبت کی اجازت ہے بلکہ بعض دفعہ تو ضروری ہوتا ہے.................. اور جن موقعوں میں غیبت کرنا جائز ہے وہ صرف چھ ہیں

پہلا موقعہ

ظالم کے ظلم کو دور کرنے کے لیے یا ہلکا کرنے کے لیے ایسے شخص کو بتانا جو ظالم کو ڈانٹ سکتا ہو یا سمجھا سکتا ہو۔ الغرض قدرت ہو تو تذکرہ ظلم بھی ظالم کی غیبت ہے اس کی اجازت ہے۔

دوسرا موقعہ

گناہ سے ہٹانے کے لیے مدد مانگنا، اس گناہ کا تذکرہ کرے بشرطیکہ جس سے مدد مانگی جارہی ہے وہ قادر بھی ہو۔

تیسرا موقعہ

فتویٰ لینے کے لیے مفتی صاحب سے یوں کہنا کہ فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا ہے اس سے بچنے کا راستہ کیا ہے؟ مگر بہتر پھر بھی یہی ہے کہ مبہم رکھے یعنی یوں کہہ دے آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص کے متعلق جس نے اس طرح کیا ہے وغیرہ۔

چوتھا موقعہ

مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے ان کو شر سے بچانے کے لیے ان کو باخبر کرنا مثلاً راویوں یا گواہوں کا نقص نکالنا اس طرح نااہل مصنفین اور نااہل مفتیوں کا ذکر کرنا مثلاً کہ یہ بدعتی یا یہ امام صاحب یہ گناہ کرتے ہیں وغیرہ بسا اوقات یہ خبر دینا واجب بھی ہوتا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ کسی دینی معاملہ ہی میں باخبر کیا جائے بلکہ کسی دنیاوی معاملہ میں نقصان سے بچانے کے لیے بقدرِ ضرورت ایک عیب (جس سے نقصان ہوسکتا ہو) ذکر کر دینا شرعاً نہ صرف جائز بلکہ کبھی ضروری بھی ہو جاتا ہے۔

بلا وجہ کسی عالمِ دین یا امام صاحب کی باتیں کرتے یا نقص نکالتے پھرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اِس سے بُری موت کا خطرہ ہے، کیوں کہ علماء کرام وآئمۂ مساجد کا مقام بہت اونچا ہوتا ہے۔

پانچواں واقعہ

جن لوگوں کا فسق مشہور ہو یعنی اعلانیہ طور پر مثلاً شرابی یا زانی یا چور یا ٹیکس لینے والے مشہور ہوں تو جن صفات کے ساتھ وہ مشہور ہوں وہ ذکر کرنا جائز ہے، دوسرے عیوب ان کے پھر بھی ذکر نہیں کیئے جاسکتے۔

چھٹا موقعہ

کسی کو کانا یا نابینا یا لنگڑا یا بہرا، گنجا وغیرہ کہنا تعارف کرانے کی نیت سے تو

جائز ہے چھیڑنے اور مذاق اُڑانے، حقیر سمجھنے کی نیت سے حرام ہے۔

[الزواجر2/23-24]

تنبیہ نمبر...3

غیبت کا جو یہ معنیٰ (بتایا گیا) کہ اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے (غائب ہونے کی صورت میں) اس کی ایسی بات کرنا جو اس کو ناگوار لگے یہ غیبت ہے جو حرام ہے۔
اس میں چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں:

(1) .... بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں بلکہ ہر مسلمان اس میں شامل ہے۔

(2) .... مسلمان بھائی کی قید سے کہیں یہ نہ سمجھے کہ کافر (ذمی) کی غیبت جائز ہے۔ بلکہ ذمی کافر کی غیبت بھی ناجائز ہے، مسلمان بھائی کی قید اس لیے ہے کیوں کہ مسلمان بھائی کی غیبت سے بچنا زیادہ تاکید رکھتا ہے وہ احتراماً اشرف ہوتا ہے۔

(3) .... نیز جس کی غیبت کی جارہی ہے اس کا زندہ ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ مردہ کی غیبت بھی ہوجاتی ہے۔ اس لیے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ [الزواجر2/25]

تنبیہ نمبر...4

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ میں ہے کہ ان سے کافر کی غیبت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ غیبت مسلمان کے حق میں تین وجہ سے ممنوع ہے: (1) ان کو ایذاء وتکلیف ہوتی ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز میں تنقیص کرنا (عیب نکالنا)۔ (3) بے مقصد وقت کو ضائع کرنا۔

پہلی وجہ حرام ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ دوسری وجہ مکروہ ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ تیسری وجہ خلافِ اولیٰ ہونے کا تقاضا کرتی ہے، اور کافر ذمی کے حق میں غیبت

کے حرام ہونے میں صرف پہلی وجہ ہی پائی جاتی ہے کہ اس میں ذمی کو تکلیف ہوتی ہے اس کی آبروریزی سے، حالاں کہ شریعت نے اس کی عزت اوراس کے خون اوراس کے مال کو محفوظ کیا ہے۔ [الزواجر 27/2]

تنبیہ نمبر...5

گذشتہ غیبت کی تعریف سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ غیبت صرف زبان ہی سے ہوتی ہے، نہیں! بلکہ اگر ہاتھ وغیرہ کے اشارہ کے ذریعہ یا آنکھ کے اشارہ سے یا لکھ کر کسی کی ایسی بات سمجھادی جواس کو ناگوار تھی تو یہ بھی غیبت ہے، بلکہ پہلی مذکورہ غیبت سے بدتر ہے کما قالہ الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ [الزواجر 27/2]

تنبیہ نمبر...6

غیبت کے اسباب بہت ہیں یعنی عام طور پر غیبت کس وجہ سے کی جاتی ہے:

(1) غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے حالاں کہ اس سے اور بڑھتا ہے یہاں تک کہ کینہ اور بغض پختہ ہوجاتا ہے۔ (2) کینہ اور حسد۔ (3) تکبر بھی غیبت کا منشا ہوتا ہے کیوں کہ دوسروں کے عیب ذکر کرنا دلیل ہے اس کی کہ میرے اندر عیب نہیں، اور یہ سمجھنا کہ میرے اندر عیب نہیں یہ سب سے بڑا عیب ہے۔ [الزواجر 29/2]

تنبیہ نمبر...7

غیبت کا علاج اوراس سے بچنے کا طریقہ

(1) اللہ تعالیٰ کا ناراض ہونا اور سزا دینا سوچیے۔

(2) اپنی کی ہوئی نیکیاں اس کو دے دی جاتی ہیں جس کی ہم غیبت کرتے ہیں، یہ معلوم ہے کہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اور گناہ کم وہ بخشا جائے گا اور جس کے گناہ

زیادہ نکلے وہ جہنم میں جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر نکلے وہ جنت و دوزخ کے درمیان رہے گا، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنی ٹوٹی پھوٹی چند نیکیاں کسی کو دیتے رہتے ہیں سو کیوں؟ یہ ہماری بڑی غلطی اور کم علمی ہے۔

(3) غیبت کا باعث اور سبب سوچ کر اس کا علاج پہلے کرنا چاہیے مثلاً غصہ کی وجہ سے غیبت کرتا ہے تو پہلے اس کو جڑ سے کاٹے پھر غیبت کا علاج کرائے تاکہ صحیح علاج ہو۔ [الزواجر:30/2]

مسلمان کی گم راہی کے لئے تین صفتیں کافی ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مسلمان کی گم راہی کے لئے تین صفتیں کافی ہیں:

(1) جو فعل خود کرتا ہو اُسی سے دوسروں پر عیب لگاتا ہو۔

(2) لوگوں کے عیوب دیکھتا ہو اور اپنے عیوب سے اندھا ہو۔

(3) ہم نشین کو بلاوجہ اذیت اور تکلیف دیتا ہو۔

(تنبیہ الغافلین:381/1)

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت وحفاظت

ہمارا دین

ہمارا دین اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جس کا نام ''اسلام'' ہے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہم تک یہ دین پہنچایا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا پیغمبر، رسول یا نبی نہ آیا ہے نہ کسی نے آنا ہے اس لیے آپ ﷺ کو ''خاتم النبیین'' کہتے ہیں۔ جب کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا تو نیا دین بھی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:۔

(اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ) (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: تحقیق اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

حرفِ آخر ہے جو حشر تک کے لئے خاتم الانبیاء ﷺ آپ ﷺ کی ذات ہے

اسلام کا لفظ اسلم سے ماخوذ ہے جس کا معنی تسلیم کرنا، تابعداری کرنا یا فرمانبرداری کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات کی اطاعت اور تابعداری کے متعلق فرمایا ہے کہ

(لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ) (البقرۃ:۸۳) ترجمہ: مت تابعداری کرو مگر اللہ کی۔

اور اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ واضح اعلان فرماتے ہیں کہ

(اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا) (المائدۃ:۳)

ترجمہ: تحقیق میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

پس ''اسلام'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کی تابعداری کرنا جو ہم تک حضرت محمد ﷺ نے پہنچائے ہیں۔ جو احکامات سید المرسلین خاتم الانبیاء ﷺ لے کر آئے ہیں۔ وہ ہی خدا کا دین ہے۔ (آل عمران آیت:۳۸)

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی تابعداری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قبول نہ کرے گا۔ اور وہ آخرت میں خسارے والوں میں سے ہوگا۔

اس آیت سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ دین اسلام کے بعد جو کچھ ایجاد کیا جائے گا وہ باطل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح مخبر صادق حضرت محمد ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا مدعی ہوگا وہ کذاب و دجال اور مفتری ہوگا۔

ختمِ نبوّت کا کام شفاعتِ محمدی ﷺ کا حصول ہے

اسلام کے بنیادی عقائد

اسلام کے بنیادی عقائد تین ہیں:

۱۔ توحید ۲۔ رسالت ۳۔ آخرت

اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ توحید ہے۔ کلمہ طیّبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جس کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے۔

عقیدہ رسالت

اسلام کا دوسرا اہم عقیدہ رسالت ہے اور کلمہ کا دوسرا جز ہمیشہ سے رسالت ہی آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے مختلف زمانوں میں مختلف لوگوں اور علاقوں کے لیے نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا۔ ان تمام (کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار) پیغمبروں کو برحق اور سچا ماننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ تاہم اس وقت عمل صرف اور صرف شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا ضروری ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ خَتَمْتَ بِہِ الرِّسَالَۃَ وَاَیَّدْتَّہٗ بِالنَّصْرِ وَالْکَوْثَرِ وَالشَّفَاعَۃِ

الٰہی! رحمت نازل فرما اس پر جس سے تو نے رسالت کا اختتام فرمایا اور اس کی تائید فرمائی بذریعہ نصرت اور حوض کوثر اور شفاعت کے۔

عقیدہ آخرت

تیسرا اہم عقیدہ آخرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو ایک نہ ایک دن ضرور ختم کرنا ہے۔ اس کے بعد پھر اس کو دوبارہ پیدا کرنا ہے اور قیامت کا دن قائم ہونا ہے۔ جس میں حساب وکتاب ہوگا۔ اچھے اعمال والے جنت میں جائیں گے اور برے اعمال والے جہنم میں جائیں گے اور وہ زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگی۔

منزل کہوں کہ رہبرِ اعظم کہوں تجھے ﷺ
فخرِ خلیل عظمتِ آدم کہوں تجھے ﷺ

تیرے تصرفات میں ارض وسما گھرے
دل چاہتا ہے سرورِ عالم ﷺ کہوں تجھے

نورِ ازل کی مظہرِ کامل ہے تیری ذات ﷺ
صدفِ رسل کا گوہرِ خاتم کہوں تجھے ﷺ

رسالت اور نبوّت منقطع ہو چکی پس میرے بعد نہ کوئی رسُول ہو گا نہ نبی (ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کے لیے انبیائے کرام کا سلسلہ جاری فرمایا، جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور اس سلسلے کی انتہا خاتم النبیین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ہوئی۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ ﷺ کو جو کتاب مقدس (قرآن کریم) دی گئی، وہ آخری آسمانی کتاب ہے، اس کے بعد کوئی کتاب نہیں آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے، اس کے بعد کوئی امت نہیں۔ یہ عقیدہ شریعت کی اصطلاح میں ''عقیدۂ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔

یہ عقیدہ قرآن کریم کی تقریباً سو آیات اور دو سو دس متواتر احادیث سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اول روز سے اجماع چلا آرہا ہے۔ اسی لیے یہ عقیدہ ان بنیادی اور ضروری عقائد میں سے ہے۔ جن کا انکار کفر ہے، کیوں کہ اس عقیدے کا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے اور اس کا انکار درحقیقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا انکار ہے۔ قرآن کریم، احادیث متواترہ، فقہائے امت کے فتاویٰ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا استثناء تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے علی الاطلاق خاتم ہیں، اس لیے آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی معنی و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلا سکتا، نہ منصب نبوت پر فائز ہو سکتا ہے، اور جو شخص اس کا مدعی ہو، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

یہ خاتمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اعلیٰ ترین شرف و منزلت اور عظیم الشان اعزاز واکرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا نبی بن کر آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کے مترادف ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے، اسی لیے امت محمدیہ ﷺ نے اس عقیدے کی حفاظت کی، اس کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور چودہ سو سال سے کبھی بھی امت اس مسئلہ میں دو رائے کا شکار نہیں ہوئی، بلکہ جب کبھی کسی نے کسی بھی شکل میں اس عقیدے کے خلاف رائے دی، امت نے اسے ایک ناسور سمجھ کر جسد ملت اسلامیہ سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں یمن میں اسود عنسی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مقابلے اور اس کے خاتمے کے لیے

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض اولین ہے

حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، جنہوں نے اسود عنسی کا خاتمہ کیا اور اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا: "فیروز کامیاب ہوگیا"۔ اسی طرح طلیحہ اسدی نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس کے استیصال اور خاتمے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر تیار ہوا۔ جھوٹے مدعی نبوت کی فوج سے لڑائی ہوئی اور بالآخر لشکر اسلام کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرما جانے سے کچھ عرصہ قبل مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس فتنے نے زور پکڑا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کے مقابلے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک فوج بھیجی، جس کی قیادت حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کی۔ یمامہ کے میدان میں شدید مقابلہ ہوا۔ اور بالآخر مسیلمہ کذاب کو اس کی جھوٹی نبوت اور پیروکاروں سمیت دفن کر دیا گیا۔ اس معرکہ ختم نبوت میں 12 سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، جس میں سات سو قرآن مجید کے حافظ وقاری اور ستر بدری صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے بعد، آپ ﷺ کے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کوئی بات قابل برداشت نہیں اور جو اس کے مقابلے میں اٹھے، وہ کسی رعایت کا مستحق نہیں۔ اور اس کا قلع قمع کیا جانا ضروری ہے۔ اسلام کی 14 سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی کسی اسلامی حکومت میں کسی شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو امت نے اس سے دلائل ومعجزات مانگنے کے بجائے سنت صدیقی کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کے ناپاک وجود ہی سے دھرتی کو پاک کر دیا۔

انیسویں صدی عیسوی میں اسلامی ممالک خصوصاً ہندوستان میں دماغی بے چینی اور ذہنی کش مکش اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ ہندوستان میں بیک وقت مغربی ومشرقی تہذیبوں، اسلام ومسیحیت اور قدیم وجدید نظام تعلیم میں معرکہ کارزار گرم تھا۔ ہندوستان کے گوشے میں مسیحی پادری اپنی تبلیغی کوششوں میں سرگرم عمل تھے۔ 1857ء کی آزادی کی کوشش ناکام ہو چکی تھی جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دماغ مفلوج اور شکست کے صدمے سے ان کے دل زخمی تھے۔

میں ﷺ پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخری (کنز العمال۔ ابن کثیر)

انگریز نے مسیحی مشنریوں کے ساتھ جگہ جگہ فتنوں کے جال پھیلا دیے تھے، فرقہ واریت کو خوب ہوا دی گئی، ان کی ہر ممکن کوشش تھی کہ کسی طرح مسلمانوں کے عقائد کو متزلزل کر دیا جائے۔ ان کے عقائد پر ایسی ضرب لگائی جائے کہ مسلمانوں خصوصاً نئی نسل کے دل و دماغ کے سانچے بدل جائیں۔ اگر ان کے ذہن کفر و شرک کو قبول نہ کر سکیں تو کم از کم خالص اسلامی بھی نہ رہیں اور دین و مذہب سے بیزاری اور نفرت کا جذبہ ان میں پیدا ہو جائے۔

انیسویں صدی کے آخر میں بے شمار فتنوں کے ساتھ ایک بہت بڑا فتنہ جھوٹی اور خود ساختہ نبوت قادیانیت کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ جس کی تمام وفاداریاں انگریزی طاغوت کے لیے وقف ہوگئیں، انگریز کو بھی ایسے ہی خاردار اور خود کاشتہ پودے کی ضرورت تھی جس میں الجھ کر مسلمانوں کا دامنِ اتحاد تار تار ہو جائے، اس لیے انگریز نے اس خود کاشتہ پودے کی خوب آبیاری کی۔ اس فرقے کے مفادات کی حفاظت بھی انگریز حکومت سے وابستہ تھی۔ اس لیے اس نے تاج برطانیہ کی بھرپور انداز میں حمایت کی، ملکہ برطانیہ کو خوشامدی خطوط لکھے، حکومت برطانیہ کی عوام میں راہ ہموار کرنے کے لیے حرمت جہاد کا فتویٰ دیا، چاپلوسی کے وہ گھٹیا اور پست طریقے اختیار کیے جن سے مرزا غلام احمد کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد و نظریات اور ملحدانہ خیالات سامنے آئے تو علماء نے اس کا تعاقب کیا اور اس کے مقابلے میں میدان عمل میں نکلے، بلکہ خدا کی قدرت دیکھیے کہ اس فتنے کے وجود سے قبل ہی مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ پر بطور کشف اللہ تعالیٰ نے منکشف فرما دیا تھا کہ ہندوستان میں ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے چنانچہ مکہ مکرمہ میں ایک دن حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ سے فرمایا: ”ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا، تم ضرور وطن واپس چلے جاؤ، اگر بالفرض تم ہندوستان میں خاموش بھی بیٹھے رہے تو وہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور ملک میں سکون ہوگا، پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میرے نزدیک حاجی صاحب رحمہ اللہ کی فتنے سے مراد فتنہ قادیانیت تھا“۔ (آئینہ قادیانیت: صفحہ 118)

یاد رہے کہ مرزا غلام احمد نے ایک دم نبوت کا ذبہ کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ پہلے ”خادم اسلام“ سے اس کا دعویٰ شروع ہوا، پھر الہامات کا تذکرہ شروع کیا، پھر اپنے آپ کو مجدد ظاہر کیا، پھر بتدریج

میں اُس شخص کا بھی رسُول ہوں جس کو میں زندگی میں پاؤں اور اُس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا۔ (کنزالعمال۔خصائص کبریٰ)

مہدی، مثیل مسیح، مسیح موعود، ظلّی، بروزی نبی جیسے دعووں کی منازل طے کرتا ہوا نبوت اور انبیاء سے بڑھ کر خدائی کے دعوے تک پہنچ گیا، مگر علمائے حق ابتداء میں ہی اس کی عبارات دیکھ کر کھٹک گئے تھے، چنانچہ مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: ''سن لو، یہ شخص چند دنوں میں ایسے دعوے کرے گا جو نہ رکھے جائیں گے، نہ اٹھائے جائیں گے''۔

1884ء میں جب مرزا غلام احمد جماعت سازی کے لیے لدھیانہ آیا تو وہاں کے علماء کے ایک وفد نے اس سے ملاقات کی، اس کے خیالات ونظریات پر جرح کی۔ وہ ان حضرات کو مطمئن نہ کر سکا تو ان حضرات نے اس کے ملحد اور زندیق ہونے کا فتویٰ دیا۔ اسی طرح بانی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے ''تحذیر الناس'' میں ان منکرین ختم نبوت کے خلاف فتویٰ دیا۔ جس میں مرزا غلام احمد کو مرتد، زندیق، ملحد اور کافر قرار دیا گیا اور اس فتنے کے مقابلے میں تمام مکاتب فکر کے علماء صف آرا ہوئے، جن میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی مساعی قابل ذکر ہیں، لیکن جس شخصیت کو اس دور کی قیادت وامامت تفویض ہوئی، وہ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ ہیں، محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''امت کے جن اکابر نے اس فتنے کے استیصال کے لیے محنتیں کی ہیں، ان میں سب سے امتیازی شان امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کو حاصل تھی۔

مارچ 1930ء کو لاہور میں انجمن خدام الدین کے سالانہ اجتماع میں جو شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کی دعوت پر منعقد ہوا تھا، ملک بھر سے پانچ سو علمائے کرام کے اجتماع میں مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا اور سب سے پہلے ان کی بیعت کی قادیانیت کے خلاف افراد اور اداروں کی محنت میں علمائے کرام کا کردار قابل رشک تھا۔

مجلس احرار اسلام ہند نے 20،21،22 اکتوبر 1934ء کو قادیان میں کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس میں ان اکابرین ملت نے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیات رحمہ اللہ، مولانا عنایت علی چشتی رحمہ اللہ، ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہ اللہ، مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ وغیرہ۔ ان سب حضرات نے قادیان میں رہ کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ اس کانفرنس میں علمائے کرام

قریب ہے میری اُمت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ (صحیح مسلم)

نے ملک کے چپے چپے میں قادیانی عقائد وعزائم کی قلعی کھولنے کی ایک لہر پیدا کردی۔ غرض یہ کہ ہر محاذ پر علماء نے اس فتنے کا تعاقب کیا اور اس کے گمراہ کن عقائد سے امت مسلمہ کو خبردار کیا، یہاں تک کہ ہندوستان تقسیم ہند کے وقت باؤنڈری کمیشن کے سامنے کے قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دے کر ہندوستان سے الحاق پسند کیا جس کی وجہ سے ضلع گورداس پور ہندوستان میں ضم ہوگیا، مگر مسلمانوں میں اپنی ریشہ دوانیاں جاری وساری رکھنے کے لیے انہوں نے پاکستان کا رخ کیا۔ دریائے چناب کے کنارے چنیوٹ کے قریب ''ربوہ'' کو مرکز بنایا اور یہاں سے انہوں نے اپنی ریشہ دوانیاں شروع کیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے اس فتنے کو مضبوط کیا اور دنیا بھر میں متعارف کرایا۔ قادیانی اس کی شہہ پا کر اتنے جری ہوئے کہ اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔ ان حالات میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے اس طرف توجہ کی اور مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی۔ قادیانیوں کو غلط فہمی تھی کہ چونکہ پاکستان کے ارباب اقتدار پر ان کا تسلط ہے، فوج میں ان کا گہرا اثر ورسوخ ہے، ملک کے کلیدی مناصب پر ان کا قبضہ ہے، پاکستان کا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی ہے، اس لیے پاکستان میں مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا جعلی سکہ رائج کرنے میں انہیں کوئی خاص مشکل پیش نہیں آئے گی۔

چنانچہ جدید حالات میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لیے امیر شریعت نے ملکی سیاست سے دست کش ہونے کا اعلان کیا اور آئندہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے ملتان کی ایک چھوٹی سی مسجد ''مسجد سراجاں'' میں 14 ربیع الثانی 1374ھ مطابق 13 دسمبر 1954ء کو اپنے مخلص رفقاء کی مجلس مشاورت طلب کی جس میں ان کے علاوہ مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ، مولانا محمد شریف بہاول پوری رحمہ اللہ، مولانا شیخ احمد رحمہ اللہ بورے والا، مولانا محمد عبداللہ رائے پوری رحمہ اللہ، مولانا عبدالرحمن میانوی رحمہ اللہ، مولانا تاج محمود رحمہ اللہ لائل پوری (فیصل آبادی) مولانا محمد شریف جالندھری رحمہ اللہ، مولانا عبدالرحیم اشعر رحمہ اللہ، مولانا غلام محمد بہاول پوری رحمہ اللہ وغیرہ شریک ہوئے۔ غور وفکر کے بعد ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے ایک غیر سیاسی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو اس قافلے کا پہلا امیر وقائد منتخب کیا گیا۔ 9 ربیع الاول 1381ھ مطابق 12 اگست 1961ء کو ان کا وصال ہوا، ان کے بعد مولانا قاضی احسان احمد

اللہ تعالیٰ نے مجھے ﷺ تمام اقوام عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مومنین کے لیے ہدایت۔ (مسند احمد ؍معجم کبیر طبرانی)

شجاع آبادی رحمہ اللہ امیر دوم، مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ امیر سوم اور مولانا لال حسین اختر امیر چہارم منتخب ہوئے۔ 15 ربیع الاول 1394ھ مطابق 9 اپریل 1974ء کو مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے امیر مقرر ہوئے۔

۱۹۷۰ء کے الیکشن میں چند سیٹوں میں مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشے اور ایک سیاسی جماعت سے وابستگی نے دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کی اسکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشے میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ (چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر قاتلانہ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں تحریک چلی۔

مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ ان دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت شیخ بنوری رحمہ اللہ قرار پائے۔ امت محمدیہ ﷺ کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ اپوزیشن پوری کی پوری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہو گئی۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالحق رحمہ اللہ جناب پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا صدرالشہید، مولانا عبدالحکیم اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور پیپلز پارٹی برسر اقتدار طبقہ (حکومت) کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی، جو ان دنوں وزیر قانون تھے۔ قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہو گئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ، مولانا عبیداللہ انور رحمہ اللہ، نوابزادہ نصراللہ خان رحمہ اللہ، آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ،

ختمِ نبوت کا کام شفاعتِ محمدی ﷺ کا حصول ہے

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالقادر روپڑیؒ، مفتی زین العابدینؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، مولانا علی غضنفر کرارویؒ، مولانا عبدالکریمؒ بیر شریف، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹیؒ اور مولانا عبدالواحدؒ غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔

اخبارات ورسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی ولاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا تاج محمودؒ، مولانا سمیع الحق اور قبلہ مولانا سید انور حسین نفیس رقمؒ نے مرتب کیا۔

اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چوہدری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے نام نکلا۔جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا،قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آگئی،مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔

نوے دن کی شب وروز مسلسل محنت وکاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر تمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

بعد میں اس مسودے کو آئینی شکل دینے کے لیے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا گیا اور اس اجلاس میں آئینی طور پر قادیانی ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے علیحدہ کر دیا گیا۔

1984ء میں ایک بار پھر تحریک ختم نبوت چلی اور 26 اپریل 1984ء کو ضیاء الحق مرحوم نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کو مسلمان کہلانے،اذان دینے،اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر واصطلاحات کے استعمال کرنے سے روک دیا

رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی (ترمذی)

گیا اور ان کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی۔

17 فروری 1983ء کو محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مبینہ طور پر مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا۔ جس کے ردعمل میں پھر تحریک منظم ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد سے اس وقت تک مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی امارت کا بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر ہے۔ اس لیے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی امارت بھی فقیر کے حصے میں آئی۔ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ فضل ہے جس نے جناب محمد مصطفٰی، احمد مجتبٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے سلسلے میں امت محمدیہ ﷺ کے تمام طبقات کو اتفاق واتحاد نصیب کر کے ایک لڑی میں پرو دیا اور یوں 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے ہاتھوں جاری ہوا۔ قادیانیت کے خلاف آئینی طور پر جتنا ہونا چاہئے تھا اتنا نہیں ہوا، لیکن جتنا ہوا اتنا آج تک کبھی نہیں ہوا تھا۔

آج اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے اور چار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کے پھریرے کو بلند کرنے کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔ دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

آخر میں گزارش: ہر عام وخاص امیر وغریب مسلمان کو چاہئے ختمِ نبوت کے سلسلہ میں تقریر، تحریر بدنی مالی ہر طرح سے تعاون ضرور فرما دیا کریں اور قادیانیوں کی مصنوعات کا نہ صرف بائیکاٹ کریں بلکہ اوروں تک بھی یہ بات پہنچائیے کہ فلاں دوکان یا ادارہ قادیانیوں کا ہے۔

قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا لین دین معاملات نہ رکھئے۔

اللہ رسول محمد
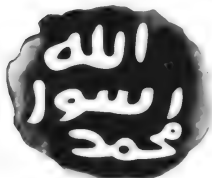
رشتہ نہ ہو قائم جو محمد ﷺ سے وفا کا پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

تمام مشکلات وپریشانیوں کے حل کے لئے

حیرت انگیز اثر رکھنے والے دوانمول خزانے

موجودہ افراتفری کے اس ماحول میں ہر شخص اپنے معاملات کو سلجھانے میں سرگرداں ہے۔ دُنیاوآخرت کی کامیابی اور مشکلات کے حل کے لئے بے شمار فضائل وفوائد پر مشتمل ان دوخزانوں کو اپنے معمولات میں شامل کیجئے اور اپنی زندگیوں کو پُرسکون بنائیے۔

خزانہ نمبر (1) ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کے لئے

مشائخ فرماتے ہیں ذیل کی قرآنی آیات اور دُعاء کو درود شریف اور پوری بِسۡمِ اللّٰهِ کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد پڑھیں جتنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اور مکمل یقین ہوگا اتنے زیادہ فوائد وبرکات حاصل ہوں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَيُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَا يَئُوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ۝ لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ قَدۡ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡ م بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ وَالَّذِيۡنَ

كَفَرُوْا اَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًام بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ o اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْعِلْمُ بَغْيًام بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّکْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ o لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْکُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِيْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَالَمْ يَشَاْءُ لَمْ يَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ o اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا o اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ م بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o [الدعاء للطبرانی، ح:343]

خزانہ نمبر (2) چلتے پھرتے بکثرت پڑھنے کے لئے

يَا لَطِيْفًام بِخَلْقِهٖ يَا عَلِيْمًام بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيْرًام بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِیْ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ

یہ مختصر دُعا حضرت خضر علیہ السلام نے ایک پریشان حال بزرگ کو سکھائی اور فرمایا کہ یہ تحفہ ہے جو ہمیشہ کام آنے والا ہے جب کوئی تنگی یا آفت پیش آئے تو اس دُعا کو بکثرت پڑھو وہ لوگ جو ہر طرح سے ناکام اور مایوس ہو چکے تھے اُنہوں نے جب اِس وظیفہ کو صبح و شام بکثرت پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہوئے۔ (امدادِ فضلیۃ)

خلاصۂ اعمالِ مغفرت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

اپنی مغفرت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عقائد درست کر کے درست رکھیں اور عبادات سنت کے مطابق ہوں، معاشرت اور معاملات بھی ٹھیک رکھے جائیں، اَخلاق کو بھی درست رکھئے (جوکہ دین کا پانچواں اور اہم حصہ ہے) اَخلاقِ ظاہری بھی ٹھیک ہوں اَخلاقِ باطنی بھی درست ہوں۔

اَخلاقِ باطنہ میں دو چیزیں ہیں: (1) اچھے اَخلاق جیسے توبہ، اخلاص، صبر، شکر اللہ تعالیٰ کی محبت وغیرہ ہیں، انہیں اپنے اندر مضبوط سے مضبوط کرنا ضروری ہے۔ (2) بُرے اَخلاق جیسے ریاکاری، غیبت، حسد، دنیا و مال کی محبت، تکبر، غصہ وغیرہ ان کو مغلوب رکھنا ضروری ہے یعنی اتنا دبا کر رکھنا کہ ان کے گناہ کا درجہ اُبھرنے نہ پائے۔ اَخلاق کے اِن دونوں پہلوؤں کا ساری زندگی دھیان رکھنا کہ اچھے اَخلاق کمزور نہ ہوں اور برے اَخلاق گناہ کے درجہ میں اُبھرنے نہ پائیں، اِسی کو اصلاحِ باطن اور اصلاح یافتہ ہونا کہتے ہیں، نیز اعمالِ مغفرت میں تلاوت، تہجد، خوش اَخلاقی، صلہ رحمی، خفیہ صدقہ، تنہائی میں رونا، نماز باجماعت کی پابندی، خدمتِ خلق، ختمِ نبوت کے کام میں جڑنا، مدارسِ دینیہ کا خیال رکھنا، اپنے لئے اور اپنے والدین، اساتذہ اور پوری اُمت کے لئے دُعائیں مانگنا یہ سب کام سرِ فہرست شامل ہیں یعنی اِن اعمال کو فوراً اپنی زندگی میں اپنایئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے دیں آمین

ثُمَّ آمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

مدیر ماہ نامہ "علم وعمل" لاہور کی تالیفات
1 ارشاد الطالبین شرح اردو زاد الطالبین
2 ٹخنے ڈھانپنے کا عذاب
3 جنت کے دلکش نظارے اور جہنم کے دہکتے انگارے
4 کبیرہ گناہ، جو پہلی مرتبہ "بڑے گناہوں کا تحقیقی جائزہ"
کے نام سے چھپی تھی (467 کبیرہ گناہ، مدلل)
5 دلچسپ اہم دینی معلومات
6 اسلامی عقائد (اس میں عقائد کی فہرست ہے)
7 ملفوظات خلفائے اربعہ
حضرت ابوبکرؓ
حضرت عمرؓ
حضرت عثمانؓ
حضرت علیؓ
8 اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حیرت انگیز بارش
9 سات سو گناہ (چھوٹے بڑے گناہوں کی فہرست)
10 گلدستۂ علم وعمل (180 سے زائد مضامین کا مجموعہ)
11 علم کی بارش (بارہ اہم مضامین کا مجموعہ) 12 نصاب الاطفال
13 حیاتِ سرور 14 اعمالِ مغفرت (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے)
15 خواتین کے لئے جامع دینی نصاب۔ یہ کتاب زیرِ تالیف ہے۔
گلدستہ علم وعمل
سات سو گناہ
مع رسالہ
غیبت کے نقصانات
حیاتِ سرور
ماہ نامہ علم وعمل لاہور خالص دینی، علمی، تحقیقی، اصلاحی اور بزرگوں کا معتمد و پسندیدہ رسالہ ہے
جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں... فہمِ قرآن، علمِ حدیث، درسِ حدیث، دین کے ضروری مسائل،
مصائب و پریشانیوں کا علاج، صحابہ کرام کے مبارک حالات۔ بچوں اور خواتین کے
خصوصی صفحات اور بہت ساری معلومات کے ساتھ۔ عام فہم اور آسان انداز میں۔
خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے۔ یہ تبلیغ بھی ہے اور صدقۂ جاریہ بھی۔
ماہ نامہ علم وعمل لاہور
www.ibin-e-umar.edu.pk
علم وعمل کا مطالعہ انٹرنیٹ پر بھی
042-35272270